اِیضاح

مع

اِصلاح و اِزاحۃ الاغلاط

مؤلفہ محقق کامل الفن جناب مولانا ابوالخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس مہتمم پیام یار

ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

قیمت فی جلد ------- ۶

قصیدہ نعتیہ

اللہ رے یہ جلوۂ حسن و جمال عید
چمکا برنگ ابروے خوبان ہلال عید

آنکھین جو شام سلخ کو تھین سوے آسمان
کرتے تھے روزہ دار خدا سے سوال عید

وہ جا بجا گھٹا وہ ہلال اور وہ نجوم
دیتے تھے لطف گیسوی و ابروی و خال عید

آئی جو باغ دہر مین ناز و ادا کے ساتھ
ایام رنج و غم کے ہوئے پائمال عید

گھونگھٹ اولٹ کے جذبۂ دل نے دکھا دیا
مانند نو عروس رخ بے مثال عید

ہا پہلوئے مہ رمضان شریف ہے
اب اس سے بڑھکے چاہتے ہو کیا کمال عید

امسال تو قران سعدین بھی ہوا
یعنی کہ روز جمعہ نے پایا وصال عید

توپین کہین چلین تو کہین نوبتین بجین
اللہ رے یہ شوکت و جاہ و جلال عید

بوسے فقیر جب قدح شیر بھر گیا
ہے چودھوین کا چاند یہ جام سفال عید

دل سے سنو کلام خطیب آج مومنو
اس سے نہو گی بڑھکے کوئی قیل و قال عید

آتا ہے اسمین ذکر جناب رسول کا
حسن بیان سے جنکے کھلا صاف حال عید

زلف سیاہ جنکی تھی شام شب برات
جنکی بہار صفحۂ رخ تھی مثال عید

کرتے قیام خطبے مین جب وہ امام دین
آتی نظر بہار قد نونہال عید

نازان نہ کیون ہو یہ فرس چرخ تیز گام
عکس رکاب پاک ہین دونون ہلال عید

یون ہے تصور رخ روشن بندھا ہوا
جس طرح آخر رمضان مین خیال عید

للہ ابتو خواب مین صورت دکھائیے
دم توڑتا ہون ہجر مین اے نونہال عید

درگاہ رب مین شوق اوٹھاو دعا کے ہاتھ
دست خمیدہ کو تو بناؤ ہلال عید

جبتک ہی ایخدا سحر و شام مین فراق
جبتک مہ صیام سے ہے اتصال عید

جبتک ہین مہر و ماہ کے مطلع الگ الگ
جبتک کسی برس سے نہو انفصال عید

ہر ملک مین ہو خطبۂ اسلام کا رواج
نام نبی ہو غازۂ روے مقال عید

رحمت سے تیری روضۂ اقدس ہو باغ خلد
مداح خوب لوٹین بہار جمال عید

قصیدہ در مدح عالی جناب ہلال رکاب فلک اقتدار و الا تبار نواب شیخ حسین میان صاحب بہادر والی منگرول علاقہ کاٹھیاوار دام اقبالہٗ

مجکو خلاق معانی نے دیا ہی وہ کمال
نکلے جو بات مرے منہ سے وہ ہو سحر حلال

عرش پرواز ہے شہباز تفکر میرا
لامکان دم مین پہونچتا ہی مرا مرغ خیال

موشگافی جو دکھاتا ہے مرا شانۂ فکر
کھینچتا ہے کمر یار کی بھی بال کی کھال

زلف جانان کے جو مضمون مین الجھ جاتا ہون
ختم ہوتا ہی نہین سلسلۂ حسن مقال

گفتگو کچھ دہن تنگ مین آ جائے اگر
نکتہ بینون کی زبان صورت تصویر ہو لال

سنتے ہی میری غزل سنہ پھڑک اٹھتی ہین
صوفیونکو مرے اشعار سے آتا ہے حال

کچھ عجب رنگ کا ہوتا ہے مرا حسن کلام
غیر پیدا کرے یہ طرز سخن ہے یہ محال

میری تحقیق کا ہر فن مین وہ پایہ ہے بلند
طائر وہم ہی اوڑتے جہان لی پر و بال

جب مرا سینہ ہے گنجینۂ علم حکمت
گفتگو جسسے کرے آکے یہ ہی کسکی مجال

نطق سے میرے عیان ہوتی ہین اثر نطق
میرے آگے نظر ہی بھی ہی بیہی کی مثال

نظم مین نثر مین یکتاے زمانہ ہون مین
علم مین فضل مین ہین آپ ہی مین اپنی مثال

دخل کیا ہے نکالے کوئی گرد دل کا غبار
میرے آئینۂ دل پر نہ پڑے گرد ملال

اپنے جوہر کو عیان کیون نکرون مین اسدم
قدردان ہی مرا نواب خجستہ اقبال

والی خطۂ منگرول معلی القاب
حضرت شیخ حسین انجمن آرای کمال

نیر اوج شرف و نجم سماے رفعت
مرکز دائرۂ عزت و شان و اجلال

قطب گردون رضا نقطۂ چرخ صفا
آفتاب فلک قدر و مہ برج جمال

آب و تاب گہر دین در بحر اسلام
موج دریای وقار و حشم و جاہ و جلال

جسکے انصاف سے ہے شان کریمی ظاہر
جسکے خدام کمربستہ ہین ہم پنجۂ زال

کوئی ہے رشک نریمان تو کوئی غیرت سام
ہے کوئی شکل تہمتن تو کوئی گیو مثال

صف دشمن نہو کیون درہم و برہم و زم زم
شیر کے آگے ٹھہر سکتے ہین کب روباہ و شغال

کھینچے تلوار اگر میان سے وہ روز مصاف
ایک ہی وار مین ہو صاف صف جنگ و جدال

تیغ ابرو کو جو چمکاے تو چھا جائے یہ رعب
گر پڑے دست فلک سے مہین کی ڈہال

کھینچون کیا اسپ سبک گام کی اوسکے تصویر — گرد کو اوسکی پہنچتا نہیں رہوار خیال
اختر بخت ہے یا غرۂ پیشانی ہے — کاکل حور ہے یا سنبل یا اوسکی آیال
خوشخرامی کا وہ عالم ہے کہ جسکے آگے — ہو کڑی بھولتی ہر شوخی رفتار غزال
باتین کرتا ہے ہوا سے جو ہوا ہوتا ہے — فرس چرخ بھی ہے تنگ غضب کی ہے چال
دیکھکر قصر فلک مرتبہ کی شان رفعت — اپنے ہی آگ مین جلتے ہین عدو مثل جبال
آتش رشک سے جلتا ہے جو اوسکا دشمن — سینہ ہے صورت مجمر جگر و دل ہین زگال
بارگاہ اوسکی نہو کیون کملا سے معمور — قدردانی مین ہے اوسکی کشش اہل کمال
اوسکے کوچے مین فقیرونکی رہا کرتی ہے بھیڑ — مثل حاتم ہے وہ فیاض لٹاتا ہے مال
محفل شعر و سخن مین ہوا گر رونق بخش — دست ہمت سے لآلی کو بھی دے جام زلال
سایۂ قامت موزون سے جو دی ہے تشبیہ — سرو پھولے ہی سماتے نہین کیا کیا ہین نہال
طائر سدرہ نہ پھنس جائے کہین پھندے مین — خال رخ دانے ہین گیسوی مسلسل ہین جال
پرتو رخ سے چمکتا ہے یہ روز روشن — عکس گیسو سے معنبر ہے شب تار وصال
اوسکے ابرو کے جو ہین داغ محبت دلمین — بدر کاہیدگی عشق سے بنتا ہے ہلال
مردم چشم حسینان مین مہا سے اوسکے — ہے سویدائے دل حور مقرر ہر خال
دیکھی وہ نظر خشم و غضب سے جو کہین — تیر مژگان سے بنے سینۂ دشمن غربال
ہین خطوط کف فیاض کرم کی نہرین — منبع فیض ہے دل طبع رسا بحر نوال
واہ رے جوش سخا بھر لیے وہین زر سے — ابھی لب تک بھی نہین لاکے گدا حرف سوال
ہند مین جوش سخاوت کی ہے اوسکی اک دھوم — کاٹھیاوار سے مشہور ہے وہ تا بنگال
شوق اب پھر دعا ہاتھ اوٹھاؤ دل سے — پیش درگاہ خداوند علیم الاحوال
یاالٰہی ہے جبتک چمن دین شاداب — جبتک اسلام کا یارب رہے سرسبز نہال
پھولتے پھلتے رہین نخل تمنا اوسکے — بڑھتی جائے شجر عمر کی اوسکے ہر ڈال
غنچۂ خاطر عالی رہے خندان ہردم — رہے سبزے کی روش ہر سر دشمن پامال
جبتک انجم مین رہے نور فلک مین گردش — رہے خورشید مین جبتک ترقی و زوال

ماہ دولت کو رہے اوسکے عروج کامل
رات دن اوسکا چمکتا رہے مہر اقبال

اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

امابعد ارباب فن کا خادم شوق نیموی عظیم آبادی عرض کرتا ہے کہ جب سے مین نے ہوش سنبھالا اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ علوم و فنون کی تحصیل مین صرف کیا۔ طبیعت مین کچھ ایسی آزادی آگئی ہے کہ کئی سال سے اس دلکش شہر لکھنؤ مین رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اگر غور کیا جائے تو شاعری ہم لوگونکے لئے باعث فخر نہ ٹھہرے گی۔ مگر ارمان بھرے دل اور فطرتی ذوق سے مجبور ہو کر اس فن کی تحصیل مین مجھے اپنا ایک عزیز وقت ضایع کرنا پڑا۔ برسون یہی رہا کہ کبھی کچھ کہہ سنکر مین دل کا غبار نکالا کیا اور کبھی نامی شعرا کی خدمت مین حاضر ہو کر اس فن کے نکتے حاصل کرتا رہا کبھی چبھنے ہوئے غلط الفاظ کے بیان مین ایک فارسی رسالہ ازاحۃ الاغلاط نام چھپوا کر شایع کیا جسکو اہل انصاف نے دیکھکر دل و جان سے پسند کیا خصوصاً جوہر شناس بیمثال قدردان ارباب کمال عالی جناب معلی القاب نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور دام اقبالہ نے ملاحظہ فرما کے نہایت عزت سے مجھے اپنے دربار مین طلب فرما کر خلعت قدردانی سے سرفراز کیا اور میرے حوصلہ سے زیادہ اسکے صلے مین انعام عطا کیا جس سے دامن آرزو گوہر مقصود سے مالامال ہو گیا۔ پھر بھی مجھے نہ اپنی تحقیقات پر ناز ہے اور نہ شاعری کا دعویٰ ہے

ایضاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد خادم ارباب سخن ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ کئی سال ہوئے ایک مفید رسالہ جسکا نام اصلاح ہے تالیف کرکے مین نے ہدیۂ ناظرین باتمکین کیا۔ ملک نے نہایت قدردانی کی خیال والون نے بہت کچھ تعریف لکھی حضرات دہلی و لکھنؤ نے بھی نہایت پسند کیا جناب خورشید لکھنوی نے اپنے رسالہ افادات مین بہت کچھ مدح تحریر فرمائی بلکہ بعض جگہ اپنے رسالہ مین اسکا حوالہ بھی دیا ہے اسیطرح اور لوگون نے بھی اسکے حوالے دیے ہین المختصر اس رسالے نے بہت کچھ حسن قبول پیدا کیا اور ہاتھون ہاتھ بک گیا جناب نثار مہتمم پیام یار نے دوبارہ چھاپنے کے لئے چندبار مجھ سے اجازت طلب کی آخر اسکو پھر سے پیش نظر ثانی کی جا بجا محو و اثبات کا اتفاق ہوا گھٹانے بڑھانے کی نوبت آئی ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔ جب اسکی سب سری درستی ہو گیا تو اوپر مختصر سا حاشیہ لکھا اور ایضاح نام رکھا و ہو الموافق و المعین ۱۲ ایضاح۔

اُستادی حضرت تسلیم ایسے کُہنہ مشق کا قول ہے ؎ ابھی سے کیا کرین دعواے شاعری تسلیم ؎ یہ کام وہ ہی کہ جو عمر بھر نہین آتا ؎ مگر چونکہ اکثر نو آموزون کو اردو شاعری کے لق و دق وادی مین سرگردان پایا اور جا بیجا ٹھوکرین کھاتے دیکھا نہ اونکے ساتھ کوئی رفیق شفیق ہے کہ اس ہرزہ خیالی سے باز رکھے اور نہ کوئی خضر رہنما ہے کہ سیدہی راہ بتائے جسطرف جی مین آیا چل نکلے اور جدہر طبیعت چاہی قدم بڑہا دیئے۔ نہ بلندی کے چڑہاو کا لحاظ ہے اور نہ پستی کے اوتار کا خیال۔ زمانے نے کتنے پلٹے کھائے مگر اونکی پُرانی چال نہ بدلی اسکا کچھ خیال ہی نہین کہ عالم مین کبھی کیا ہوا تھا اور اب کیا ہوتا ہے۔ میرے جوشِ ہمت نے غایت ہمدردی سے اس امر کو قبول نہ کیا اور مجھے ایک چھوٹے سے مفید رسالے کی تالیف پر آمادہ کیا۔ اب مین اپنے مختلف معلومات کو قلمبند کرکے اصلاح نام رکھتا ہون اور نہایت خوشی سے شائقین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ انصاف پسند حضرات جب اسکو ملاحظہ فرمائینگے مولف کو کلمۂ خیر سے یاد فرمائینگے وما توفیقی الا باللہ۔

تعقید لفظی

اگر لفظ اپنی اصلی جگہ پر نہو اوسکو تعقید لفظی[۱] کہتے ہین اردو مین فاعل کو فعل و مفعول سے پہلے اور فعل کو سب سے آخر لانا چاہیے جیسے تم[۲] نظر اوٹھاو۔ اگر اسکو یون کہین کہ تم اوٹھاو نظر یا اوٹھاو نظر تم یا نظر تم[۳] اوٹھاو تعقید ہوجائیگی۔ اور لون تافیہ فعل سے پہلے ہونا چاہیے جیسے تم بچاو۔ اگر یون کہین کہ تم جاو نہ تعقید ٹھہرے گی اور مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم و متصل ہونا چاہیے جیسے میر کا دیوان۔ اگر یون کہین دیوان میر کا تعقید ہوجائیگی۔ البتہ بعض مضاف ایسے ہوتے ہین کہ ہمیشہ تقدیم ہی چاہتے ہین جیسے بے تمہارے اور جب موصوف یا صفت ہندی لفظ ہو تو صفت مقدم لانا چاہیے جیسے اچھے قلم خوشنما ہو حین۔ لیکن نظم مین اگر پورے پورے طور پر اسکا برتاو کیا جاتا تو شعر کہنا دشوار ہو جاتا اس سبب سے اکثر جگہ لفظی تعقید معیوب[۴] نہین ٹھہرائی گئی البتہ جبکہ لفظون کی اولٹ پھیر سے ترکیب درست ہوجاے اور نظم مین کچھ خلل نہو تو بیشک

---

[۱] تعقیدین دو قسم کی ہوتی ہین ایک تعقید معنوی جو المعنی فی بطن الشاعر کا مصداق ہوا کرتی ہے دوسری تعقید لفظی جسکی تعریف متن مین مذکور ہی ۱۲ ایضاح [۲] تم فاعل اور نظر مفعول اور اوٹھاو فعل ہے ۱۲ ایضاح [۳] ناسخ مرحوم نے ایک غزل لکھی ہی جسکا مطلع یہ ہی ؎ وہ ہین کیا ہی ترے ابروِ خمدار سیاہ ؎ ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تلوار سیاہ ؎ ظاہر ہی کہ ردیف یعنی قافیہ کا آخر حرف موقوف ہی حسن مطلع یہ ہی ؎ زلفِ جانان کے برابر ہین کہین مار سیاہ ؎ کہ مرا شیشۂ نظارہ ہوا تار سیاہ ؎ بعض لوگ سمجھتی ہین کہ اسمین عیب غلو ہی اس شعر کے قافیے مکسور الآخر ہین۔ مگر حقیقت مین اونکا خیال غلط ہی۔ یہان ترکیب فارسی نہین بلکہ ہندی ترکیب ہے۔ سیاہ مار اور سیاہ تار کے عوض مار سیاہ اور تار سیاہ وقف کے ساتھ استعمال کیا ہی الغرض اس غزل مین عیب غلو نہین ہان تعقید لفظی ہے کہ صفت کو موخر کر دیا ہے ۱۲ ایضاح

معیوب ہے جیسے ع جب نکلتے ہین سینہ سے نالے ع جوانی کسی کی لڑکپن کسی کا ع ہمارا دل ہے وارفتہ محبت مین حسینون کی ع بندے اچھے اچھے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ان سب مصرعونکو اسطرح نظم کرنا چاہیے ع نالے سینے سے جب نکلتے ہین ع کسیکی جوانی کسیکا لڑکپن ع ہمارا دل ہے وارفتہ حسینون کی محبت مین ع اچھے اچھے بندے اب اوس شوخ پر مرنے لگے ہان اگر انقلاب سے کوئی دوسری خرابی پیدا ہو جیسے ع کون آتا ہے سیر گلشن کو۔ اگر یون کہین ع سیر گلشن کو کون آتا ہے۔ تو کو کون کے اجتماع سے مصرع مین ثقل آجائیگا۔ یا جیسے دامن کسیکا مدفن کسی کا ہین ع جوانی کسیکی لڑکپن کسیکا۔ ایسی صورتون مین یہ تعقید معیوب نہ ٹھہرے گی۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جب فعل یا مفعول کی تخصیص وغیرہ مراد ہوتی ہے تو اوسوقت انکو فاعل پر مقدم کرلیتے ہین جیسے یہ کہتا ہے کون کہ تم نے خطا کی۔ اسیطرح جب مضاف الیہ کی تخصیص وغیرہ کیجاتی ہے تو اوسوقت مضاف الیہ مضاف مین اتصال باقی نہین رہتا جیسے ناسخ ہی کا دیوان ہے آتش کی بھی غزل ہے اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ فعل کے وہ علامات جو استمرار وغیرہ پر دلالت کرتے ہین اگر اپنے محل پر نہون تو بہت بڑی تعقید ہے جیسے سنا تھا کی جگہ تھا سنا چلے گئے تھے کی جگہ گئے تھے چلے۔

حشو

حشو اوس زائد لفظ کو کہتے ہین جسکے حذف کرنے سے کلام مین حسن پیدا ہو جائے۔ حتی الامکان حشو سے احتیاط چاہیے مگر بعض جگہ شاعر اسکے اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جیسے ؎ شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو ٭ جبریل لرزتے تھے سمیٹے ہوئے پر کو۔ دوسرے مصرع مین کو حشو ہے مگر ردیف ہونے سے شاعر مجبور ہو گیا۔ المختصر جہان اوسنے تغیر و تبدل سے اوسکا نکالنا ممکن ہو وہان اس قسم کے الفاظ معیوب سمجھے جاتے ہین جیسے ع شب وصل مین وہ خفا ہو گیا ع کہین اپنے دلکو لگائے ہوئے ہین ع عرش پر سے اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین بس شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکر کے رخ تابان کو ترے اے جانان ٭ جو بھلا حور کو چاہے وہ مسلمان نہین۔ ع اگر چاند ہوے مقابل کسیکا ع کسطرح سے دکھائین داغ جگر۔ یہ سب مصرعے یون کہنے چاہئین ع شب وصل وہ بت خفا ہو گیا ع مقرر کہین دل لگائے ہوئے ہین ع عرش سے تم اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین کچھ شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکر عارض پر نور ترا اے جانان ٭ جو کرے حور کی خواہش وہ مسلمان نہین ع جو ہو ماہ تابان مقابل کسیکا ع کسطرح

مقدرات

مقدر اوس لفظ کو کہتے ہین جو مذکور نہو مگر اوسکے معنے لیے جائین اگرچہ بعض جگہ تقدیر مزا دیجاتی ہے جیسے ۔ع کبھی اونسے امید الفت ہے ۞ کبھی یہ فکر ہے اگر نہوئی ۔ مگر اکثر جگہ یہ تقدیر فصاحت کے خلاف ہوتی ہے جیسے ع نارسا آہ اگر چرخ ہلا یا بھی تو کیا ۔ اسمین حرف ندا[1] مقدر ہے یعنی اے نارسا آہ

شترگربہ

ایک ہی چیز کو تعظیم اور تحقیر دونون کے ساتھہ استعمال کرنا شترگربہ[2] ہے ۔ اگر ایک ہی جملہ مین صراحۃً[3] ان دونون کا اجتماع ہو تو محض نادرست ہے جیسے ہم کہتا ہون ۔ تم کہتا ہے ۔ اور اگر مختلف جملون مین ہو اور وہ جملے ایک[4] شعر مین نہون تو درست[5] ہے ورنہ[6] نادرست جیسے ۔ع تیری باتون کا کیا ٹھکانا ہی آپکا شاکی اک زمانہ ہے ۞ ۔ع پاس جب سے ہمارا یار نہین ۞ دل کو اکدم مرے قرار نہین ۔ مگر تو اور تم ۔ اور آپ اور تم کا اجتماع ایک شعر مین نادرست نہین اسکی وجہ یہ ہے کہ مخاطب کی تین صورتین ہین ادنے اوسکے لیے تو موضوع ہے اور اوسط اوسکے لئے تم موضوع ہے اور اعلے اوسکے لیے آپ موضوع ہے چونکہ تم توسط کے درجے مین ہے اس سبب سے اسکو تو اور آپ دونون کے ساتھہ فی الجملہ مناسبت[7] ہے جب تو و تم اور تم و آپ دو جملون مین واقع ہونگے تو ایک قسم کا

---

[1] حرف ندا کی تقدیر کہین تو فصیح ہوتی ہے اور کہین محض غیر فصیح اور کہین فی الجملہ غیر فصیح جب انسان کو کامل مذاق پیدا ہوتا ہے تو ہر ایک کا موقع کا ملکا حقہٗ سمجھہ جاتا ہے ۱۲ ایضاح [2] اسکو شترگربہ اس لیے کہتے ہین کہ اونٹ اور بلی مین جو مناسبت ہو وہی صیغۂ جمع و مفرد اور کلمات تعظیم و تحقیر مین بھی ہے ۔ صیغۂ جمع و کلمۂ تعظیم بمنزلہ شتر ہین اور مفرد و کلمۂ تحقیر بمنزلہ گربہ ہین ۱۲ ایضاح [3] اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ تم فرماتے ہو جو مستعملہ بعض شعرا ہے اسمین بھی شترگربہ ایک ہی جملہ مین ہے کیونکہ تم مین فی الجملہ تحقیر ہے اور فرمانے مین کمال تعظیم ہے مگر صراحۃً نہین یہی وجہ ہے کہ لوگون نے اس قسم کا جملہ ستعمال کیا ہے الختصر تم فرماتے ہو بوجہ استعمال محض نادرست تو نہین مگر رکاکت سے خالی نہین خصوصًا اوس شخص کے آگے جو خوب جانتا ہے کہ فرمانا تعظیم کے مقام مین بولا جاتا ہے ۱۲ ایضاح [4] یعنی وہ مصرعون مین ایک تو نظم ہی نہو دوسرے نظم ہو مگر ایک ہی شعر نہو چند شعر ہون ۱۲ ایضاح [5] جوازکی وجہ یہ ہے کہ روزمرے کی بول چال مین جب کوئی شخص کوئی واقعہ بیان کرنے لگتا ہے تو کبھی اپنے آپکو مین سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی ہم سے وقس علی ہذا جب روزمرے کی بول چال مین مختلف طور پر بولتے ہین تو مختلف شعرون مین یا نثر کے مختلف فقرون مین جائز کیون نہوگا متقدمین تو متقدمین متاخرین کی مثنوی وغیرہ مین یہ اجتماع جا بجا پایا جاتا ہے اسیطرح نثر مین بھی کہین مین لکھتے ہین اور کہین ہم ایک فقرے مین کہتا ہون لکھتے ہین اور کچھہ آگے چلکے ہم کہتے ہین تحریر کرتے ہین وقس علی ہذا ۱۲ ایضاح [6] یعنی جملے تو مختلف ہون مگر شعر ایک ہی ہو ۱۲ ایضاح [7] کیونکہ تم مین من وجہ تحقیر ہے اسلئے اسکو تو کے ساتھہ مناسبت ہو اور چونکہ من وجہ تعظیم ہے اسکو آپ کے ساتھہ بھی مناسبت ہو بخلاف تو اور آپ کے کہ اول محض تحقیر کے لئے ہو اور ثانی محض تعظیم کے لئے غرضکہ جو رکاکت تو اور آپ کے اجتماع مین ہو وہ تم اور آپ مین ہرگز نہین دونون قسمون مین فرق بین ہے ۱۲ ایضاح ۔

پردہ ہوجائے گا۔ وزیر؎ آئیو دامن اوٹھائے مدفن عشاق پر ٭ ہاتھ لیجائے نہ کوئی تیرے
دامان کیطرف۔ مومن؎ یہ تمنے نئی طرح نکالی ٭ معشوقی ہے آپ کی نرالی۔ نسیم دہلوی؎
یہ شوخیان تمہاری نئی اٹھی ہوئی ہین ٭ دل پر آخر کبھی تو میرے قابو مین آئیے گا وله ذات شریف ہو
تم ہین خوب جانتا ہون ٭ طوفان اور کوئی مچاپر اوٹھائیے گا۔ وزیر؎ نثار کرتے ہین آؤ کچھو جان
نثار کے پاس ٭ لگے کو آپ کے خنجر یہ سر کو ٹھوکر پر۔ گویا؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھیے
شان محمد۔ قلق؎ کچھ علاج ایسا بتاؤ کہ یہ درد دل بھی ٭ آپ کیطرح مسیحائے جہان دور رہے۔ بحر
؎ شرارت آپ کی ہر حال مین ہے کوئی کیا جانے ٭ دم سختی جو پتھر ہو تو وقت نرمی آہک ہو۔ اسیر
؎ میخانے مین پایا ہے اسیر آپ نے مسکن ٭ عشرت سے گذر جائے گی برسات تمہاری۔ تسلیم؎
یہ غلط ہے یاد کرتے تھے مجھے تم ہجر مین ٭ غیر کی الفت نہ تھا جو آپ کے ہین دل مین تھا۔ امیر؎
خدا کی شان کہ ہم دیکھین انکی آنکھین ٭ نگاہ تک نکرو تم ادہر اودہر دیکھو وله غرور حسن تمکو ہو کمال
عشق مجکو ہے ٭ کہو تم میرے دل کی یا مین کہدون آپ کے دل کی۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ
شترگربہ کی اس قسم سے بھی احتیاط اولے ہے اپنا جہان اسکے عوض ضمیر متکلم استعمال کرسکتے ہون
وہان اسکو ضمیر واحد متکلم کے ساتھ لانا شترگربہ ہے جیسے ع دل مرا جان مری داغ سویدا اپنا۔
یہان میرا اور اپنا مین شترگربہ ہے اپنا کی جگہ میرا کہنا چاہیے۔ اور ایسی صورت مین کہ ع اپنے دلسے
مین آپ نالان ہون ٭ شترگربہ نہین کیونکہ اپنے کی جگہ میرے نہین کہہ سکتے۔

پہلوے ذم

ذم کی دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ کلام کے الفاظ کچھ ایسے طور پر واقع ہوئے ہون
کہ دو معنون کا احتمال پیدا کرین اور اونمین سے ایک معنی قبیح ہون اور دوسری صورت یہ ہے
کہ پورے الفاظ کے ملانے سے تو کلام ذو المعنیین نہ ہے لیکن اگر اوسکا کوئی ٹکڑا علیحدہ کرلین تو
قبیح معنی پیدا ہوجاوین جیسے؎ ہوا کا گذر بھی وہان تک نہین ہے ٭ ہوا اسطرح بند روزن کسیدکا
؎ تم نہ ملو اوغیر سے مہندی ٭ خون رونین گے ورنہ ہم غم مین؎ پکڑ لینگے ہم دوڑ کر اوسکا دامن

سلہ خصوصا تو اور تم کے اجتماع سے کیونکہ کلام اساتذہ مین بہت کم مستعمل ہوا ہے ۱۲ ایضاح سلہ اولویت کی دو وجہین
ہین ایک تو یہ کہ تم مین گو ہین وجہ تعظیم ہی مگر وہ تعظیم نہین جو آپ مین ہے دوسرے یہ کہ بوجہ عدم تتبع دتدبر اکثر حضرات
کا یہ خیال ہے کہ تم اور آپ کا اجتماع عموما ناجائز ہے اگرچہ یہ خیال اونکا محض غلط ہے مگر احتیاط اسکی مقتضی
ہے کہ ایسی چیز کیون استعمال کیجاوے جسکو لوگ ناجائز محض جانتے ہون ۱۲ ایضاح۔

ہین محشر مین ہم اور قاتل ہمارا ؎ یہ آئینے عبث دیوار مین لگوائے ہوا ے جان ؏ ہمارا دل ہے آئینہ اِسے پیش نظر رکھو ؎ چڑھاو چادر گل قبر پرآ و ہنسو بولو یا تمہارے منہ سے پھول آے غیرت گلزار جھڑتے ہین - اچھے اچھے کہنہ مشق کبھی کبھی معانی و مضامین کی تلاش مین خیال[۱] نہین رکھتے اور اس قسم کے مذموم شعر کہہ جاتے ہین معشوق کو جو رشک خور لکھا کرتے ہین بھدا لفظ ہونے کے علاوہ اسمین ذم کا بھی پہلو ہے کیونکہ خور بفتح خا ہے رشک خر ہو جائیگا - ایام بمعنی حیض کثرت سے مستعمل ہے بعض جگہ پہلو سے ذم پیدا ہو جاتا ہے جیسے ع یاد آئے ہمین اپنے ایام صحبت - یہ لفظ بھی بعض جگہ پہلو سے ذم پیدا کر دیتا ہے جیسے ع بگڑ جاتے ہین اکثر آپ کیون اثناے صحبت مین - اب اُسے مین الف ثانی اکثر تقطیع سے گر کر آپے ہو جاتا ہے جیسے ع بیتاب ہون فرقت مین اب اے غیرت لیلی ؏ اس بات کا مضحکہ لکھنؤ مین مشاعرے کے دن ایک[۲] نامی شاعر کے شعر پر ہو چکا ہے آدمی کو اسکا بہت لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہنسا نہ جائے

مبتذل مضامین

بعض[۳] حضرات جنکو جدت کا شوق رہتا ہے کبھی کبھی ایسے شعر کہتے ہین کہ صحیح مذاق والونکے ذائقہ زبان پر روکھے پھیکے کڑوے کسیلے معلوم ہوتے ہین جیسے ؎ چھرا چلا فلک پہ بُت خانہ جنگ کا ؏ چھوٹا ہے نیل گاو پہ کتا تفنگ کا ؎ کشتۂ چشم کی تربت کا چرے گر سبزہ ؏ پیٹ سے بکری کے ہو بچہ آہو پیدا ؎ طفل گلزار کے عشق مین آخر ؏ جان سے اپنی ہاتھ دھو بیٹھے ؎ اوڑاے پھرتی ہے باد مخالف مجکو گردون پر ؏ نہین معلوم چھچھی ہون کہ چھچھی کا پچھلا ہون ؎ اسقدر لاغر ہوے ہین ہم خیال زلف مین ؏ اب سواری کو ہماری ایک جون

[۱] دیکھو حضرت جلال لکھنوی کے تیسرے دیوان کا شعر ہے ؎ اب آنکھو نمین کب پھر کے آتی ہین نظرین ؏ کہین دیکھہ پایا ہو روز کسیکا - حضرت خورشید لکھنوی نے رسالۂ افادات مین لکھا ہے کہ میان قلق نے یہ مقطع یہین مشاعرے مین پڑھا ؎ خدا کیواسطے جلد ہی آکے اب گردن ؏ کوئی قلق کی اس بے ہنگام سرپا کے بعض لوگون نے بے تہذیبی و شوخی سے فقط مصرع ثانی کا اعادہ کرکے جو تعریف کی تو وہ بیچارے ایسے خفیف ہوے کہ پھر اوسدن سے تادم مرگ گھر سے نکلکر کسی سے ملاقات کی ۱۲ ایضاً صـ۵۲ [۲] یعنی امانت لکھنوی جنکا تخلص آشنا و بھی ہے جب اُنھون نے یہ مصرع پڑھا ع لبو نپر جان آ گئی ہی اب ہی کیا اُستاد کیا کیجیے - مشاعرے والون نے غل مچایا یا ایا استاد کیا کیجیے ۱۲ ایضاً صـ۵۳ [۳] رشک جو مرحوم ناسخ کے شاگرد رشید تھے اور علوم عربیہ و تحقیقات شعریہ مین دستگاہ کامل رکھتے تھے اور جنھون نے بہت سے الفاظ ترک کیے ہین اور اس رسالہ مین اکثر اونہین کے متروکات ہین باین کمال بعض اوقات ایسے مبتذل شعر کہہ جاتے تھے کہ لوگونکو مضحکے کا موقع ملجاتا تھا انکے دیوان مین ایک غزل ہے جسکے یہ شعار ہین ؎ چاول الماس گوشت لخت جگر ؏ فرقت یار مین پلاو نہین ؎ میرے کھانے کیون فلک کے کباب ؏ پاو روٹی ہی نان پو نہین اسی قسم کے دو تین شعر اور بھی ہین جو محض مبتذل ہین لوگون نے انکے نام یہ مطلع بھی مشہور کر رکھا ہے ؎ دو دو دریچے چھچھوڑے ہی پلاو نہین ؏ رشک میٹھا ہی ہین بلاو نہین - مگر اونکے دیوان مین یہ شعر درج نہین یا تو رشک مرحوم نے لوگونکا نام کہنے سے کسیکو اپنی غزل سے کاٹ ڈالا یا کسی ظریف نے وہ غزل سنکر دلگی سے یہ شعر اونکے نام مشہور کر دیا ۱۲ ایضاً

درکار ہے۔ اور جب یہ حضرات بدرجا چ ہونا چاہتے ہین تو اس قسم کے شعر کہنے لگتے ہین ع بیٹون سرسُن سُننکے گانا اوس بُت بے پیر کا ، دائرہ بجنے لگے حرفِ خطِ تقدیر کا۔ مانا کہ ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست ، اور بلند پروازی و جدت ایک عمدہ چیز ہے مگر مزے کے ساتھ ہو۔ غزل مین عشقیہ مضامین دردآمیز معانی پاکیزہ خیالات سلجھی ہوئی ترکیبین نکھری ہوئی بندشین دلکش الفاظ چلبلے جملے مربوط مصرعے پھڑکتے ہوئے شعر ہونا چاہئین چونکہ سابق زمانے سے اکثر دلی والون نے بیشتر ان امور کا خیال رکھا ہے اسوجہ سے اسکو دلی کا رنگ کہتے ہین میر و درد کا کلیات نسیم دہلوی کا دیوان داغ کا کلام دیکھو کسقدر مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ لکھنؤ کے اگلے شعرا مین سے صبا کی شیرین زبانی اور سحر کی سحر بیانی دلی والون سے ملتی جلتی ہوئی ہے اور اب تو اکثر لکھنؤ والون نے اپنی طرز چھوڑ کر وہی رنگ اختیار کیا ہے۔ فی زماننا ایسے دو چار نامی شاعر موجود ہین جنسے لکھنؤ کو فخر ہے۔ خدا اونکو سلامت رکھے اب مین اپنی بعض غزلین لکھتا ہون ناظرین اونسے اس رنگ کا اندازہ کرسکتے ہین۔

غزل

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیئے
اوس ستمگر سے کوئی کہدے سنبھلنے کے لیے

چشمِ عاشق کے ہون آنسو کہ کسی کا جوبن
بڑہ چلین لاکہ مگر دونون ہین ڈھلنے کے لیے

خانۂ دلمین رہو تم جو یہان جی گھبرائے
چلے آنا مری آنکھون مین ٹہلنے کے لیے

شوخیان اونکی سرِ بزم حیا سے بولین
تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے

دردِ تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے
دلمین آتا ہے کلیجا کوئی ملنے کے لیے

کبھی میر کبھی اونکا جو ہے شکوہ دلکو
ڈہونڈہتا ہے کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے

اے مرے جذبۂ دل وقتِ مدد آپہونچا
گھر سے وہ آج نکلتے ہین ٹہلنے کے لیے

اونکی تصویر جو چومی تو وہ جل کر بولے
اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کے لیے

لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بری ہوتی ہے
دل کو پھر ضد ہے وہی جہین چلنے کے لیے

محفلِ غیر مین کیون شمع جلائی تمنے
کیا وہان کوئی نہ تہا رشک سے جلنے کے لیے

نامناسب ہے یہان غیر کا رہنا شبِ وصل
تم اشارہ کرو اب شرم کو ٹلنے کے لیے

مر گئے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ
جان دی آپنے نیا بھیس بدلنے کے لیے

حسرتین بھر گئین ای شوق یہان تنگ دلمین
آرزو ڈھونڈہتی ہے راہ نکلنے کے لیے

غزل

اُدہر رُخ سے گھونگھٹ اوٹھانا کسی کا ۔ اِدہر کھا کے غش تلملانا کسی کا
شب وصل وہ روٹھ جانا کسی کا ۔ مزا دے گیا پھر منانا کسی کا
گراتا ہے دلپر قیامت کی بجلی ۔ وہ منہ پھیر کر مسکرانا کسی کا
نکر آہ کا قصد گھبرا کے اے دل ۔ کچھ اچھا نہین دل دُکھانا کسی کا
وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتیں ۔ ہمین یاد ہے وہ زمانا کسی کا
کہانتک یہ زلف آپ سلجھائیگا ۔ ذرا دیکھیے پیچ کھانا کسی کا
مرے آگے کیا گل کھلائینگے غنچے ۔ مجھے یاد ہے مُسکرانا کسی کا
چمن مین جو گلچین نے کچھ پھول توڑے ۔ تو یاد آگیا دل دُکھانا کسی کا
سر بزم تم اور نیچی نگاہین ۔ اجی کُھل گیا دل چرانا کسی کا
مرے خانۂ دل مین خلوت گزین ہے ۔ کسی کو ملے کیا ٹھکانا کسی کا
تمہین عشق سی شوق سب روکتی تھے ۔ مگر تمنے کہنا نمانا کسی کا

غزل

دل شوق حسینونسے لگانا نہین اچھا ۔ ہوجاؤگے بدنام زمانا نہین اچھا
ہم صاف کہے دیتے ہین مانو کہ نمانو ۔ دل عاشق بیکس کا دُکھانا نہین اچھا
رہتے ہو جو دل مین تو جگر کو نہ جلاؤ ۔ ہمسائی کے گھر آگ لگانا نہین اچھا
منہ سے نہ کہین آہ جہانسوز نکلجاے ۔ جلتا ہو جو آپ اوسکو جلانا نہین اچھا
دل کوئی چرالے تو نہین اسکی شکایت ۔ آنکھین مگر ایجان چُرانا نہین اچھا
کھلجائینگے راز آپکے اس شرم وحیاسے ۔ مُنہ مجھسے سر بزم چھپانا نہین اچھا
دیکھو نہ کہین دل لگی اور بھڑک جاے ۔ بالین لحد شمع جلانا نہین اچھا
ہم خوب سمجھتے ہین جہان جاتے ہو جاؤ ۔ ہر روز مگر راہ بتانا نہین اچھا
پڑجاؤگے جھگڑے مین کہہ دیتے ہین ایجان ۔ ہر ایک کی آنکھون مین سمانا نہین اچھا
نازک ہین عجب کیا کہ وہ دل تھام رہ جائین ۔ حال شب غم اونکو سُنانا نہین اچھا

دامن کبھی جھٹکتے ہین کبھی ملتے ہین وہ ہاتھ
اے شوق ابھی ہوشمین آنا نہین اچھا

متروکات

جسطرح میر و میرزا نے ولی و حاتم[1] کے اکثر مستعملہ الفاظ ترک کر دیے تھے اوسیطرح ناسخ و غیرہ[2] نے بھی میر و میرزا کے بہت سے الفاظ متروک کر دیے جیسے او دہر باشباع واو بروزن دوبہرا یدہر مع الیا بگانہ بحذف یا بجاے بیگانہ پیار و پیاس باظہار یا بروزن دیار و ہراس تئین کو کے معنی مین تنک ٹک ذرا کے معنی مین دوانہ بجاے دیوانہ ستی سون سے کی جگہ سجن معشوق کے معنی مین کنے پاس کے معنی مین کبھو کبھی کے مقام پر کسو کسی کی جگہ لوہو لہو کے مقام پر مکھ بمعنی رخ نیت بمعنی ہمیشہ نین آنکھ کے معنی مین مجھ پاس ہم پاس میرے پاس ہمارے پاس کی جگہ کرے ہے دہرے ہے کرتا ہے دہرتا ہے کی جگہ آئیان جائیان آئین گئین کے مقام پر انہین سے اکثر الفاظ تو جدًا متروک کر دیے اور بعض الفاظ ایسے ہین کہ کسی نے کہین کہین استعمال بھی کیے ہین - اسکے بعد اونکے تلامذہ کا دور آیا او نھون نے بھی کچھ لفظ ترک کیے جیسے بگولا کہ بعض شعرا اسکو متروک کر کے ببولا استعمال کرتے تھے - برق[3] خاک آلودہ جو گردش کو سراپا اوٹھا دور سے لوگ یہ سمجھے کہ ببولا اوٹھا - سحر[4] کن پریزادونکی صحبت سے

---

[1] مین نے یادگار وطن نام ایک تذکرہ لکھا ہے جسمین اپنی سوانح عمری اور حضرات نیمی کے حالات درج کیے ہین جابجا ایسے فوائد عجیبہ و مباحث غریبہ لکھے گئے ہین کہ قابل دید ہین اسمین متروکات کی بحث بسط کے ساتھ ہے تین قسم کے متروکات قائم کیے گئے ہین - ایک وہ ہین جنکو اور شعرا نے بھی ترک کیا ہے اور مولف بھی اونکا تارک ہے دوسرے وہ ہین جنکو اور شعرا نے تو ترک کیا ہے مگر مولف کے استعمال مین ہین - تیسرے وہ متروکات ہین جنکو خود مولف نے ترک کیا ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [2] حاتم دہلوی بہت پرانے شاعر ہین جنھون نے زبان اردو مین پہلے پہل اصلاح دی ہے اور اپنے عہد کے بہت سے رکیک الفاظ ترک کیے ہین اپنے دیوان سے غزلین انتخاب کر کے ایک دیوان ترتیب دیا جسکا نام دیوان زادہ رکہا ہے اور ایک دیباچہ لگایا ہے جسمین اپنے متروکات کو لکھ دیا ہے حق یہ ہے کہ راستہ دکھایا ہوا اصل مین حاتم دہلوی ہی کا ہے - پھر زمانہ نے جون جون پلٹا کھایا زبان بدلتی گئی - تراشش خراشش بڑہتی گئی آخرالامر وہ کارنگ روپ کچھ اور ہی نکل آیا ۱۲ ایضاح [3] اس لفظ سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ ناسخ کے ساتھ اور شعرا بھی زبان کی صلاح مین شریک ہین جب مومن و آتش وغیرہ کا کلام بہت سی اگلی رکیک مستعملات سے پاک ہے تو مین ان لوگونکی مصلح زبان ہونیسے کیونکر انکار کرسکتا ہون ہان اسکو مانتا ہون کہ ناسخ مرحوم نے اسطرف زیادہ تر توجہ کی ہے فافہم ۱۲ ایضاح [4] خصوصًا میر اوسط علی رشک مرحوم نے بہت سے الفاظ متروک کیے جنسے اونکا تیسرا دیوان جو ابتک چھپا نہین پاک ہے متروکات کے باب مین اکثر لوگ رشک مرحوم کے مقلد ہین اس رسالہ مین اکثر اونہین کے متروکات ہین ۱۲ ایضاح [5] کسی زمانہ مین بگولا ببولا دونون فصیح سمجھے جاتے تھے مگر اب ببولا مستعمل نہین ۱۲ ایضاح -

کہان لایا جنون ؎ ہر بہولا دیو ہے صحراے وحشت ناک کا۔ پھر زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہمارے
وقت کے شعرا کا ڈنکا بجا۔ ان لوگون نے اپنے پیشتر کے کلام مین وہی پرانے الفاظ استعمال
کیے ہین۔ مگر فی زماننا بہت سے الفاظ حتے الوسع استعمال نہین کرتے اور بہت سے الفاظ جو آ
ترک کر دیے آبہی پیشتر آپ ہی کی تہے گر اکر آبہی بہاے مخلوط التلفظ استعمال کرتے تھے۔ اب
احتیاط رکھتے ہین آخرش بجاے آخر ذوق سے آخرش دیکہا تو العلم حجاب الاکبر ؎
عاقبت پایا تو ہان بلہ کو اہل جنت۔ فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین آنکے آکے کی جگہ۔ مومن
ع قتل کیا آنکے اچھا کیا سحر ع قبر پر اب کیا کرینگے آنکر ؎ اکثر فصحاے حال استعمال نہین
کرتے آسکے جیسے ایکے دفعہ ایکے برس۔ عوام بیاے معروف بہی بولتے ہین مگر صحیح بیاے
مجہول ہے۔ تسلیم سے کوچے مین ترے ضعف کا یہ زور ہے ایکے ؎ بیس جاتے ہین ہم سایۂ
دیوار سے دبکے از جان اسکے مدخول علیہ کے بعد اسکا ترجمہ سے لا سکتے ہون اکثر خواص
احتیاط رکھتے ہین جیسے ع روزن چشم کم از روزن دیوار نہین ؎ اسکی عوض روزن دیوار
سے کم نہین کہنا چاہیے انتظار ی بزیادت یا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے اندارا چاہ عریض
وزیر ع روزن مور مری انکھون مین اندارے ہین۔ اکثر فصحاے حال استعمال نہین
کرتے اندھیارا اندہیرے کی جگہ بالکل متروک ہے انکھڑیان آنکھون کے معنی مین۔
آتش سے اون انکھڑیون مین اگر نشہ شراب آیا ؎ سلام جھک کے کرونگا اگر حجاب آیا۔ اکثر
فصحاے حال استعمال نہین کرتے اوپر جہان صرف پر کافی ہے جیسے ع عجب صدمہ
ہوا ہے دل کے اوپر۔ فصحاے حال استعمال نہین کرتے البتہ ایسے مقام پر کہ فلان چیز اوپر
ہے کچہ مضایقہ نہین اوجیالا فصحا نے ترک کر دیا ہے اسکی جگہ اجالا استعمال کرتے ہین
اور بعض فصحا او نہین گراتے ہر جگہ اور بروزن غور استعمال کرتے ہین اہل اسکا
اطلاق شخص واحد پر جیسے تم اہل ہنر ہو اساتذہ کے کلام مین جا بجا آگیا ہے مگر بعضے

سلہ اس قسم کے غلط الفاظ بحث متروکات مین تغلیباً داخل کیے گئے ہین ۱۲ ایضاح سلہ دفعہ بتشدید
اور برس مذکر ان دونو شالون سے اسکی طرف اشارہ ہے کہ مؤنث و مذکر دونکے ساتھ یہ لفظ بیای مجہول صحیح ہے جناب جلال
نے بہی اس لفظ کو بیاے مجہول لکہا ہے حضرت امیر لکھنوی سے جو دریافت کیا تو اونہون نے لکہا کہ ایکے ہر حالتین مجہول ہے۔ استادی حضرت
تسلیم لکھنوی نے بہی یہی کہا مگر صاحب فوائد نے لکہا ہے کہ مؤنث کے ساتھ بیاے معروف اور مذکر کے ساتھ بیاے مجہول مثلاً ایکے سال اسے بیای
مجہول کہنا چاہیے اور ایکی فصل اسے بیاے معروف کہنا چاہیے انتہی فافہم ۱۲ ایضاح سلہ اس قید سے از خود رفتہ وغیرہ خارج ہو گئے ۱۲ منہ

اس سے احتیاط رکھتے ہین اور اسکے بدلے صاحب ہنر ذی ہنر وغیرہ استعمال کرتے ہین بل بے جیسے ع بل بے اے زلف رسائی تیری ۱۲ اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے بن بمعنی بغیر جیسے ع یار بن کیا دل لگے گلزار مین ۱۲ بالکل متروک ہے بیچ مین کی جگہ جیسے ع شہرہ ہے تیری زلف رسا کا ختن کے بیچ ۱۲ بالکل متروک ہے یا بوسی بزیادت یا انتظاری کیطرح یہی غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے پر بمعنی لیکن جیسے ع وعدے کئے لاکھون پر نہ آئے ۱۲ بعض فصحا نے ترک کر دیا ہے پن اسکی ترکیب فارسی لفظ کے ساتھ جیسے دیوانہ پن وغیرہ بعض فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین اور اسکو صرف ہندی لفظ کے ساتھ ملحق کرتے ہین جیسے بھولا پن بچپن لڑکپن بانکپن وغیرہ پہنانا نون مخلوط الہا کے ساتھ بعض خواص استعمال نہین کرتے اسکی جگہ پہنانا باندھتے ہین اور فرماتے ہین کہ قاعدے کے رو سے یہی چاہیے کیونکہ پہنا مین ہے نون کے پہلے ہے پہ بحذف یا بجاے پر اگرچہ اکثر شعرا ہنوز استعمال کرتے ہین مگر بعض فصحا نے وجوباً ترک کر دیا ہے پیالا دعوت مخصوص کے معنی مین یاے مخلوط التلفظ سے ہے ناسخ ؎ پیالا مجھے آزاد کا بھر دے ساقی ۱۲ نہین میرا پیالا ہوا چاہتا ہے ۱۲ نسیم دہلوی ؎ غرض

؎ مگر مولف اوس سے متفق نہین کیونکہ اہل بمعنی صاحب فارسیون کے کلام مین بکثرت آگیا ہے چنانچہ خیابان مین خان آرزو نے لکھا ہے کہ اہل بمعنی صاحب آید وگاہی بمعنی صاحبان مفرد و جمع ہر دو آید۔ اور محاورۂ اردو مین برابر منفرد بھی مستعمل ہوتا ہے پھر ترک کی کوئی وجہ نہین بلکہ بعض جگہ اسکے عوض لفظ صاحب وغیرہ برے معلوم ہوتے ہین ۱۲ ایضاح ؎ جناب صفیر بلگرامی مرحوم نے تذکرہ جلوہ خضر جلد دوم مین لکھا ہے کہ اردو مین ہندی کا کلمۂ استدراک یعنی پر بہت مستعمل تھا مگر اب متروک ہو چلا ہے دیکھو رسالۂ اصلاح مولوی ظہیر حسن شوق نیموی انتہی کلامہ آب مولف کہتا ہے کہ فی الواقع پر بمعنی لیکن بکثرت مستعمل تھا استادی جناب شمشاد لکھنوی جنکو متروکات کا بہت خیال ہے اونکے دیوان اول مین جسکا نام خزانۂ خیال ہے یہ لفظ موجود ہے اور مولف بھی پہلے اس لفظ کا تارک نہ تھا مگر رسالۂ اصلاح کی وجہ سے جب بہت سے لوگ احتیاط کرنے لگے تھے کہ کچھ دنون سے جناب شمشاد کو بھی احتیاط کلی ہے تو مولف نے بھی وجوباً ترک کر دیا ہے ۱۲ ایضاح ؎ احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ ہندی لفظ کے ساتھ فارسی لفظ ملتا ہے مگر میرے نزدیک یہ وجہ کچھ ٹھیک نہین کیونکہ سمجھدار وغیرہ بھی ایسے الفاظ جب سب کے سب مستعمل ہین اور دیوانہ پن مین کوئی ثقل ہی نہین تو اسکے استعمال مین کوئی مضائقہ نہین ۱۲ ایضاح ؎ جناب جلال لکھنوی نے پہنانا بتقدیم نون کی نسبت لکھا ہے کہ یہ زبان متقدمین کی ہے متاخرین کی زبان پر پہنانا ہے بفتح بای فارسی و سکون ہا و نون بعد ہا اور یہ یا یہ زبان اردو مین صورت ثانیہ کو اصح قرار دیا ہے مگر مولف کے نزدیک دونون صحیح و مستعمل ہین بلکہ پہنانا بتقدیم نون ہی فصیح ہے اور جناب خورشید لکھنوی نے بھی رسالۂ افادات مین لکھا ہے کہ پہنانا گہنانا کے وزن پر میرے نزدیک خوب نہین ہے کیونکہ مین نے فصحاے حال کی زبان سے جب سنا ہے پہنانا نون مخلوط الہا کے ساتھ سنا ہے ۱۲ ایضاح ؎ مولف بھی پر کے بدلے پہ استعمال نہین کرتا ۱۲ ایضاح۔

پیالے سے کیا اصل فقیری ترک دنیا ہے ؏ ہمارا ہاتھ کیا کم ہے نہین کاسہ گدائی کا ؏ اور ظرف معروف کے معنی مین اگرچہ بیاے مخلوط اگیا ہے مگر چونکہ اصل مین باظہار یا ہے اکثر فصحاے حال بیاے مخلوط استعمال نہین کرتے پیر پاؤن کی جگہ فصحاے حال استعمال نہین کرتے تب جب شرطیہ کے مقابلے مین تب جیسے ؎ جب سنتے ہین وہ حالت بیار جدائی تب کہتے ہین جھنجھلا کے کہ مر بھی نہین جاتا ؏ بعض[۱] شعرا استعمال نہین کرتے تلک بجاے تک اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے تلے نیچے کے معنی مین جیسے ؏ ہین خلد کے سائے مین کہ خنجر کے تلے ہم ؏ اکثر فصحاے حال نے ترک کر دیا ہے تو بواو مجہول - اسمین اظہار واو اچھا نہین اور اگر آخر مصرع واقع ہو تو اور بھی مکروہ ہے جیسے ؏ مری جان اب غضب ڈھاتے ہو تم تو ؏ جیون[۲] بمعنی مانند جیسے ؏ دل مرا جیون غنچہ سر بستہ ہے - بعض خواص استعمال نہین کرتے حرکت جب تے اضافت وغیرہ کے سبب سے متحرک نہوا ہو تو بحرکت را فصیح ہے خود رفتہ شعراے اردو نے استعمال کیا ہے - مومن ؎ وہ واسوچے تب دل تفتگی سے با خبر رکھے مری خود رفتگی سے ؏ قلق ؎ بخیر انجام ہے جسکا وہ ہے خود رفتگی اپنی ؏ چلے تھے ہم کلیسا کیطرف کعبے کو جا نکلے ؏ ولہ یار خود رفتہ ہے شکوہ ہے فراموش مجھے ؏ گوش کر اوسکو سلے ہین لب خاموش مجھے ؏ اور از کے ساتھ بیشتر آیا ہے ناسخ ؎ ملگیا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا ؏ ایسی از خود رفتگی کیا ہے ارادہ دور کا ؏ آتش ؎ ہے غرور حسن وہ روزہ سے از خود رفتہ یار ؏ اسقدر بھی نشۂ معجون آب و گل نہو وزیر ؎ لطف از خود رفتگی گر دیکھنا منظور ہو ؏ منہ دکھا دو آئینہ آب روان ہوجائے گا قلق ؎ کوئی بولی کہ ہے از خود رفتہ ؏ کوئی بولی کہ ہے جگر تفتہ ؏ امیر ؎ جاتے ہین میخانۂ عالم سے ہم سوے عدم ؏ کہدو از خود رفتگی سے ہے ارادہ دور کا - تسلیم ؎ از خود رفتہ تنگدستی رہے ہے ؏ خراب مئی فاقہ مستی رہے - جلال ؎ آپ سے آپ از خود رفتہ ہوا جاتا ہون ؏ نہین معلوم کہ مین آج کسے یاد آیا ؏ بہرکیف چونکہ یہ فارسی محاورہ ہے اور فارسی

[۱] مگر یہ جمہور شعرا کے خلاف ہے ہان یہان نظم مین برا معلوم ہوتا ہو جیسا کہ مثال کے شعر مین واقع ہوا ہو تو احتیاط چاہیے ۱۲ ایضاح [۲] جیون کے بدلے متوسطین نے جون بحذف یا و ضم جیم استعمال کیا ہے لیکن متاخرین کے نزدیک دونو متروک ہین مگر اور معنون مین متروک نہین جیسے ؏ جون جون کٹتی ہے ہجر کی رات ؏ عمر جون جون تو ان گذر گئی اپنی - ایضاح -

ہین انکے ساتھ مستعمل ہے اکثر فصحاے حال ان کے استعمال نہین کرتے زور بمعنے عجیب و بسیار ناسخ ع اتنو ناسخ زور رند اابالی ہوگیا وله اے فلک زور انقلاب ہوا ؎ فی زماننا متروک ہے سدا بمعنی ہمیشہ اچھے لوگون مین سے اب کہین دو ایک استعمال کرتے ہین ورنہ اکثر لوگون نے وجوباً ترک کردیا ہے سر پرست اُردو مین مربی کے معنون مین بہت مستعمل ہے مگر چونکہ فارسی مین اسکے معنی خادم کے ہین اسوجہ سے بعضے احتیاط رکھتے ہین سن بالفتح بمعنی سنہ اسکے عربی یا فارسی ہونے مین تو تامل ہے ازاحۃ الاغلاط مین اسکی تحقیق اچھی طرح لکھی جاچکی ہے البتہ محاورہ اُردو ہونے مین کوئی شک نہین ہے سمیت ساتھ کے معنی مین رشک ؎ آہ سوزان سے جلاو ونگا مین انہار سمیت ؎ باغ جنت مین سجاو نگا اگر یار سمیت ؎ فی زماننا اکثر فصحا استعمال نہین کرتے سو کو بعضون نے ترک کردیا ہے مگر میرے نزدیک بعض جگہ یہ لفظ جان فصاحت ہے جیسے جو ہو سو ہو عادی عادت گیرندہ کے معنی مین استعمالاً صحیح ہے وزیر ؎ تیغ ابرو کی زبان عادی ہوئی ؎ بات سیدہی بھی جو کی ٹیڑہی ہوئی ؎ نواب مرزا لکھنوی ؎ ہمتو دشمن ہین جلسنا کے آپ عادی ہین رنڈی بازی کے ؎ مگر چونکہ لغۃً اسکے کچھ اور معنی ہین اسوجہ سے بعض خواص احتیاط رکھتے ہین کیسے کیونکر کے معنے مین اکثر خواص نے وجوباً ترک کردیا ہے کہ بجاے اگر بعضون نے وجوباً ترک کردیا ہے گھایل چونکہ یہ لفظ قایل و مایل و سایل وغیرہ کے ایسے اسم فاعل سے ملتا جلتا ہوا تھا شعراے سلف بکسر یا باندہا کیے ناسخ و آتش وغیرہ بھی اسیین اونہین کے متبع رہے۔ لیکن چونکہ کسرہ خلاف قاعدہ تھا کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے گھاو سے اور یل سے جو فاعلیت کے معنے پیدا کرتا ہے۔

؎۱ اور صرف خود رفتہ بغیر از کے کلام اساتذہ فارسی مین پایا نہین جاتا شاید کسی نے استعمال کیا ہو والعلم عند اللہ ۱۲ ایضاح ؎۲ اور مؤلف کو اردو مین از خود رفتہ اچھا معلوم نہین ہوتا اور بوجہ ترک کرنے محققین کے صرف خود رفتہ کے استعمال سے احتیاط رکھتا ہے لہذا اس لفظ ہی کو ترک کر کے اسکے عوض وارفتہ استعمال کیا کرتا ہے ۱۲ ایضاح ؎۳ مگر میرے نزدیک اگر بترکیب فارسی مستعمل ہو تو بمعنی مربی استعمال نکرنا چاہیے ورنہ کچھ مضائقہ نہین کیونکہ محاورۂ اردو مین خادم کے معنے کی بو بھی نہین پائی جاتی کہ پہلو سے ذم پیدا ہو ۱۲ ایضاح ؎۴ پس اگر اردو مین نظم کرین تو ترکیب فارسی سے احتیاط رکھین ۱۲ ایضاح ؎۵ یہ اشارہ ہے جناب جلال لکھنوی کے اس قول کے رد کی طرف کہ ثقات شعراے اردو زبان کے کلام بہی مستعمل نہین پایا کہ مستند قرار دیا جاے ۱۲ ایضاح ؎۶ یعنی وہ چیز جسکی عادت کیجاے ۱۲ ایضاح ؎۷ مگر میرے نزدیک اردو مین جہان ترکیب فارسی نہو عادی بمعنی عادت گیرندہ کچھ مضائقہ نہین کیونکہ سیکڑون الفاظ عربیہ و فارسیہ کے معنے نہین اہل زبان ہند نے تصرف کیا ہے تو ہمین اگر تصرف کرین ۱۲

جب پہلا جزو ساکن الآخر ہوتا ہے تو یل کے یے مفتوح ہوتی ہے جیسے اڑیل سڑیل چڑیل ہریل وغیرہ اور لہجے کی یہ حالت تھی کہ جو حضرات اساتذہ کا کلام دیکھا کرتے تھے اونکی زبان پر وہی بکسر یا چڑہا ہوا تھا مگر جنکو شعر و سخن سے چندان تعلق نہ تھا اور لکھنؤ کے خاص اہل زبان سمجھے جاتے تھے اونکا لہجہ بفتح یا تھا اس سبب سے بعض خواص نے اسکی اصلاح کی اور کسرے کو فتحے سے بدلدیا - اوسی زمانے سے اکثر فصحا گھایل بکسر یا سے احتیاط رکھتے ہین مرآۃ الغیب دیوان امیر - نظم ارجمند دیوان تسلیم - گلزار داغ دیوان داغ - شاہد شوخ طبع دیوان جلال - کرشمہ گاہ سخن دیوان جلال - یہ سب دیوان دیکھ لو دل و مائل کی غزلون مین گھایل کا قافیہ نپاوگے - فی زماننا اس لفظ کے اعتبار سے شعرا کے تین فرقے ہین ایک اون لوگون کا فرقہ ہے جنکو اس واقع سے کچھ خبر ہی نہین وہ کسرے کے سوا فتحہ کیا جانین دوسرا وہ پرانی لکیر کے فقیر عظم رمیم کے اعتقاد والے لوگون کا فرقہ ہے جو اس اصلاح سے ناک بہون چڑہاتے ہین تیسرا وہ فرقہ ہے جو اس تصرف کے مستحسن ہونے کا قائل ہے بہرکیف فتحے کی سند ملاحظہ ہو - بحر مرحوم ؎ یہ دی ہے بیکلی تو نے کہ دل مین ہے یہی کل سے ؛ کہ دہو کر زندگی سے ہاتھ پونچھون تیرے آنچل سے ستم کیا کیا نہوگا اوس قمر طلعت کی کشتی پر ؛ کرینگی چاندنی آب ناز معشوقانہ گھایل سے ولہ باغ میرا ہوا ابر با دجو با دل آئے ؛ پتھرون کی ہوئی بوچھار اگر پھل آئے ؛ تیرے دیدار کی حسرت نے چھری پھیری ہے ؛ یون تڑپتے ہوے ہم آئے کہ گھایل آئے - تسلیم لکھنوی ؎ گمان کیونکر نہو خلد برین کا صحن مقتل پر ؛ تصدق ہوتی ہین حورین ترے خنجر کے گھایل پر ؛ ولی لکھنوی ؎ تیغ قاتل تری پڑی ہلکی ؛ حسرتین کیون نہ روئین گھایل کی اشرف لکھنوی ؎ روح نکلی تن سے جب بکل ہوئی ؛ یون شب فرقت کی مشکل حل ہوئی ؛ دید کی حسرت رہی دلمین مرے تیغ ابرو سے نظر گھایل ہوئی - مست بجاے نہ ناسخ ہی کے زمانے مین کم مستعمل تھا فصحاے حال نے تو وجوبًا ترک کردیا ہے موسم بفتح سین تصرفات سے ہے غلط نہین ہو سکتا فارسی اردو

---

۱۵ اور اگر پہلا جزو متحرک ہوتا ہے تو اس یے کو ساکن کر دیتے ہین جیسے کھپریل ۱۲ ایضاح ۱۶ یعنی شیخ امداد علی بحر مرحوم جو ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ تھے ۱۲ ایضاح ۱۷ یہ اشارہ ہے جلال لکھنوی کے اس قول کے رد کی طرف کہ بفتح ثانی جو مشہور ہے صحت سے دور ہے نہ کتب لغت مین بفتح ثالث آیا نہ فارسی کے اشعار مین قافیہ عظم والم مین پایا ۱۲ ایضاح ۱۸ محمد خلیل عجیب مازندرانی نے اپنے قصیدے مین جسکا مطلع یہ ہے ؎ نوروز خوش و بہار خرم ؛ آمد ز بہشت عدن باہم ؛ یہ شعر کہا ہے ؎ یا ساقی فاستقنی براح ؛ بر موجب اقتضاے موسم ؛ اور ذوق دہلوی نے کہا ہے ؎ بے یار روز عید محرم سے کم نہین ؛ جام شراب دیدہ پرنم سے کم نہین ؛ زیبا ہو رنگ زرد پہ کیا اشک لالہ گون ؛ اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین ۱۲ ایضاح

دونون مین آگیا ہے البتہ چونکہ لغتہً کسرہ چاہیے فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین ھیئت بفتح یاے
مشددہ استعمال صحیح ہے نظم اردو مین کئی جگہ تربت وغیرہ کے قافیون مین آگیا ہے گرچہ کہ
قاعدے کے روسے کسرا چاہیے فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین فنا بحرکت دوم شعرا نے
ستعمال کیا ہے۔ ذوق دہلوی سے رات میخانے مین ساقی جو نشے مین بہکا ناخن نیشہ
کو لگا کہنے خس جام شراب۔ رند سے ہے حسن کی کیا ہو مین وہ ترنگین ہے نشے رندسے کیا
اوتارے تمہارے۔ بعض حضرات جو اسکو بالکل غلط بتاتے ہین صحیح نہین یہ اُردو کا محاورہ
ہے اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہین کہ جب ترکیب فارسی ہو تو بالتحریک ہی فصیح ہے یہ بھی
قابل اعتبار نہین شیخ صاحب کے زمانے سے لیکر آجتک جتنے نامی شعرا ہوے ہین اونکے
کلام کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فارسی مین اسطرح آیا نہین ان لوگون نے بھی احتیاط[۱]
کی ہے اور جسطرح فارسی مین مستعمل ہے اوسیطرح یہ لوگ بھی فصیح سمجھے ہین سے نے بجاے تہ جیسے
ع نے کوئی یار ہے نہ کوئی غمگسار ہے۔ اکثر فصحا نے وجوباً ترک کر دیا ہے وصلت
بجاے وصل بعض[۲] شعرا نے ترک کر دیا ہے وان۔ یان وہان۔ بیان کی جگہ محض غیر فصیح ہے
اکثر[۳] شعرا نے ترک کر دیا ہے چکھا۔ رکھا۔ لکھا بہ تشدید کاف فصیح[۴] ٹھہرا ہوا ہے سیجیے
وتجیے لیجیے کیجیے کی ایک سے گرانا اور بروزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے
جیسے سے جی چاہا کہ سیر دشت کیجیے ۔ ہے ابر شراب ناب پیجیے بتلانا دکھلانا لام[۵] کے
ساتھ بتانا دکھانا کی جگہ غیر فصیح سمجھے[۶] جاتے ہین دلا زاہدا ساقیا وغیرہ بالف ندا جو پیشتر
بکثرت مستعمل تھے اب غیر فصیح ٹھہرے ہوے ہین اے دل اے زاہد اے ساقی استعمال کرنا
چاہیے سمجھنا اسکے بعض مشتقات مین سے نے علامت فاعل لانا درست ہے۔ آتش سے

---

[۱] اور بعضون نے بحرکت شین ستعمال کیا ہی وہ من قبیل شاذ ہی ۱۲ ایضاح [۲] مگر مین متفق نہین کیونکہ وصل اور وصلت دونون فصیح معلوم ہوتے ہین وصلت مین کسی قسم کی خرابی نہین پھر ترک کرنے کی کیا وجہ ۱۲ ایضاح [۳] خصوصاً نسک کے مقلدین نے تو بالکل ترک کر دیا ہی مولف نے آجتک یہ الفاظ استعمال نہین کیے ابتدا سے انکا تارک ہی ۱۲ ایضاح [۴] پس حتی الوسع بالتشدید ہی استعمال کرنا چاہیے مگر بضرورت بالتخفیف بھی بے تکلف استعمال کر سکتے ہین کیونکہ نلک ور سدا کی طرح یہ متروک نہین ۱۲ ایضاح [۵] مگر لام کے ساتھ بھی استعمال کرنے مین چندان مضائقہ نہین منیر مرحوم نے جنکو متروکات کا بہت خیال تھا لام کے ساتھ استعمال کیا ہی اونکا مصرع ہی ع وگرنہ لطف دکھلاتا مضامین گریبانکا ۱۲ ایضاح [۶] مگر کہلانا لام ہی کے ساتھ فصیح ہی اسکے عوض کہانا جیسا کہ بعض حضرات نثر تک مین استعمال کر جاتے ہین محض غیر فصیح ہے ۱۲ ایضاح

عشق اوس چاہ زنخدان کا ہوا جسدن سے ۔ مین نے سمجھا کہ لحد مین دل بیتاب اوترا ۔ ولہ بلکہ بھی اس سے عیان سینۂ عارف کی صفا ۔ چہرۂ یار کو مین نے دل روشن سمجھا ۔ مگر بحذف نے فصیح ہے جیسے مین سمجھا ہم سمجھے احباب اغیار یہ دونون لفظ خود جمع ہین اسکی جمع احبابون اغیارون جو اکثر عوام لکھا کرتے ہین اور بعض شعرا بھی استعمال کر گئے ہین فصحائے حال[1] جائز نہین رکھتے ہا علامت جمع ہو جیسے ع داغہاے عشق روشن ہو گئے ۔ حتی الوسع اس سے احتیاط چاہیے اور فعل وغیرہ سے جمعیت ظاہر کرنا چاہیے جیسے ع میرے داغ عشق روشن ہو گئے ۔ یاے معروف آخر کلمہ مشدد استعمال کرنا غیر فصیح ہے جیسے ع کہون کیا حال بیتابی دل کا ۔ جان ۔ خون ۔ دین ۔ اس قسم کی فارسی الفاظ جو محاورۂ اردو مین باعلان نون بولے جاتے ہین جب انکی ترکیب بطور فارسی[2] نہین رہتی تو بعض شاعر باعلان نون ہی استعمال کرتے ہین چنانچہ منیر مرحوم نے کہا ہے ؎ منیر افسردہ ہون پابندی عطف و اضافت سے ۔ وگرنہ لطف دکھلاتا مضامین گریبان کا ۔ چونکہ وہ اعلان کے پابند تھے گریبان بغیر عطف و اضافت نہین لا سکتے تھے کیونکہ نون کا اعلان کرنا پڑتا فصحاے حال اسکا خیال تو رکھتے ہین اور اعلان بہتر سمجھتے ہین مگر چونکہ اس قسم کے سیکڑون الفاظ ہین اور بشتر اونکے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اعلان کی رعایت سے خواہ مخواہ مضمون[3] کا خون نہین کرتے چنانچہ یہ اشعار حال کے ہین ۔ امیر ؎ کھولے ہوئے جوڑا تجھے ایجان نہین دیکھا ۔ ان آنکھون نے سنبل کو پریشان نہین دیکھا ۔ تسلیم لکھنوی ؎ حسینون مین ابھی چوری گیا دل ۔ مین کسکا نام لون اپنی زبان سے ۔ جلال لکھنوی ؎ جو سینے سے خود ہی نکل آتا ہے تڑپ کر ۔ اوس دل کا نکلتے ہوے ارمان نہین دیکھا ۔ داغ ؎ کیا پوچھتے ہو کون ہے یہ کسکی ہے شہرت ۔ کیا تمنے

[1] اصطلاح اہرابہ کے بدلے اسرارون درست نہین ۱۲ ایضاح [2] اس قید کا فائدہ یہ ہی کہ جب ترکیب فارسی ہو تو اعلان جیسا کہ کلام ذوق دہلوی مین جابجا ہے جائز نہین جب فارسی ترکیب ہو تو فارسیونکا اتباع چاہیے ورنہ اس قسم کے الفاظ اعلان کے ساتھ نہین باندہتے اور ایک آدہ جگہ جو انکے کلام مین باعلان پایا جاتا ہے یا تو وہان کچھ سہو کاتب ہے یا من قبیل شاذ ہی فافہم ۱۲ ایضاح [3] بلکہ وہ لوگ جنکو اعلان پر بہت اصرار ہے اونکے دیوان مین بھی بعض جگہ بنون غنہ مستعمل ہے چنانچہ استادی حضرت شمشاد لکھنوی جنکو متروکات سے نہایت ہی احتیاط ہے اور اعلان کے باب مین بڑی کد رہتی ہے اونکے دیوان خزانۂ خیال مین یہ اشعار موجود ہین ؎ آرزوے وصل ہے اوس شوخ سے بالکل کے بوسہ دینے پر بھی جو راضی کسی عنوان نہین ۔ بعد مردن بھی کفن سے ہے لگی قید لباس ۔ ہای جنون مین نہ کسی حال مین عریان چھوٹا ۔ مولف بھی وجوباً اعلان نون کا پابند نہین ۱۲ ایضاح

کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا اور جو الفاظ ایسے ہین کہ روزمرے مین بتعلن غنہ بولی جاتے
ہین اونکا اعلان مکروہ ہے جیسے عریان دندان آشیان رضوان وغیرہ۔ فارسی لفظ سے
واو معروف والف کلمہ آخر کا گرانا شیخ صاحب ہی کے زمانے سے معیوب سمجھا جاتا ہے
جیسے ع پہلو مین دل مرا ہے یا سیماب ع ادا اے یار تیری بھائی ہے۔ مگر یاے آخر
کلمہ فارسی اکثر شعرا نے گرائی ہے۔ مومن سه خنجر تھی الٰہی یا زبان تھی۔ خنجر سے زیادہ تر
روان تھی۔ ناسخ سه قیس کی قیس جانے مین لیکن۔ وحشی ہون آدمی کے جنگل کا۔ وله
کام خونریزی ہے اوس یوسف بازاری کا۔ جان بیچے سو کرے قصد خریداری کا۔ آتش
سه شہر مین قافیہ پیمائی بہت کی آتش۔ اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا۔ منیر سه کب
دل مرا تقریر سے کٹتا نہین کرتے۔ ہم اپنی ترشروئی سے چوکا نہین کرتے۔ امیر سه
رسوائی ہوئی تیری ہی اسے ترک نہین کیا۔ کیون لاش ہماری سر بازار نکالی ولہ غالب
ہشیاری کا بیدار دلون سے پوچھو۔ ہم تو جنجال سے ہے غافل گئے غافل آئے۔ البتہ اکثر
فصحاے حال نے وجہاً ترک کر دیا ہے۔

املاے بعض الفاظ

اژدہام ذے اور چھوٹی ہے سے لکھنا غلط ہے اژدحام زاے تازی وحاے حطی سے لکھنا
چاہیے **اکسیر** کو اکثیر ثے سے لکھنا محض غلط ہے **اوس اودہر** مین متقدمین برابر واو
لکھا کرتے تھے مگر متاخرین کبھی واو کو حذف کرکے الف پر پیش دیدیا کرتے ہین مگر میرے
نزدیک واو کے ساتھ لکھنا اولے ہے **برات** کو بارات لکھنا صحیح نہین **پانون** اسکا املا
مختلف فیہ ہے دلی والے پانو لکھتے ہین اور ردیف واو مین لاتے ہین اور لکھنؤ والے پاؤن
لکھتے ہین اور ردیف نون مین داخل کرتے ہین اور بعضے پانون بھی لکھتے ہین یعنی الف کے
بعد بھی نون لکھتے ہین۔

ملہ: ور الفاظ ہندیہ سے اسقاط حروف علت معیوب نہین مگر بعض شعرا لفظ ہندی سے بھی الف نہین گرا
اور بعضے لفظ کا کو مستثنے کر لیتے ہین باقی الفاظ سے نہین گراتے مگر مجھے سخت تعجب ہے کہ یہ حضرات اسقاط الف
سے تو احتیاط کرتے ہین مگر یے اور واو کو مجہول ہون یا معروف بے کھٹکے گرا دیتے ہین اگر نہ گرائین تو حروف
علت مین سے کسی کو نہ گرائین الف کی تخصیص چہ معنی دارد۔ بہرکیف مولف الفاظ ہندیہ سے حرف علت الف
یا واو یے گرانا جائز رکھتا ہے۔ ہان جہان کہین انکے گرانے سے نظم مین ثقل پیدا ہو جاتا ہو وہان گرانا معیوب سمجھتا ہو ۱۲ ایضاح
ملہ مولف بھی نہین گراتا بلکہ اکثر دیکھا کہ جہان کہینے فارسی لفظ سے گرائی لوگ عیب فاحش سمجھے گئے بلکہ غلطی مجہول کرنے لگے ۱۲ ایضاح

تپ بخار کے معنون مین پے سے مستند ہے فارسی مین تب بروزن لب باے تازی ہے جہان ترکیب فارسی ہو وہان باے تازی سے لکھنا چاہیے تغمہ غلط ہے تمغا چاہیے توتیا اور تلاطم کو طوطیا اور طلاطم طوے سے لکھنا غلط ہے ٹھنڈھا دال ہندی مخلوط الہا سے لکھنا صحیح نہین ٹھنڈا بغیر ہاے مخلوط چاہیے دال ہندی کی ردیف مین آتش نے کہا ہے ؎ ندے سکے گی زمستان مین مجکو ایذا ٹھنڈ لپٹ کے سوئے گا وہ گل رہیگی تنہا ٹھنڈ۔ خرد خرسند خرم مین واؤ لکھنا درست نہین داوات دال کے بعد الف غلط ہی دوات بروزن نبات صحیح ہے دہوکھا کاف مخلوط الہا کے ساتھہ غلط ہے دہوکا بغیر ہاے مخلوطہ صحیح ہے ڈانگا عوام نون سے لکھتے ہین اور سحر مرحوم نے بھی خندان کا افشان کا کی زمین مین یہ شعر لکھا ہے ؎ جلا کر ٹھوکرون سے نقد دل مردون کے لیتے ہین یا سحر شہر خموشان مین بھی اب پڑنے لگا ڈانگا۔ مگر ڈاکو مین نون نہونا ڈاکے کے بے نون ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ نون جمہور شعرا کے خلاف ہے واجد علی شاہ کے زمانے مین اس لفظ کی بحث آپڑی تھی قلق برق قبول طور اسیر ایسے نامی شعرا موجود تھے سب نے اتفاق کیا کہ اسکو بے نون لکھنا چاہیے ڈوپٹا دال ہندی سے غلط ہے دوپٹا دال فارسی سے لکھنا چاہیے دوکان واو کے ساتھہ غلط ہی دُکّان بغیر واو مع تشدید کاف صحیح ہی اور بالتخفیف بھی جائز ہے دونون کے بدلے دونو بغیر نون صحیح نہین ذرا بمعنی اندک ذال سے لکھنا چاہیے نہ زرا زاے ہوز سے سوچ کو متقدمین نون سے لکھا کرتے تھے ایک آدہ جگہ چونچ کے قافیہ مین بھی نظر سے گذرا ہے مگر نئی زمانا اکثر سوچ بغیر نون لکھتے ہین طیار کو کوئی طاے حطی سے لکھتا ہے اور کوئی تاے فوقانی سے مگر طو کو ترجیح ہے عاشورہ بہاے مختفیہ غلط ہے عاشورا الف کے ساتھہ چاہیے عندلیپ پے سے غلط ہے عندلیب باے

سلہ مؤید الفضلا مین لکھا ہے کہ تب علتی ست معروف کہ بتازیش حمی خوانند و باے فارسی غلط ست ۱۲ ایضاح

سلہ کیونکہ شعرا نے اسکو بہادرن وغیرہ کے قافیہ کے ساتھہ استعمال کیا ہے۔ او جسکے اخوات یعنی تینون چارون وغیرہ مین بھی نون ہے ۱۲ ایضاح سلہ مگر تعجب ہے کہ جناب جلال لکھنوی نے سرمایہ زبان اُردو مین ذال کی تغلیط اور زاے ہوز کے تصحیح کی ہے اور وجہ یہ لکھی ہے کہ ذال معجمہ کا وجود جب فارسی مین بعض محققین کے نزدیک نہین ہے تو کلمات ہندیہ مین کیونکر مسلم رکھا جائے مین کہتا ہون کہ یہ لفظ ہندی الاصل نہین بلکہ مستند ہے اسکی اصل ذرہ ہے راے مشددہ کو مخفف کرکے ہاے مختفیہ کو الف سے بدل دیا ہے مستند الفاظ مین تو حروف عربیہ کے ہونے سے کسی کو انکار نہین ۱۲ ایضاح۔

تازی سے چاہیے **عید الضحٰے** غلط ہے عید اضحیٰ چاہیے **کھاری** کی یے اصلی ہے مذکر اور مونث دونون کے ساتھہ یہ لفظ یکسان مستعمل ہوتا ہے جیسے کھاری کنوان کھاری پانی کھاری شے مگر بعض لوگ غلطی سے مذکر کے ساتھہ کھارا استعمال کرجاتے ہین جیسے کھارا کنوان کھارا پانی **کُل** کو اکثر حضرات کلہ بلام مخلوط الہا لکھتے ہین یہ غلط ہے بغیر ہاے مخلوط صحیح ہے **کلیجہ** بہاے ہوز غلط ہے کلیجا الف سے لکھنا چاہیے **گزارش** اور گزر کو زاے ہوز سے لکھنا اولے ہے بلکہ بعضون کے نزدیک ذال سے لکھنا درست ہی نہین **لاچار** غلط ہے ناچار چاہیے۔ **نگہت** گاف سے غلط ہے کاف تازی سے چاہیے **ہرج** یہ بمعنی معروف بعضون کے نزدیک بہاے ہوز وسکون راے مہلہ غلط ہے **حرج** بجاے حطی وفتح راے مہلہ چاہیے مگر میرے نزدیک اُردو مین جہان فارسی ترکیب نہو ہرج کچہ مضائقہ نہین **ہونٹ** کے آخر مین متقدمین ہاے مخلوط التلفظ بہی لکھا کرتے تھے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ ردیف ہا مین لائے ہین[۱] مگر فی زماننا بعضے بغیر ہاے مخلوط لکھتے ہین **یونہین** اسکے املامین اختلاف ہے کہ واو کے بعد نون چاہیے یا نہین مگر تحقیق یہ ہے کہ لکھنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے پہلا جزو یون ہے اور لہجہ مین بہی نون باقی رہتا ہے پہر نہ لکھنے کی کوئی وجہ نہین اور بعض حضرات جو یوہی لکھتے ہین یعنی آخر مین نون نہین لکھتے صحیح نہین[۲]۔ ذوق دہلوی ؎ مین ہجر مین مرنے کے قرین ہوہی چکا تھا ؛ تم وقت پہ آپہونچے نہین ہوہی چکا تھا ؛ جو کچہ کہ ہوا ہے وہ کسطرح نہوتا ؛ حکم ازلی ذوق یونہین ہوہی چکا تھا۔ داغ دہلوی ؎ نہ ادہر مری تقدیر مین وہ دشمن دین تھا ؛ مجبور ہون اللہ کو منظور یونہین تھا۔

[۱] سخت تعجب ہے کہ جناب جلال نے اپنے لغت مین لکھا ہے کہ اس لفظ کے آخر مین جو بعضے ہاے مخلوط التلفظ بڑہا کر ہونٹھہ بولتے ہین اور لکھتے ہین مؤلف ہیچمدان کے عندیہ مین نادرست ہے مین کہتا ہون کہ جب ناسخ وغیرہ نے استعمال کیا ہے اور آجتک اہل زبان ہونٹھہ بولتے ہین تو نادرست کیون ہونے لگا اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ پیٹ بیاے مجہول کو بمعنی شکم اور پیٹ بیاے معروف کو بمعنی پشت لکھا ہے حالانکہ پشت کی ہندی پیٹہہ بہاے مخلوط ہے پیٹ بروزن بیٹ کوئی نہین بولتا ۱۲ ایضاح [۲] کیونکہ لہجہ مین بہی نون ہے اور اساتذہ نے بہی زمین وغیرہ کے قافیہ مین استعمال کیا ہے اور آجتک کسی محقق اہل زبان نے ابہی کسی کے قافیہ مین یوہی استعمال نہین کیا اور بعضونکا جو یہ خیال ہے کہ کلمہ حصر ہی ہے نہ ہین یہ محض غلط ہے ہمین تمہین مین تو بالاتفاق نون ہے اور نون لفظونکا جزو اول ہم اور تم ہے اور آخر لفظ کلمہ حصر ہی لیس یا تو ہین کو بہی کلمہ حصر کہیے یا یہ کہیے کہ ہی جو کلمہ حصر ہے کبہی اوسکے بعد نون زیادہ کرتے ہین ۱۲ الفصاحہ

تذکیر و تانیث[1]

کئی رسالے اس بحث مین تالیف ہو چکے ہین ہم اس جگہ ایسے ضروری الفاظ لکھتے ہین کہ اکثر لوگ واقف نہین **آب** چک کے معنون مین جیسے آب[2] گہر آب آہن مونث ہے اور بعضون نے جو مذکر استعمال کیا ہے وہ جمہور شعرا کے خلاف ہے ہان جہان پانی کی رعایت رکھی گئی ہو وہان مذکر بہی استعمال کرنا درست ہے۔ ناسخ ؎ زیادہ آب بقا سے بہی آب آہن تھا۔ بحر ؎ جبکہ سمجھے زندگی مرنا تہ شمشیر یار٭ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہوگیا٭ **آغوش** مذکر و مونث دونون طرح بندہا ہے مگر اکثر فصحاے حال مذکر ہی استعمال کرتے ہین **بلبل** مشترک ہے مگر اکثر فصحا مونث ہی استعمال کرتے ہین **ترشح** مذکر مونث دونو طرح بندہا ہے مگر فی زمانِنا مذکر ہی مستعمل ہے **تمکین** آتش نے مذکر استعمال کیا ہے ع کوہ سے اے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا٭ فصحاے حال مونث استعمال کرتے ہین۔ داغ ؎ بجا ہے عشق مین بے صبر مین ہون٭ رہیگی آپکی تمکین کہانتک **خراش** بیشتر مذکر ہی مستعمل ہوا ہے۔ نسیم ؎ یہانتک اوج جنون مین مجھے کمال ہوا٭ خراش ناخن دیوانگی ہلال ہوا۔ وله خراش زخم سینہ مدتون کا دور کرتا ہون٭ لپٹ جاتا ہون جب سینے سے زلف مشکبو ہو کر۔ تسلیم ؎ خراش جگر دشمن جان ہوا٭ غم عشق کا دل پہ احسان ہوا۔ مگر اکثر فصحاے حال مونث ہی کے قائل ہین **طرز** بیشتر مشترک تھا بلکہ مذکر زیادہ فصیح تھا اب مونث فصیح ہے بلکہ اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین **طوطی** جلال مفید الشعرا مین لکھتے ہین۔

---

[1] یہ وہ بحث ہی کہ ابتدا سے آجتک اختلاف چلا آتا ہے حال مین مولف نے طعن و رد البطال کے باب مین شعراے لکھنو سے استفتا کیا بہت سے نامی شعرا نے انکو مذکر کہا اور بہت سے اہل زبان نے مونث فرمایا بات یہ ہی کہ جو لفظ نظم مین بہت کم مستعمل ہوتا ہی اسمین اختلاف ہو ہی جاتا ہی ۱۲ ایضاح [2] جیسے مفید الشعرا رشحات صفیر دو پیکر دستور العمل ارمغان انہین سے مفید الشعرا جناب جلال کی تالیفات سے ہی جسکا نام پہلے کارآمد شعرا تہا یہ رسالہ باعتبار حجم اگرچہ چہوٹا ہی اور سند کے اشعار بہی بہت کم ہین مگر الفاظ اسمین اور سب رسالون سے کہین زیادہ ہین۔ چونکہ اسکا مولف نامی اساتذہ لکھنو سے ہی اور زبان حال لکھی ہے اگر بعض جگہ بمقتضاے بشریت فاحش لغزش بہی ہی مگر پہر بہی اسکو ترجیح ہی کیونکہ دوسرے رسالون کی بنا صرف تتبع پر ہے زبان قدیم و جدید و شاذ وغیرہ کی کیفیت اوسنے ظاہر نہین ہوتی رشحات صفیر مین اسکی کوشش کی گئی ہی مگر وہ بات جو مفید الشعرا مین ہی اسمین نہین اور اگر سند کے اعتبار سے دیکھیے تو انہین ہر ایک رسالہ قابل قدر ہے بلکہ رشحات کو اس وجہ سے سب پر ترجیح ہی ۱۲ ایضاح [3] اور بعضون کی یہ رائے ہی کہ آب گہر کو تو ہر جگہ مونث باندہنا چاہیے اور آب آہن مین اختیار ہے مگر مونث استعمال کرنا اولے ہے ۱۲ ایضاح

کہ کنایۃً[1] خاص کے مقام پر مذکر ہے جیسے **شعر** ہے شیشۂ سبز گرم قلقل ؎ طوطی مستونکا بولتا ہی
اور جہان پرندہ معروف مراد ہوتا ہے وہان مونث استعمال پاتا ہے۔ بحر **شعر** آئینہ ہوتا ہے منہ
دیکھکے پانی پانی ؎ طوطیان ہوتی ہین سنکر تری گفتار سفید۔ رشک **شعر** طوطی سبزۂ خط صاف
یہی کہتی ہے ؎ ہین وہی آئینۂ عارض جانان ابتک ؎ مگر یہ تحقیق جمہور شعرا کے خلاف ہے لکھنو
مین بہت ہی کم لوگ مونث بولتے ہین اور اشعار مین بیشتر مذکر ہی بندھا ہے۔ آتش **شعر** چلیگا کلک
کیا طوطی کریگا کیا سخن سازی ؎ تری رفتار بہتر ہے تری گفتار بہتر ہے۔ وزیر **شعر** صاف
بندش ایسی ہی ہر بیت آئینہ بنی ؎ دیکھتے ہی اوسکو گویا طوطی مضمون ہوا۔ بحر **شعر** سحر کی
باتین ہین غنچہ سا دہن گل ہوگیا ؎ طوطی روی مخطط صاف بلبل ہوگیا **ولہ** آگے آئینہ کے
طوطی بولتے ہین کسطرح ؎ بھول جاتے ہین ترا منہ دیکھکر تقریر ہم۔ قلق **شعر** گر نہوتا حیرتی رنگین
بیانی کا تری ؎ طوطی خط ڈہنگ اوڑالیتا لب تقریر کا **ولہ** گویا ہوسکا طوطی خط سبز بھی اب تک
اسی منہ پر ہے دعوے آپکو معجز بیانی کا **قامت** اکثر فصحاے حال مونث ہی استعمال
کرتے ہین **کف** اکثر فصحاے حال مونث ہی باندھتے ہین کف[2] پا ہو یا کف دست **معراج**
ناسخ نے مذکر استعمال ہے **ع** عزیز دگر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا ؎ مگر اکثر فصحاے حال
مونث ہی استعمال کرتے ہین **معدن** شیخصاحب کے اس مصرع سے تذکیر ثابت ہوتی ہے
ع دیکھنا لعل بدخشان کا ہے معدن آب مین۔ لیکن اور مقام سے تانیث پائی جاتی ہی ناسخ **ع**
ایکدن آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا۔ رشک **ع** تجکو گہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے
قلق **ع** مدفن کو اپنے ہیرے کی معدن بنائینگے فی الحال اکثر خواص مؤنث ہی استعمال کرتے ہین
نقاب مشترک ہے مگر تانیث زیادہ فصیح ہے اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین **فائدہ**
کبھی لفظ تذکیر و تانیث مین مبتدا یا خبر کا تابع ہوجاتا ہے۔ نسیم **شعر** کم نہین وحشت مین بھی رتبہ
مری توقیر کا ؎ پاؤن میرا مردمک ہے دیدۂ زنجیر کا۔ ناسخ **شعر** ہجر مین ہر شعلۂ شمس مجھے
ہوگیا ہے خدنگ سونے کا۔ برق **ع** قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا۔ مگر یہ تبعیت اپنے موقع
محل پر موقوف ہے عموماً جائز نہین **فائدہ** جب فعل کا فاعل مصدر کب ہوتا ہے تو محاورہ لکھنو کے

---

[1] یعنی جہان مشہور ہونے کے معنون مین مستعمل ہو جیسے فلان کا طوطی بولتا ہے یعنی اوسکا ہر طرف شہرہ ہی
۱۲ ایضاح [2] یہ تشریح اسلیے ہی کہ بعضون نے کف پا اور کف دست مین فرق کیا ہے اور ایک کو مذکر اور
دوسرے کو مونث ٹھہرایا ہے ۱۲ ایضاح

موافق وہ فعل تانیث وغیرہ مین اوس اسم کا تابع ہوجاتا ہے جو مصدر کے ساتھہ مرکب ہوا ہے اور مصدر کی علامت جو نا ہے اوسمین کچہ تغیر نہین ہوتا جیسے[1] خط لکھنا تھا چند شعر کہنا پڑے قیمت دینا ہوگی منتین کرنا پڑین۔ قلق مرحوم سے بت پرستی ہی مین گر عمر بسر کرنا تھی۔ نام اسلام کیا آپنے بدنام عبث۔ اور کبھی مصدر کا لحاظ کرکے فعل کو بھی واحد مذکر استعمال کرتے ہین جیسے شکوہ بات کرنا نہین آتے کی جگہ شکوہ بات کرنا نہین آتا۔ مگر دلی والے فعل اور مصدر دونون کو اوس اسم کا جو مصدر کے ساتھہ ملا ہے اور حقیقت مین اوسکا مفعول ہے تابع کرتے ہین اور یون بولتے ہین قیمت دینی ہوگی منتین کرنی پڑین۔ شعراے لکھنؤ نے اکثر یہان پر دہلی کی تقلید کی ہے اور مفعول کی تانیث وتذکیر کا اعتبار کرکے مصدر کی علامت مین تغیر وتبدل کیا ہے۔ ناسخ سے میرے زخمون کو اگر ٹانکے لگانے ہین تجھے۔ پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا۔ بحر سے نہ تھی امید دریاے شہادت پیر نکلین گے۔ خدا کو آبرو رکھنی بھی بیڑا پار ہونا تھا۔ امیر سے درماندگی سے جا نسکے کاروان تلک۔ کھانی تھین ٹھوکرین جو مقدر مین رہگئے۔ تسلیم سے مرے پہلو سے وہ کیونکر نہجاتے پاس غیرون کے۔ کسی جا عید ہونی تھی کہین کہرام ہونا تھا۔

ایطا

عروضیون نے لکھا ہے کہ ایطا تکرار قافیہ لفظاً و معنیً کو کہتے ہین۔ اگر کھلی کھلی تکرار نہو تو خفی ہے ورنہ جلی ہے پہلے کی مثال آب وگلاب و دانا بینا اور دوسرے کی مثال آنکھین نظرین جلا سنا وغیرہ دی ہے اول کو جائز رکھتے ہین اور دوسرے کو ناجائز لکھتے ہین۔ اب مین کہتا ہون کہ اس تعریف ومثال مین کئی خدشات ہین **اول** یہ کہ تعریف مجہول ہے خفا اور عدم خفا کی تحدید نہوئی ایک ہی لفظ مین بعضون کے نزدیک ایطاے خفی ہوسکتا ہے اور بعضون کے نزدیک جلی چنانچہ خندان گریان مین کسی نے ایطاے خفی لکھا ہے اور کسی نے ایطاے جلی ٹھہرایا ہے **دوسرے** یہ کہ دانا بینا مین ایطاے خفی کہتے ہین جلا سنا نے کیا قصور کیا ہے کہ جلی قرار دیتے ہین **تیسرے** یہ کہ آب وگلاب کو ایطا مین شامل کرنا ہی عبث ہے اسلیے کہ اختلاف

---

[1] خط لکھنا تھا اس جملے مین تھا فعل ہے اور خط لکھنا جو مصدر مرکب ہے اوسکا فاعل ہے اسیطرح چند شعر کہنا پڑے مین پڑے فعل اور چند شعر کہنا مصدر مرکب فاعل ہے اور قیمت دینا ہوگی مین قیمت دینا فاعل ہے اور ہوگی فعل ہے اور منتین کرنا پڑین مین منتین کرنا مصدر مرکب فاعل ہے اور پڑین فعل ہے اور ان جملون مین مبتدا و خبر کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے یعنی یون کہین کہ خط مبتدا ہے اور لکھنا تھا خبر چند شعر مبتدا کہنا پڑے خبر وقس علی ہذا ۱۲ ایضاح

علمیت سے معنے مختلف ہوگئے ؎ یہ کہ اگر یہ مثالین صحیح رکھی جائین تو بہت سے مستند
شعرا کے کلام نادرست ہوجائینگے۔ مومن ؎ پھر دل مین مرے لگی ہے آتش یا نالے سے
برس رہی ہے آتش ولہ اور جو یہ راز نہانی نہ کھلا ؛ جیتے جی جی مین یہ ارمان رہا ناسخ ؎
جب وادی وحشت مین گذر میرا ہوا ہے ؛ ہر ایک بگولا پے تعظیم اوٹھا ہے۔ آتش ؎
ہستی کو مثل نقش کف پا مٹا چلے ؛ عاشق نقاب شاہد مقصود اوٹھا چلے۔ نسیم لکھنوی ؎
آتشکدہ پریون نے بنا کر ؛ پھینکا اوسے پھول سا اوٹھا کر۔ سحر ؎ جگنا تھ نے آکے کلمہ پڑھا
مسلمان جبکہ فرنگی ہوا۔ بحر ؎ دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے ؛ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے
قلق ؎ چوڑیونکو نہ تم بڑھا رکھنا ؛ مہندی ہرگز نہ تم اوٹھا رکھنا۔ امیر ؎ تہنیت عید نے
جلا کے سنائی کیسی ؛ ہان مین ہان کوند کے بجلی نے ملائی کیسی۔ تسلیم ؎ دونون کو ہٹ ہے
نئی دیکھیے کیسی ٹھہرے ؛ کون ناکام رہے کسکی تمنا نکلے۔ جلال ؎ پہلو مین کسکو نیم مین وا نے
بٹھا لیا ؛ کیون لے اجل ہمین نہ جہان سے اوٹھا لیا۔ داغ دہلوی ؎ سبق ایسا پڑھا دیا
تو نے ؛ دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے۔ شمشاد لکھنوی ؎ وہ مرا دل دکھا نہین سکتے ؛
عرش اعظم ہلا نہین سکتے۔ یہ چند شعر مثال کے لیے انتخاب کیے گئے ورنہ اس قسم کے سیکڑون
شعرا اساتذہ کے دیوان مین موجود ہین ان سب پر ایطاے جلی کا عیب لگانا اور قافیہ
نادرست بتانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے قاعدہ جمہور فصحا کے کلام کا تابع ہوتا ہے نہ یہ کہ کلام جمہور
قاعدے کا پابند ہوتا ہے۔ اب مین ایطا اور اوسکی دونون قسمون کے جامع و مانع تعریف
کرتا ہون کہ قافیہ کا بعینہ لفظاً و معنیً مکرر لانا ایطا ہے اگر ایسے زوائد قافیے ٹھہرائے جائین
جو اپنی اصلی حالت پر رہے ہون جیسے رنجور[۱] مزدور نا[۲] سا وا یا الف[۳] فاعل یا تای مصدری
یا شین مصدری ہون جیسے دانا بینا و شجاعت سخاوت کاوش سازش یا انکے حذف کے
بعد اکثر[۴] مزید علیہ بےمعنی ہوجاتے ہون جیسے ادہر ادہر جدہر کدہر جہان کہان وہان یہان

[۱] رنجور و مزدور مین ور اپنی اصلی حالت پر نہین رہا او اصل مین متحرک تہا یہان ساکن ہے ۱۲ ایضاح
[۲] ناسا دا اصل مین نامہ سادہ تہا ہاے ہوز الف سے بدل گئی ہے ۱۲ ایضاح [۳] صرف الف فاعل ہو
یا اوسکے بعد نون بہی ہو جیسے خندان گریان ۱۲ ایضاح [۴] اکثر کی قید اسلیے ہے کہ متحرک الاوسط جو حالت
جمع مین ساکن الاوسط ہوجاتے ہین وہ بعد حذف علامت جمع کبھی بےمعنے بہی ہوجاتے ہین جیسے نظرین
بسکون ثانی مگر اکثر بامعنے رہتے ہین اسیطرح ین کا بہی مزید علیہ کبھی بےمعنے ہوجاتا ہے
جیسے لڑکپن بچپن ۱۲ ایضاح

اس جس کس ان جن کن ۔ یا حروف علت علامت افعال ہندی متصل بحرف اصلی ہون جیسے سنا رہا ۔ سنور ہو ۔ سنے رہے وغیرہ توان سب صورتون مین ایطائے خفی ہے ورنہ جلی ہے جیسے ہنرور سخنور ستمگر فسونگر عقلمند دردمند باغہا غنچہ ہا محبوبان معشوقان ۔ آنکھین نظرین جلتے بجھتے وغیرہ ۔ دانا درد این ایطا نہین کیونکہ الف زائد تو ہین مگر معنی مختلف ہین ایک جگہ الف فاعل ہے اور دوسری جگہ الف ندبہ ہے اسیطرح بتان ہڈیان مین بھی ایطا[1] نہین گو دونون جگہ جمع کے الف ونون ہین مگر ایک جگہ جمع فارسی ہین اور دوسری جگہ جمع ہندی ہے ۔ قلق مرحوم سے زائل نہین ہوئی تپ عشق بتان ہنوز ۔ ٹھکتی ہین سوز غم سے مری ہڈیان ہنوز ۔ اسیطرح ان اشعار مین بھی ایطا نہین ۔ وزیر سے مین سراپا مظہر اسم خدا واللہ ہون ؎ ہمصفیر واس چمن مین مرغ بسم اللہ ہون ۔ بحر سے بجرد رویشی طریقہ سے رسول اللہ کا ؎ بانہ ہیے تسمہ کمر مین دسبم اللہ کا ۔ کیونکہ بوجہ اختلاف علمیت معنی مین تکرار نرہی ۔ جب تمکو ایطا کی دونون قسمون مین اچھی طرح فرق معلوم ہوگیا تو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر فصحاے حال رنجور ومزدور دانا بینا خندان گریان شجاعت سخاوت کاوش[2] سازش جن کن ان[3] کے ایسے ایطائے خفی کو استعمال کرتے ہین اور اون حروف علت کو ہندی مین بھی روا رکھتے ہین جنکے بعد حرف وصل وخروج ہون جیسے ملا[4] یا سنا یا وغیرہ یا ایسی علامت فعل ہو جسکے حذف کرنے سے اوس فعل کا صیغہ امر نہوسکے جیسے دکہا بیٹھا انمین سے جب الف حذف کردینگے دکہہ بیٹھہ رہجائینگے سنا مٹا کے ایسے قافیون سے احتیاط[5] رکھتے ہین ۔ باقی رہے ادہرا ودہر جدہر کدہر مرا ترا وغیرہ کے ایسے قافیے انکو بھی اکثر استعمال نہین کرتے ۔ اب یہ بھی سمجھہ لینا چاہیے کہ اکثر عروض والون نے لکھاہے کہ غزل او قصیدے کے دوسرے تیسرے شعر مین وہی اوپر والا قافیہ مکرر لانا درست نہین مگر یہ قاعدۂ فارسی مین مسلم رہا اور نہ اردو مین حافظ شیراز کی ہار وست مار وست والی غزل اور عرفی وغیرہ کے

[1] بتان اور ہڈیان کے ایسے قافیے سے جسمین بظاہر ایطا ہوا اور دونون قافیون مین نازک فرق ہو احتیاط چاہیے ۱۲ ایضاح [2] امیر سے سنگدل تجکو مرے ساتہہ یہ کاوش کب تک ؎ میری سوزش کے لیے غیر سے نازش کب تک ۱۲ ایضاح [3] جلال لکھنوی سے ہوئے ہین عاشق بھی کن گلون کے کہ خود ہی شاکی ہین جن گلون کے ؎ نہین ہے وعدون مین ان گلون کے وفا کی بو اعتبار کا رنگ ۱۲ ایضاح [4] ملا یا اور سنا یا مین الف اول اگرچہ علامت ہے اصلی نہین مگر یہان روی قرار دیا گیاہے اور یے وصل اور الف آخر خروج ۱۲ ایضاح ۔

قصیدے دیکھو لو ہرگز اس قاعدے کی پابندی نہین کی ہے بہرکیف اردو مین اگر مطلع تکرار جلی سے محفوظ ہے تو بقیہ اشعار مین تکرار کچھ مضایقہ نہین نسیم دہلوی ؔ نہین شکوہ جدا ہے گو کہ ہر پارہ مرے دل کا ؛ کیا صانع نے دو ٹکڑے ازل سے لفظ قاتل کا - وزیر ؔ اشتعال آتش غم سے ہین داغ تن چراغ ؛ چار دیوار عناصر مین ہین یار روشن چراغ : رشک ؔ مجھے محروم رکھا فیض تقریر و تبسم سے ؛ اسی کا اے لب و دندان جانان شکوہ ہے تمسے ؛ ان مطلعون کے باقی اشعار کے قوافی قاتل روشن تم واقع ہوے ہین -

فوائد متفرقہ

فائدہ ہاے مختفیہ کے بعد اگر کوئی حرف[١] معنوی نہو تو اوس ہے کو الف سے بدلنا جائز ہے ناسخ ؔ ہمراہ فرقت مین سونا ہو گیا ؛ گنج مدفن کا نمونا ہو گیا ؛ لیکن یہ تبدیل اوسوقت درست ہے کہ فارسی ترکیب نہو ورنہ درست نہین جیسے نوک خامہ سواد نامہ نوک خاما سوادنا ما لکھنا غلط ہے ہان اگر ایسا مرکب ہو کہ اوسکے دونون جزو ملکر بمنزلہ کلمہ واحد ہو گئے ہون تو کچھ مضائقہ نہین جیسے بیخانا ہمسایا **فائدہ** معطوف علیہ یا معطوف اگر لفظ ہندی ہو تو حرف عطف[٢] او ملانا درست نہین رات و دن کہنا غلط ہے رات دن یا رات اور دن کہنا چاہیے **فائدہ** عین کا تقطیع سے گرانا جیسے ع ہم عندلیب ہین گلزار عشق جانان کے ع اب عاجز ہو گئے ہم تجسے اے دل ؛ سخت عیب سمجھا[٣] جاتا ہے **فائدہ** بعض حضرات اس قسم کی ترکیبونکو غلط بتاتے ہین سیکڑون تصویر ہزارون تمنا - لاکھ آدمی آیا - آنکھون کی پتلی - فرماتے ہین کہ سیکڑون ہزارون جمع ہے - تصویر تمنا واحد - لاکھ معنیً جمع - آدمی مفرد - آنکھون جمع پتلی مفرد - یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے سیکڑون تصویرین - ہزارون تمنائین - لاکھ آدمی آئے - آنکھون کی پتلیان کہنا چاہیے مگر یہ نہین جانتے کہ تصویر وغیرہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد اور جمع دونون

[١] حرف معنوی جیسے مین کے سے وغیرہ ۱۲ ایضاح [٢] اور اگر اوسکے بعد حرف معنوی رہتا ہو تو اوس ہے کو یے سے بدل دیتے ہین جیسے پروانے سے شانے سے مگر یہ تبدیل اوسوقت ہے کہ فارسی ترکیب نہو ذوق کا جو یہ شعر ہے خلاف قاعدہ ہے ؏ کوسون کیا تنگی زمانے کو ؛ کہ نہین جا ہے سر اوٹھانے کو - بوجہ اضافت فارسی زمانے کی ہے کی تبدیل درست نہین ۱۲ ایضاح [٣] بلکہ عیب کیا غلطی فاحش سمجھی جاتی ہے مگر میرے نزدیک یاے معروف کلمہ فارسی کے اسقاط سے اسکا سقوط زیادہ معیوب نہین بلکہ بعد تامل ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے گرانے سے فصاحت مین کچھ دھبا نہین لگتا فارسیون نے جابجا عین تقطیع سے گرایا ہے خصوصاً متاخرین کے کلام مین بہت ہے لغت بہار عجم سے بھی اسکا گرانا جائز نکلتا ہے ۱۲ ایضاح -

ہوسکتا ہے۔ چونکہ انمین معنیٰ جمعیت بہی پائی جاتی ہے انکی ترکیب ان الفاظ سے درست ہی
اساتذہ کے کلام اس قسم کی ترکیبون سے مالامال ہین۔ ناسخ ؔ تہی نہ امید رہائی کی دل
ناسخ کو ؎ لاکھہ زنجیر ترے گیسو خمدار کی تہی ؎ آتش ؔ عشق ناوک افگنی کرتا تھا جب وہ
شمع رو ؎ سیکڑون ہی تو دہ خاکستر پروانہ تھا۔ تسلیم لکھنوی ؔ خال و مژگان کے عشق
سے دل مین ؎ سیکڑون داغ لاکھون روزن تھا۔ جلال لکھنوی ؔ نظر آتے نہین
مجکو وہ دس منزل مین رہتے ہین ؎ مری آنکھون کی تپلی مین نگہ مین تل مین رہتے ہین ؎
مگر اسمین کوئی شک نہین کہ ایسی صورتون مین جمع فصیح ہے **فائدہ** معشوق کو جو رشک
گل و غیرت ماہ وغیرہ سے تعبیر کرتے ہین اور اوس یا وہ وغیرہ نہین لاتے تو کلام بالکل
غیر فصیح ہوجاتا ہے جیسے ع محبت ہوگئی اب رشک گل سے ع جو گھر سے اپنے رشک
ماہ نکلے۔ یون کہنا چاہیے ع محبت ہوگئی اوس رشک گل سے ع جو گھر سے میرا رشک
ماہ نکلے **فائدہ** لفظ ہر کو جمع کے ساتھ اہل زبان استعمال نہین کرتے جیسے ہر علما نے کہا
ہر عالم کہتے ہین۔ بلکہ یون کہنا چاہیے ہر عالم نے کہا ہر عالم کہتا ہے اسمین اکثر باہر والے
لغزش کہا جاتے ہین **فائدہ** لانا جو مصدر متعدی ہے اسکے مشتقات کے استعمال مین
باہر والے جو اہل زبان یا کامل زباندان نہین اکثر فاحش غلطی کرجاتے ہین اور یون بولتے
ہین مین نے یہ رسالہ لایا تمنے یہ کتابین لائین حالانکہ یون چاہیے مین یہ رسالہ لایا تم یہ کتابین
لائے۔ اس متعدی کا استعمال فعل لازم کی طرح ہے نہ تو فاعل کے ساتھ لفظ نے لانا چاہیے
اور نہ فعل کو تانیث و تذکیر و وحدت و جمع مین مفعول کا تابع کرنا چاہیے یہان فعل فاعل کا
تابع ہوتا ہے مرد کہے گا مین کتاب لایا عورت کہے گی مین کتاب لائی اس متعدی کا
حال اور افعال متعدیہ کیطرح نہین ہے **فائدہ** معروف و مجہول کا قافیہ کلام اساتذہ
مین بہت آگیا ہے۔ ناسخ ؔ مائل سُو سجود یہ تیرے حضور ہے ؎ سر میرا ورنہ یار بہت
پر غرور ہے ؎ مجکو تو یارسے ہے ہم آغوشی کا خیال ؎ وا میرے اشتیاق مین آغوش گور ہی
نسیم دہلوی ؔ سنگ تربت لال ہے میرے تن محرور کا ؎ پھول کھلاتا نہین گر کر چراغ
گور کا + مگر فی الحال قافیہ معروف و مجہول سے فصحا بہت احتیاط رکھتے ہین کیونکہ اس قسم کے قوافی
نہایت ہی بُرے معلوم ہوتے ہین **فائدہ** رَوِی متحرک ہوجانے کی صورت مین توجیہ
یعنی حرکت ماقبل روی کا اختلاف اگرچہ جائز ہے مُردہ کا قافیہ پَردہ چَلے کا قافیہ کھلے

استعمال کرسکتے ہین مگر خلاف فصاحت ہونے مین کچھ شک نہین **فائدہ** ردیف کو تلفظ مین یکسان ہونا چاہیے معنًا متحد ہو یا نہو دس مین لبس مین کے ساتھ قسمین استعمال کرسکتے ہین کیونکہ مین ردیف ہے ہر جگہ تلفظًا یکسان ہے اور انکے ساتھ مَین بفتح میم نہین لاسکتے اسیطرح ایک جگہ سیاہ اور دوسری جگہ سے آہ جیساکہ ناسخ مرحوم نے کہا ہے **شعر** کردیے خط نے ترے عارض پر نور سیاہ ؎ ہوگیا مشک کے مانند یہ کافور سیاہ ؎ پاس جو بیٹھ کے پڑہتے تھے غزل وہ گئے دن ؎ ابتو ناسخ کبھی کر آتے ہین ہم دور سے آہ - میرے نزدیک عیب سے خالی نہین کیونکہ سیاہ بفتح یا ہے اور دور سے آہ مین یے تقطیع سے گرجاتی ہے اور سیاہ ہوجاتا ہے پس دونون لفظ تلفظًا یکسان نہین رہتے[1] **فائدہ** حرف ملتوبی کا قافیہ اوس غیر ملتوبی کے ساتھ جو تلفظ مین ہو درست نہین ملے عاشق کا قافیہ دل عاشق سنوارے وطن کا قافیہ بہار وطن جائز نہین شعرانے اس قسم کے تقفیہ سے بہت احتیاط کی ہے مگر نہایت تعجب ہے کہ بعض الفاظ مین کچھ ایسا دہوکا کھاگئے کہ تقفیہ مذکورہ استعمال کرنیکو کرگئے مگر خبر تک نہوی کہ کیا کہہ گئے آجتک لوگ اس قسم کے قوافی استعمال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہمارا کلام تقفیہ ملتوبی و غیر ملتوبی سے پاک ہے مثال کے لئے ایک شعر لکہا جاتا ہے - ناسخ **شعر** آسمان کی کیا ہے طاقت جو چھڑائے لکھنؤ ؎ لکھنؤ مجہپر فدا ہے مین فدا اے لکھنؤ - ظاہر ہے کہ چھڑائے مین الف کے بعد ہمزہ اور ہمزہ کے بعد یے ہے - اور فدا اے مین الف کے بعد

---

[1] اور ناسخ مرحوم نے اسوجہ سے اسکا قافیہ باندہا ہے کہ جس لفظ کے شروع مین الف ہو اوسکے ساتھ لفظ ساکن الآخر کو متحرک کرکے اور اوس الف کو گراکے ملا سکتے ہین جیسے کر آہ بر وزن مفعول کو کرَاہ بر وزن فعول پڑہ سکتے ہین پس سے آہ مین بھی یاے ساکنہ کو متحرک کرکے الف کے ساتھ وصل کرسکتے ہین ایسی حالت مین اسکا لہجہ سیاہ کی طرح ہوجاتا ہے مگر یہ تکلف سے خالی نہین جو شخص بلا تکلف بولے گا وہ سے آہ باسقاط یا کہے گا اور کراہ مین کچھ تکلف نہین دوسرے سے آہ کی یے کو متحرک کرنا اور الف کے ساتھ ملاکے سیاہ پڑہنا فصاحت کے بھی خلاف ہے کما لایخفی علے من لہ ذوق سلیم و فہم مستقیم ۱۲ ایضاح **شعر** مگر نون اصلی کے ساتھ نون تنوین قافیہ مین بعض جگہ آگیا ہے رشک **شعر** یارسن من کے بگڑجاتا ہے ؎ کام بن بن کے بگڑجاتا ہے ؎ یہ تراڈر ہے کہ بوسون تکا کیل اڈبلکے بگڑجاتا ہے - استادی حضرت تسلیم لکھنوی **شعر** قید اپنا وہ آپ بر فن تھا ؎ حلقۂ زلف طوق گردن تھا ؎ عذر مانع نہ تھا کوئی تسلیم ؎ ترک شعر و سخن یہ قصدًا تھا ؎ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس قسم کا تقفیہ بھی فی الجملہ معیوب ہے مگر شعرا نے استعمال کیا ہے مگر اس تنوین کے سوا کوئی اور لفظ جو ملتوبی نہو قافیۂ لفظ ملتوبی واقع نہین ہوا اور اگر شعرا سے پوچھا جاے کہ سنوارے چمن کا قافیہ بہار چمن وامثال ذلک درست ہے یا نہین تو بالاتفاق یہی کہین گے کہ ہرگز درست نہین فافہم ۱۲ ایضاح

صرف ایک یے ہی جسکو بوجہ اضافت کسرہ ہی اور کسرہ کی وجہ سے وہ یے لہجہ مین ہمزہ سے بدل گئی ہی اور
اوس کسرے کا اشباع کیا گیا ہی جس سے دوسری یے صرف تلفظ مین پیدا ہوگئی ہی اوسکو کتابت
سے کچھ علاقہ نہین پس جسطرح سنواری چمن سارے چمن کا قافیہ بہار چمن درست نہین اسیطرح
چھڑائے لکھنو کا قافیہ فدائے لکھنو از روی انتظام شاعری درست نہین ہوسکتا **فائدہ** متلاشی
یعنی تلاش کنندہ مرغن یعنی روغن دار یا اس قسم کے دوسرے الفاظ جنکا مادہ عربی نہین مگر
اونکا اشتقاق بطور عربی ہوا ہی اور عام طور پر بولے جاتے ہین اونکا استعمال میرے نزدیک
کچھ مضائقہ نہین **فائدہ** ہندی لفظکی اضافت یا کوئی اور ترکیب بطور فارسی جیسے تلوار
زید قطرۂ آنسو ہرگز درست نہین اسکو یون کہنا چاہیے زید کی تلوار آنسو کا قطرہ اسیطرح جو ہندی
یعنی وہ لفظ جو عربی یا فارسی ہو اور اوسمین ہندوالون نے لفظاً یا معنیً تصرف کیا ہو اوسکو
بھی فصحا ترکیب فارسی جائز نہین رکھتے مگر یہ قاعدہ اونہین الفاظ مین ہی جنکی فارسی
مشہور ہو اگر فارسی ہی نہو یا ہو مگر مشہور نہو تو اوسکو مفرس قرار دیکر ترکیب فارسی استعمال کرتے
ہین اساتذہ کے کلام مین جا بجا ایسی ترکیبین پائی جاتی ہین ناسخ ؎ ہاتف بگفت مصرع
سال بنای آن نواب امام باڑہ سلطان خاص و عام ۱۲ امام باڑے کا ہندی لفظ ہونا
راسی ہندی کیوجہ سے ظاہر ہے پھر بھی ترکیب فارسی مستعمل ہوا آتش ؎ کسکی محرم آب
روان وہ یاد آئی ہو حباب کے جو برابر کبھی حباب آیا + محرم جن معنون مین یہان مستعمل ہوا ہی ہندی
ہے اور ترکیب فارسی موجود **فائدہ** جو شخص مرگیا ہی اوسکے نام کے ساتھ لفظ صاحب معیوب
سمجھا جاتا ہی لقب کے ساتھ کچھ مضائقہ نہین جیسے شیخ صاحب یعنی ناسخ مرحوم خواجہ
صاحب یعنے آتش مغفور **فائدہ** ہمزے کو اکثر لوگون نے یے عدد لکھا ہے

لہ بعضے اس شبہہ کو نامی شعرای حال کے نجد متمین پیش کیا بعضون نے تو صاف اقرار کر دیا کہ بیشک یہ شبہہ بہت صحیح ہی اور بعضون نے یہ جواب
دیا کہ فدای مکسور الآخر نہین بلکہ ساکن الآخر ہے وزن کی رعایت سے یے کے پہلے ہمزہ بڑھا دیا ہی مین کہتا ہون اولاً کسرۂ
اضافت کیا ہوا ثانیاً ہمزہ کی یہ وجہ قابل قبول نہین بلکہ بات یہ ہی کہ جو یے مکسور ہوتی ہی اوسکو لہجہ مین ہمزہ سے بدل دیتے
ہین جیسے فرمایش آرایش وغیرہ پس فدای کی یے کو بوجہ اضافت کسرہ دیا یای مکسور ہمزہ سے بدلگئی اور اشباع کیوجہ سے
تلفظ مین ایک دوسری یای ساکنہ پیدا ہوگئی ہے اور بعضون نے یہ کہا کہ جو یای ساکنہ بوجہ اشباع پیدا ہوئی ہی وہ بھی مکتوبی
ہی مین کہتا ہون کہ اولاً وہ یا جو اشباع کسرۂ اضافت سے پیدا ہوتی ہی اوسکو لکھتے نہین ثانیاً مورخین نے ایک ہی یے
کے عدد لیے ہین اور بعضون نے یہ جواب دیا کہ فدای کیطرح چڑھای بھی مکسور الآخر ہے اسمین بھی الف کے بعد
صرف ایک یے ہی جسکو کسرہ ہے اور اوس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہی وفیہ ما فیہ ۱۲ ایضاح

اور مین بھی پہلے او نہین کا ہمخیال تھا مگر تحقیق و تتبع سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مستقل طور پر ہو یعنی کسی حرف پر[١] نہو جیسے عطاء اللہ ضیاء اللہ تو اوسکا ایک عدد[٢] لینا چاہیے **فائدہ** جو تے دراز لکھی جاے جیسے رحمت وغیرہ اوسکے چارسیکڑے لینا چاہئین اور جو تے گول یا شکستہ لکھی جاے جیسے زبدۃ العلما ہدیۃ الشعرا تو اوسکے پانچ ہی عدد لینا چاہئین **فائدہ** آئے جائے بروزن فعلن کا املا دو طرح مروج ہے ایک یہ کہ جسطرح آؤ جاؤ مین واو پر ہمزہ لکھتے ہین اوسیطرح آئے جائے وغیرہ مین صرف ایک یے لکھکر اوسکے اوپر ہمزہ[٣] لکھہ دیتے ہین ایسی حالت مین صرف ایک یے کے عدد لینا چاہیے مورخین ہند نے جابجا ایسے الفاظ مین ایک ہی یے کے عدد لیے ہین اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو یائین لکھکر پہلی یے پر ہمزہ لکھدین فی الحال اکثر اسکا املا دو یاؤن سے دیکھا جاتا ہے ایسی حالت مین دو یاؤن کے بسین[٤] عدد لینا چاہیے کیونکہ تاریخ کی بنا کتابت[٥] پر ہے۔ **تمام شد**

---

[١] کسی حرف کے اوپر ہونے کی مثال آؤ یا ؤ وغیرہ ہے کہ واو پر ہمزہ لکھا جاتا ہے ۱۲ ایضاح [٢] ہمزے کے عدد کی بحث مؤلف نے تذکرۂ یادگار وطن مین نہایت بسط کے ساتھ لکھی ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [٣] تا یے مدورہ و طویلہ کی بحث اگرچہ ازاحۃ الاغلاط وغیرہ مین بھی مولف نے لکھی ہے مگر تذکرۂ یادگار وطن مین اس بحث کو ایسے محققانہ طور پر مع مالہ و ما علیہ لکھا ہے جو قابل دید ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [٤] عجب نہین کہ کسی کو شبہہ پیدا ہو کہ جب جائے آئے مین ایک یے لکھنا اور اوسپر ہمزہ بڑہانا جائز ہوا تو پھر اسکا قافیہ فدائے کیونکر درست ہونے لگا ہمین بھی تو ایک ہی یے ہے جسپر ہمزہ ہے جب آئے اور فدائے کی کتابت اور تلفظ یکسان ہے تو انکا تقفیہ بھی ضرور درست ہوگا اب مین کہتا ہون کہ غالباً لوگون کو یہی دہوکا کہ ملیسے قوافی استعمال کیے مگر بات یہ ہے کہ آئے جائے مین الف کے بعد ہمزہ ہے اور ہمزے کے بعد یاے ساکنہ ہے اور فدائے مین الف کے بعد صرف ایک حرف یے ہے جو لہجے مین ہمزے سے بدلگئی ہے وہان یا مکتوبی حرف خروج ہی اور یہان وصل کتابت مین یہان خروج کا نام نہین ۱۲ ایضاح [٥] یہ قاعدہ مسلمات سے ہے کہ تاریخ کی بنا کتابت پر ہی جو حرف مکتوبی ہوگا گو وہ پڑہا نجاے جیسے خود و خوش کے واو اوسکے عدد محسوب ہونگے اور جو حرف کتابت مین نہوگا گو ملفوظ ہو جیسے خرم اور ذرہ کی ایک ہی اوسکے اعداد لیے نجائینگے۔ اس قاعدے پر یہ شبہہ وارد ہوتا ہی کہ موسیٰ عیسیٰ پر الف بھی لکھا جاتا ہی اس قاعدے سے لازم آتا ہی کہ الف اور یے دونوں کے عدد لیے جائین حالانکہ الف محسوب نہین ہسکا جواب یہ ہی کہ مکتوبی سے وہ حرف مکتوبی مراد ہی جو مستقل ہو کسی حرف کے اوپر یا نیچے نہو چونکہ الف عیسیٰ وغیرہ مین یے پر لکھا جاتا ہی محسوب نہین ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ الف ممدودہ کا پہلا الف جو بخط منحنی لکھا جاتا ہے یا نون قطنی جو نیچے لکھا جاتا ہی اوسکے اعداد محسوب نہین ہوتے ۱۲ ایضاح شرح اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب یواقیت ثمین بیان و منتجب لآلی متلالی تبیان حمد حمیدیست که دُرّ غرر معانی در قاموس لغات مختلفه آفریدهٔ اوست و در بطون اصداف هفت قلزم کلمات جا بخشیدهٔ او و صحاح جواهر کلام و صراح منتهی مرام نعت محمودیست که قرآن معجز بیان بر ثبوت نبوتش دلیل ساطعست و برهان قاطع و نفائس درود و سلام بر آل و یاران او که سراج کاشانهٔ امامت اند و سرگشتگان راه ضلالت را مصباح رشادت و چراغ هدایت اما بعد میگوید خوشه‌چین ارباب ذوق محمد ظهیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی حفظه اللہ ذو الایادی بن مقبول بارگاه رب غفور جنت آرامگاه جناب شیخ سبحان علی مرحوم و مغفور که این مختصریست مفید بهر خاص و عام ازاحة الاغلاط نام در توضیح الفاظیکه اکثری را در مغلطه انداخته و در مجلس ارباب خبر مورد تشنیع ساخته و در تنقیح کلماتیکه جمعی در تحقیقش تامل ها ساختند و برخی بدون تفحص تخطیه پرداختند چون آئین من افاده نگاریست و منهاج آموزگاری در تصحیح و تحقیق آن از کلام فصحای عجم و کتب لغات مانند صحاح و صراح و شمس العلوم و قاموس و مصباح منیر و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و سراج اللغات و چراغ هدایت و بهار عجم و نفائس اللغات و هفت قلزم و کتب دیگر جید و اقدم و جستجو متکاثر بکار آورده‌ام هر چند این رساله جزویست چند اما همدمان دانند که هنگام تالیفش شبها در چراغ سرمه دیدها ساخته‌ام و بسا افتاد که در تحقیق لفظی روزها به سیر کلام اساتذه چه نظم و چه نثر پرداخته‌ام و نوبت بجائی رسید که جهت تحقیق کامل در خدمت فصحای پارس که تازه وارد هند بودند شتافتم و صحبت ایشان

دریافتم و خاطرم چنانکه میخواست مولی اسرار شگافتم و مغز سخن کافتم اگر بچشم انصاف بینی این موجز
بجویه روزگار دکوزه الیست و کشتِ صد بحر زخّار طالبان فن را سرمایهٔ هدایت ست و نظار گیان را سرمهٔ
بصیرت **قطعه** تالیف چو کردم این رساله ؛ احسنت فرشته گفت از فوق ؛ برخاست صدای آفرینها ؛
ز ارباب کمال و صاحب ذوق ؛ تاریخ بگفت هاتفِ غیب ؛ ماشاء الله افادت شوق ؛ امید که
چون ازین کتاب نفعی بردارند مولف مستهام را بدعای خیر یاد آرند **مقدمه** ذهنی نشین ست که غلط بر دو
گونه باشد **اول** غلط عام و آن اینکه همه دانان با اینکه از چگونگی الفاظ ماهر باشند دران تصرفی کنند همچو
کافر که بکسر فاست و با دلبر و خنجر قافیه آرند و این قسم معیوب مذموم نیست **دوم** غلط عوام و آن خلاف قسم
اول بود همچون تالاش بروزن شاباش که محاورهٔ ناواقفان ست پس کسانیکه غلط العام فصیح را در چرا نه
غلط عوام آرند فرقی در هر دو قسم نه انگارند و از بیخبری غلط العام و غلط العوام را متحد المعنی پندارند **مخفی**
مباد که آنچه در عرف عوام مشهور است که بجهت ضرورت شعریه تغییر لفظ از هیئت اصلیه جائز باشد اعتبار را نشاید
آورده اند که یکی از ظریفان چرا را بتشدید را استعمال کرده چون طعنه کردند گفت ـــ چو در شعر گفتن ضرورت بود
تشدید چرا نه جائز شود ؛ دانایان از تشدید تشدید وچرا خنده در خنده زدند و درین باب نقلی دیگر یعنی شعر
گفتن چه ضرور مشهور است تا بجائیکه قدما جائیکه خواستند ضرورت شعریه را روا داشتند جمهور متاخرین برانند که
متبعان را نمیرسد که لفظی خلاف لغت و لهجه استعمال فصحا بکار آرند آری در اعلام و قتیکه در تقطیع نگنجد و اشد
ضرورت باشد مضائقه ندارد بدانکه تغلیط الفاظ باعتبار همان معنی ست که درین کتاب نوشته شد ورنه
ممکن که بمعنی دیگر صحیح باشد و نیز تخطیه باعتبار عربیت فارسیت بود اگر جائی از الفاظ مغلطه موافق محاورهٔ
اهل زبان هند یابی متصرف فیه هندیان پنداری **فصل الف** آتش آنچه جمعی از فرهنگ نگاران تغلیط
فتحه تا کرده اند و نوشته اند که بکسر تاست و با دانش و غیره قافیه شده است درین شکی نیست که تخطیهٔ ایشان
محض بیجاست اگر در کلام پارسیان تفحص کنی صد هزار جا آتش را با غش و دلکش یابی آمدم بر ینکه اکثری
را در صحت کسرهٔ آن کلام ست دیگران یکسو میرزا غالب که در فارسی ید طولی داشت می نگارد که قافیه آتش
با دانش ادعائیست تا دلیذیر بعض اجلهٔ عصر و نیز دیگران درین باب تبعیت میرزا کرده اند گویم که منشای
آن عدم تفحص باشد نظامی گوید ـــ همه کارشان شر و شورِ لشکری ؛ گشته شبی گرد جهانگشکری ؛ و ملا اهری
خراسانی در قطعهٔ این بیت نوشته ـــ پیوند بستگی ست با عشق ؛ چون کسرهٔ حرف تای آتش ؛ پیداست که
این شعر ناطق ست بر کسرهٔ تای فوقانی اکنون کسی را مجال انکار کسره نماند اما حق تحقیق آنست که کسرهٔ تا بر عالم شنا
ست آری بسکون رای مهمله غلط آسیا کرده از موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و منتخب

ط [illegible] ... شاهد [illegible] ... [illegible] ... نوشته

سئله [illegible] در فرهنگ [illegible] ... از [illegible] فارسی ... غلط العام ... از زبان ... جای ... ۱۲ منه

زای مهمله خطاست فیضی فیاضی گوید ف چون دید که آزرده گشت جهاد آن آزرده چو خاک بر باد داد آزردن بفتح زای معجمه بضم آن چه مخفف آزاردن ست نظامی گوید ف دران یکسال کو فرماندهی کرد نه مرغی بلکه موری را نیازرد و در موید الفضلا نگاشته که عوام که بزای مضمومه خوانند غلط محض ست آستر بالف ممدوده ضد ابره شیخ شیراز گوید ف شنیدم که فرماندهی دادگر قبا داشتی هر دو رو آستر و استر بتخفیف مسموع نیست ندانم که در کلام فارسیان آمده یا نه جائیکه دیده ام آستر بالمد دیده ام بلکه صاحب غیاث اللغات تخطیه استر بالف مقصوره کرده و از غرائب اینکه بعض اجله عصر با ستناد این شعر خاقانی ف ز بیشان همه ساکنانش منکر چون آب ابره چو آتش استر تغلیط قول صاحب غیاث کرده آیا رب کاتبان چنانکه نوشته اند میخوانند و مفید مد را میدانند درینمقام ابره را چه نسبت ست و استر را چه ضرورت سخن کوتاه مصرع ثانی برین نهج ست ع چون آب تر و چو آتش ابتر هر کس گفتار مرا باور ندارد در شرح تحفة العراقین ملاحظه کند ابریشم بضم شین معجمه از برهان قاطع وغیره و بفتح آن خطاست نظامی گوید ف بسا مرغ را کز چمن گم کنند قفس عاج و دام از بریشم کنند و قافیه آن با معلم بفتح لام که درین شعر ملا فوقی یزدی واقع شده ف ز ان صوف سخن را بافت معلم که کشم خایه اش نبود بریشم از عالم اختلاف توجیه شمرده اند اجنه جمع جنین ست بمعنی بچه که در شکم مادر باشد نه جمع جن چنانکه عوام دانند في الصحاح الجنين الولد ما دام في البطن والجمع الاجنة و در منتخب اللغات نوشته که عوام اجنه را در جمع جن استعمال کنند و آن غلط ست اُحُد بضمتین نام کوهی بمدینه طیبه از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب و بفتح ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست اِخوان بالکسر والضم بر وزن فِعلان جمع اخ از صحاح و قاموس و مصباح منیر و تاج اللغات وغیره و عوام که بالفتح خوانند و جمع بر وزن افعال دانند خطاست ادعیه بتخفیف تحتانی ست نه بتشدید آن چه این جمع قلت ست بر وزن افعِلة ارجمند بسکون جیم مرکب ست از کلمه ارج که بمعنی قدر و مرتبه باشد و از کلمه مند که بمعنی صاحب آید از فرهنگ جهانگیری وغیره و در کشف اللغات نوشته که بضم جیم غلط ست چه در مرکبات اظهار حرکت حرف آخر کلمه اول نشاید ارقام انچه هندیان بمعنی نوشتن نگارند و این را مصدر از باب افعال انگارند بعض اجله عصر نوشته که در کتب لغات یافته نمی شود درین داوری فقیر هم با ایشان همزبان ام هر چند در صحاح جوهری و صراح و قاموس و تاج المصادر بیهقی و مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و کتب دیگر تفحص کردم نیافتم اما در استعمال فارسیان نه مرا اقرار ست نه انکار ارم ازاد باغ بعض خواص ست که ارم باغ شداد را نامند و بمعنی بهشت درست نیست گوئیم که بمعنی بهشت هم استعمال کرده اند مولانا جامی در

بدانکه هر جا که درین کتاب این لفظ آمده مراد ازان جناب جلال لکهنوی مولف منتخب اللغات باشد چون درین کتاب جابجا تغلیط قول صاحب منتخب است او رساله نوشته در جواب کرده تردید نام داده یا نام یکی از مجازیان ...

دیوان غیر منقوط گوید ؎ دارا ده وصال حورارم ؛ کاورم سرمدا سرو درارم ولہ مرسل عمر یار رسول الله
آمده سرور صدر دارم ؛ ولہ دررہ اسلام هرکو آمده ؛ کرد گار او را ده حو رارم ؛ ازدحام بزای عربی و
حای حطی ست ؛ ازدحام بزای زدلیده وهای اهید چه این مصدر عربیست ؛ در عربی زای عجمی نجاست
و ماده اش زحم بجای صحیح ست ؛ بهای هو است ازرق بتقدیم زای معجمه بر رای مهمله کبود چشم و بالکسر
خطاست چه ماده اش زرق بمعنی گربه چشم شدن بتقدیم زای معجمه است اسرار جمع سر بالفتح و بالکسر
خطاست اصطبل بالکسر و سکون با مکان بستن اسپان از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتهی الارب
و بفتح اول یا بحرکت با چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ آنکه نشتافت سوی اصطبل
زعقل گهر شناس و طبل ؛ قاآنی گوید ؎ گه رفت باصطبل وگهی گشت بدوش ؛ گاهی ز قضا شکوه و گاهی
زقدر کرد ؛ ولہ عدوی هر یکی زان پنج تن را تا ابد بادا ؛ مکان در گلخن و اصطبل و قید و منقل و نیران
تا خدای شیرازی گوید ؎ ز اصطبل و ز خرگاه و ز نوبت ؛ ز منجوق و صلیج و طبل و رایت ؛ اعجوبه بضم همزه
و سکون عین بمعنی عجیبه از قاموس وغیره بدانکه این لفظ بهمزه در کلام اساتذه بکثرت آمده و بدون همزه
اگرچه بعض محققین تخطیه اش کرده اند هم بندرت دیده شد مثال اول جامی گوید ؎ زهد گرچه هزار اعجوبه
سازی ؛ خنده طبع کودک چرب بازی ؛ میر شمس الدین فقیر در مثنوی واله و سلطان گوید ؎ اعجوبه
عالم خیال ست ؛ آئینه بطلعت کمال ست ؛ مثال ثانی محسن تاثیر گوید ؎ ای شیخ شهر با که توان
این عجوبه گفت ؛ بی پرده گشت راز نهان از روای تو ؛ چون این همه دانستی بدانکه اگر عجوبه بحذف همزه
خوانند عین را حرکت ضمه دهند نه فتحه اعرابی بالفتح منسوب باعراب که تازیان بیابان باشند گویند
از صراح وغیره و بالکسر خطاست اقربا بکسر رای مهمله جمع قریب و بضم آن که بر السنه جاریست اصحت
جاریست اقلیم بالکسر یکی از هفت بخش زمین از تاج اللغات و منتخب اللغات و کشف اللغات و خیابان
وغیره و بالفتح درست نیست اکسیر بالکسر کیمیا از قاموس و بهار عجم و هفت قلزم و بالفتح خطاست این
لفظ صحیح بعین ست کسانیکه کثیر بنای متابعه نویسند خطای فاحش کنند الآنه لفظی ست که اکثر ملایان
کتب نویسند چون با ها نام بد بهید والانه میروم و این غلط محض ست چه بعد الا ایرا ذحرف نفی معنی
ندارد و بجای الانه صرف الآن نوشتنی ست الحال بالفتح مرکب ست از الف و لام و کلمه حال و بکسر
همزه محاوره جهال ست الف لیله بسکون ثانی نام کتابی ست مشهور عوام که بحرکت آن خوانند غلط
کنند انگاشتن بکاف فارسی تصور کردن و پنداشتن از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بکاف
تازی که مشهور ست از صحت دور ست فصل بای تازی — بابل بکسر ثالث و ضم آن چنانکه در

له یعنی جانبهای در لفظ صحیح است ... ست ۱۲ منه

فرهنگهاست اما بعض اجلهٔ عصر نوشته که از کلام اساتذه جواز ضم محقق نیست چه جانب بابل گل و مل امثال آن
نامده و صاحب بهار عجم که باستدلال جواز ضم آن این هر دو شعر آورده ظهوری ـ در دکن آن چشم پیدا
میشود با باج خواه ساحران بابل ست و سلیم ـ در ره عشق ای دل از سحر و فسون غافل مباش کین
خانهٔ هر مو این صحرای چاه بابل ست و بجواب او نوشته که مثبت مدعا نیست چه وقت تحریک روی
اختلاف ما قبلش جائز داشته اند گویم که بتغیر اتصال روی هم بابل را با گل و غیره آورده اند چنانچه شیرازی گوید
ـ چه کند بنده که بر جور تحمل نکند و دل اگر تنگ شود دهر تبدل نکند و سحر گویند حرام ست درین عهد لیک
چشمت آن کرد که هاروت ببابل نکند و فیضی فیاضی گوید ـ گر بند شوی درین تسلسل و هاروت تو لی
بچاه بابل و قاآنی که در قصیده که مطلعش اینست ـ ای زلف تو پیچیده بهم از خط ترسل و بر دوش ملک
تو مرادست توسل و این شعر نوشته ـ هاروت بعزم تو اگر معتصم آید و پران بسوی عرش چه از چاه بابل
اهلی شیرازی گوید ـ دو چشم سحر سازش ز تطاول و افگنده غلغلی در چاه بابل و بالجمله بابل بضم بای
ثانیه هم مستعمل شعراست و این سخن دیگرست که کسره از ضمه افصح باشد بازرگان بفتح زای معجمه مخفف
بازارگانست و بضم آن لهجه سوقیانست زای مخفف غنه مفتوح ست نه مضموم بالشت بمعنی وجب
هندیست نه فارسی بدخشان بفتح اول و ثانی نام ولایتی ست معروف که لعل بآن منسوب ست از
کشف اللغات و برهان قاطع و بضم ثانی خطاست بروت بکسر باست و بضمتین چنانکه در عوام شهرت
دارد یا آنچه در بعض فرهنگها نوشته خطاست چه این مخفف بروت است که بکسر باست نه بضم جانوریست
که در هندی بکرا و بکری گویند و در عربی معز نامند و آنچه بز را مخصوص بمعنی معز نر و گوسپند را بمعنی معز ماده دانند
محض خطاست چه بز اسم جنس ست از آنکه نر باشد یا ماده و گوسپند اسم جنس ست شامل ست بز و میش را نر
باشد یا ماده چنانکه در عربی شاة و غنم شامل ست معز و ضان را بزرجمهر بضمتین و سکون رای مهمله و
و فتح جیم عربی و کسر میم و سکون های هوز نام وزیر نوشیروان از هفت قلزم و غیره و در عوام که بجیم
فارسی و حرکت هاست محض خطاست بسفاتج بالفتح نام دوائی ست معروف از منتخب و منتهی الارب
و برهان قاطع و هفت قلزم و بالکسر خطاست بشارت بهر سه حرکات بای موحده مژده هکذا فی
منتهی الارب فی تمشی العلوم فیها ثلاث لغات فتح الباء و ضمها و کسرها پس آنچه صاحب غیاث اللغات و
دیگران نوشته اند که بالفتح خطاست منشای آن کم التفاتی و عدم تحقیق باشد بضاعت بالکسر مایهٔ
تجارت از صراح و منتخب و مصباح منیر و تاج اللغات و منتهی الارب و موید الفضلا و بالفتح درست نیست
بغداد بالفتح نام شهریست از عراق عرب در اصل باغ داد بود بجهت آنکه پیش ازین باغی بود که

غلط محض ست از کشف اللغات وغیره **پلنگ** درنده ایست دشمن شیر که بعربی نمر نامند وانچه درعرف
عوام بمعنی یوز که بهندی چیتا گویند شهرت دارد محض غلط ست چه پلنگ از قسم شیر نیست از سراج اللغات
وخیابان وغیره **پنجاه** بالفتح صد و نیست معروف مستفاد از برهان قاطع وسراج اللغات وهفت قلزم
وبالکسر درست نیست **پنجره** بحرکت جیم قفس هر چیز که مشبک باشد از هفت قلزم وغیره مولوی جامی گوید
شعر بگرد روضهات گشتیم گستاخ ٭ دلم چون پنجره سوراخ سوراخ ٭ وبسکون جیم محاوره هند است **پوشاک** بمعنی لباس بعض اجله عصر در فارسیت آن تامل دارد گویم که صاحب بهار عجم نوشته که پوشاک
چیزهای پوشیدنی ملا طغرا در رقعات خود استعمال کرده اگر گوئی که ملا طغرا عمداً الفاظ هندیه باستعمال می آرد
گویم که جماعتی از ایرانیان بتحقیق پیوست که در پارس پوشاک باینمعنی مستعمل ست **فصل تای فوقانی**
تارک بفتح رای مهمله فرق ومیان سر آدمی وچیزیکه وقت جنگ بر سر نهند از برهان قاطع وغیره
ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید **ع** کوتاج وفا ترا بتارک ٭ دلدار توت بود مبارک ٭ منیر در مثنوی مزرع
وفا گوید **ع** با تیغ جفا ایم نه بتارک ٭ بود خونریز جانبازان مبارک ٭ وبضم ثالث درست نیست
تب بمعنی حرارت وحمی در فارسی ببای تازیست وانچه ببای فارسی شهرت دارد محاوره هند است
شعرای عجم جا با تب را بالب وغیره قافیه کرده اند چنانچه سعدی شیرازی گوید **ع** براندیشش از
امان وخیزان تب ٭ که رنجور دارد درازی شب ٭ ودیگر جا از عالم تعقب اسب وکسب نیست چه از
کتب لغات هم ببای تازی مستفاد میشود ونیز از جمعی از ایرانیان بتحقیق پیوست که لهجه اهل پارس
تب ببای عربی ست **تکرار** بالفتح ذکر نمودن وبالکسر خطاست چه مصدر یکه بر وزن تفعال آمده
مفتوح التا باشد چون تعداد وتکرار وانچه تبیان وتلقا بالکسر آمده شاذ ست فی الرضی قالوا لم یجیء تفعال
بکسر التاء الا ستة عشر اسما اثنان بمعنی المصدر وهما التبیان والتلقاء **تشنه** بفتح تاست وبالکسر خطاست
سعدی شیرازی گوید **ع** یکی در بیابان سگی تشنه یافت ٭ برون از رمق در حیاتش نیافت ٭ در این
شعر قافیه تحلیلی ست نه یافت ردیف واقع شده **تعویذ لحد** ومثنی که چون این تعویذ در کلام پارسیان
یافته نمی شود وبعض اجله عصر درین ترکیب که بطور فارسی ست وارد وگویان آورده اند تامل دارد
گویم که رسم هند ست که بر ناف لحد چیزی سازند نامش تعویذ واز ینجاست که او را التعویذ لحد نامند ودر
پارس اثری از ان نیست تا باستعمال چه رسد چون فارسیش نیست ایرادان بترکیب فارسی مضاف نقد
ندارد واین مبحث را در خاتمه ذکر کنم انشا الله تعالی **تفرقه** بفتح فوقانی وسکون فا وکسر رای مهمله جدا کردن
وبفتح ثالث خلط ست چه این مصدر ست بر وزن تفعله که بسکون فا وکسر عین باشد لمتشابمعنی معروف

بتقدیم میم بر غین و در آخر الف مقصوره و لقّا یا لمغه بها خطاست توتیا بمعنی سنگ سرمه بهر دو جا تاے
فوقانی ست و بطای مطبقه نوشتن درست نیست تیمور بادشاه مشهور صاحب غیاث اللغات و بعض
اجلهٔ عصر نوشته که این لفظ ترکی ست و چون در ترکی بعد مکسور یا و بعد مضموم واو نگارند و تلفظ در
نیارند کتابت یا و واو روا ست و تلفظ آن خطاست و نیز استشهاد کرده اند بدین رباعی سلطان
تیمور که مثل او شاه نبوده ده در هشتصد و سی و نه در آمد بوجود ده در هشتصد و هفتاد و یکی کرد خروج ده در هشتصد و
هفت کرد عالم پدرود و شعرا که در قافیه فغفور آورده اند از قبیل اشباع یا تصرف شمرده گوئیم که حق
تحقیق برعکس ست اصل نام آن بادشاه باظهار یا و واو بر وزن ذی نور ست قاضی شهاب الدین احمد
که معاصر شاه تیمور بود در تاریخ تیموری که موسوم بعجائب المقدور فی اخبار تیمور ست نوشته اسمه تیمور
بتاء مکسورة مثناة فوقانیة و یاء ساکنة مثناة تحتانیة و واو ساکنة بین میم مضمومة و راء مهملة - هذه طریقة املائه -
و فی التصریف زنة بنائه - لکن کرة الالفاظ الاعجمیة - اذا تداولها صولجان اللغة العربیة - خرطها فی الدوران
علی ابنار اوزانها - و دحرجها کیف شاء فی میدان لسانها - فقالوا فی هذا تارة تمور و اخری تمرلنگ
پیداست که اصل نام آن پادشاه تیمور بر وزن ذی نور نگاشته و تمر و غیره از تصرفات انگاشته و دیگر
ظاهرست که تحقیق چگونگی اسم احدی چنانکه مورخ معاصرش داند بدیگران چه رسد اگر از پیشینیان صد نام
ارباب فرهنگ هم خلاف صاحب عجائب المقدور نویسند اعتبار را نشاید و اینکه گویند که در ترکی بعد
کسر یا و بعد ضمه واو غیر ملفوظ باشد قاعدهٔ کلیه نیست در رباعی شاعر تر بحذف واو از قبیل تصرفات ست
چنانکه از تحقیق قاضی دریافتی بالجمله شعرا این لفظ را بر اصل خود بقافیه فغفور و امثال آن آورده اند
نه اشباع ضمه یا تصرفی کرده آمدم بر اینکه آنچه تیمور بفتح فوقانی شهرت گرفته اصلی ندارد فصل تای
مثلثه - ثمره بعض نوشته که اسکان میم جائز نیست چه در اصل بفتحتین ست بسکون ثانی خیانده
گوئیم که بقاعده که در خاتمه ذکر کنم انشاء الله در اسکان ثانی مضائقه نیست فصل جیم تازی -
جدّه بالضم اول نام شهریست مشهور بر کناره بحر مکه معظمه از صراح و قاموس و منتهی الارب و کشف
اللغات و در بعض لغت بالکسر نوشته بالجمله باین معنی بالفتح غلط ست جراحت بالکسر ریش از صراح
و منتخب اللغات و بهار عجم و غیره و بالفتح خطاست جرمانه چیزی که از مجرم گیرند مرکب ست از جرم و
آنه که کلمهٔ نسبت ست چون سالانه و ماهانه و بجای آن جریانه و جریبانه محض غلط ست جریان
بفتح جیم روان شدن آب و غیره از بهار عجم و بالکسر خطاست جزیه بالکسر آنچه از ذمی گیرند از صراح
و قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و مؤید الفضلا و بالفتح خطاست جلباب

بالکسر چادر و قمیص از منتخب اللغات و منتهی الارب و غیره و بالفتح خطاست **جمادی الاولی**
و الآخره بضم جیم و فتح دال نام دو ماه از صراح و قاموس و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی
الارب اکثری نوشته اند که بجای الاولی الاول و بجای الآخره الآخر نباید چه در توصیف جمادی که مونث
معرفه ست بکلمه الاول و الآخر که هر دو مذکرست مطابقت صفت و موصوف در تذکیر و تانیث نخواهد
ماند و نیز گویند که اطلاق کلمه ثانی آنجا باشد که برای آن ثالث نیز باشد پس بجای جمادی الآخره
جمادی الثانیه درست نباشد و نیز بجای جمادی الآخره جمادی الاخری درست ندارند فی المصباح
المنیر لا یقال جمادی الاُخری لان الاخری بمعنی الواحدة فتبناول المقدمة و المتاخرة فیحصل اللبس بل الآخرة
فتختص بالمتاخرة گوئیم که اگر در عربی درست نباشد گو مباش اما فارسیان لحاظ این قاعده ندارند جابجا
در نثر ایشان جمادی الاول و جمادی الثانی و جمادی الاخری دیده ام و جمادی الاول در نظم هم بنظر
درگذشت بلبل شیراز سراید ع بروز کاف و الف از جمادی الاول ٭ شرف الدین بخاری گوید
ع نیمه از جمادی الاول ٭ بود کاین نظم گشت مستعمل ٭ و درین لفظ تصرف دیگر هم ... ست که الف ...
مقصوره یا ست و آن بجهت اجتماع ساکنین ساقط افتد آنرا بیا بدل کردند و نیز و انستنی ست که در
اشعار عربیه توصیف جمادی بصفت مذکر جائز داشته اند تا بفارسی چه رسد آمدم بر ینکه جمادی بفتح جیم
چنانکه بر السنهٔ عوام جاریست از حلیهٔ صحت عاری ست **جمجمه** بضم هر دو جیم کاسه سر از صراح و تاج اللغات
و منتخب اللغات و بهار عجم و در کشف اللغات و موید الفضلا و غیره نوشته که اینکه مشهورست که جمجمه نام پادشاهی
بود غلط ست و در قصهٔ جمجمه که با عیسی علیه السلام بتکلم آمده بود و حال پادشاهی و مرگ خود باز نمود مراد
از جمجمه کاسه سر باشد **جنوب** بفتح اول جهت معروف از منتخب اللغات و غیره و بضمتین خطاست
جنیبت بفتح جیم و کسر نون اسب کوتل از بهار عجم و غیره و بضم اول و فتح دوم چنانکه شهرت دارد
خطاست **جواد** بتخفیف واو سخی از کشف اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و جوّاد بتشدید واو
غلط ست عرفی شیرازی گوید ع زهی جواد که تاثیر نام جان بخشش ٭ نشاند گوهر صحت بفرق
بیماری **جوراب** بواو نوعی از کفش و موزه از بهار عجم و غیره و جُرّاب بحذف واو و تشدید با هم
درست نیست **جهالت** بالفتح نادانستن از تاج اللغات و غیره و بالکسر خطاست **جهد** بالفتح کوشش
از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالکسر درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ع
دوست وفا در کمر عهد کن ٭ تا نشوی عهد شکن جهد کن ٭ امیر خسرو در لیلی مجنون گوید ع صد طعنه
سخن چو شکر و شهد ٭ نمود مگر به مثنوی جهد ٭ مولوی جامی در یوسف زلیخا گوید ع بشیرینی مکر ...

قال ابن الانباری اسماء الشهور کلها مذکرة الا جمادین فانهما مؤنثتان تقول هذه جمادی ... فیها ... جمادی ... فی شعر ... الی معنی الشهر ... کما قالوا ... درهم علی ... بمعنی الدراهم ۱۲ منه

مکس جهد؛ که آخر بند بر پایست مهد شهد؛ ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ؎ که من کردم درین اندیشه
چون جهد کم شدم آن شاه معنی را ولیعهد؛ **جهل** بالفتح نادانی از منتخب اللغات و کشف اللغات و تاج
اللغات و بالکسر خطاست ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ علم همه پیش علم او جهل؛ کار همه پیش کار او
سهل **جهنم** بفتح نون مشدده در نسخ از قاموس و منتهی الارب و کشف اللغات و تاج اللغات و بضم
نون غلط است شیخ شیراز در پندنامه گوید ؎ سرانجام جاهل جهنم بود؛ که جاهل نکو عاقبت کم بود؛
ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ؎ گیاهش تلخ نوش و زهره شبنم؛ زلال چشمه اش در دجهنم **جیب**
بالفتح گریبان و بالکسر خطاست شیخ سعدی شیرازی گوید ؎ زنخدان فرو برد چندی بجیب؛ که بخشنده
روزی فرستد زغیب؛ و شیخ علی حزین گوید ؎ از اثر پرتو آن نور غیب؛ جلوهٔ ابداع برآمد ز جیب
ثنائی گوید ؎ مرد کز عیب خویش بیخبر است؛ هنر دیگران شمارد عیب؛ جامه بیمارگان چرا
شکنند؛ آنکه بینا بی نهند در جیب؛ آری بمعنی کینه بر دامن بالکسر باشد **فصل جیم فارسی** **چرم**
بالفتح پوست از موید الفضلا و هفت قلزم و غیره و بالکسر خطاست نظامی گنجوی گوید ؎ بنا گردن
سخت و گیسخت چرم؛ که شد چون دوال رکاب تو نرم و له که بر طاسیا ترا درین خام چرم؛ به بر طاسی
من شو و حیت گرم **چهل** بکسر اول و ثانی عدد معروف و بفتح ثانی چنانکه شهرت دارد درست نیست
فردوسی در یوسف زلیخا گوید ؎ وزیران فرزانه پاک دل؛ همین و بیارش رونده چهل؛ ظهوری
در ساقی نامه گوید ؎ بمیزان دفتر گشایان دل؛ شمارش چهار است و دربیست چهل **فصل حای حطی**
حجله بفتح حا پرده که برای عروس سازند از صحاح و قاموس و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم
بالضم درست نیست **حرج** بمعنی تنگی بجای حطی و فتح را است و باین معنی هرج بهای هوز و سکون رای مهمله
چون در کلام اکابر هند آمده اگر متصرف فیه هندیان گوئی سزاست **حرکت** بسکون را از تصرفات
کابرست فوقی یزدی ؎ زبس خوش حرکت و شیرین ادا بود؛ اگر میداد تیزی خوشنما بود؛ که اخیر
ح لاجرم لبها ز حرکتهای شیرین پر شده است؛ از جمل الاصول خان آرزو و ابطال ضرورت بهار
حقارت بالفتح خواری از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست **حلام و حلان** بره و بزغاله
حاح جوهری و غیره و حلوان محاورهٔ هندیست نه عربی و فارسی **حماقت** بالفتح نادان شدن از
ب اللغات و غیره و بالکسر خطاست **حمل** بفتح اول و سکون ثانی بار شکم از صراح و کشف اللغات
موید الفضلا و تاج اللغات و منتهی الارب و بحرکت ثانی محاورهٔ هندیان است **حوالیه** مرکب از
حوالی که بفتح لام است و از ضمیر غائب ملایان مکتب که درین شعر سعدی شیرازی ؎ قطوبی لباب

ص ۵۰ این کتاب را متخر الفوائد نیز نامند ۱۲ منه ص ۹۵ تحفه مولف بهار عجم ص ۳۲ ... نوشته که حلوان بمعنی بچهٔ گوسپند غلط است ۱۲ منه

لبیت عقیق ؏ حوالیه من کل یج عمیق ؏ حوالیه را بکسر لام خوانند محض غلط کنند فی الصحاح یقال قعدوا حوله و حواله و حولیه و حوالیه و لا تقل حوالیه بکسر اللام

فصل خای معجمه

خالو برادر مادر را گویند و بمعنی شوهر خاله که در هند شهرت دارد خلاف محاوره فارسیان ست از نهر الفصاحت و غیره **خجالت** بالفتح شرم و حیا از بهار عجم و بالکسر خطاست **خجسته** بضم اول و فتح ثانی مبارک از فرهنگ جهانگیری و غیره و بکسر جیم خطاست در کلام اساتذه قافیه خجسته با شکسته و غیره بسیار آمده نظامی در لیلی مجنون گوید صبح از گل سرخ دسته میکرد ؏ روزم بنفس خجسته میکرد ؏ جامی گوید زدین کاروانی رخت بسته بعزم مصر با بخت خجسته **خدیجه** بر وزن نتیجه بفتح اول و کسر ثانی نام یکی از ازواج آن حضرت صلی الله علیه و سلم از منتهی الارب و غیره و بضم اول و فتح ثانی چنانکه عوام گویند محض غلط ست **خدیو** بکسرتین بادشاه و بزرگ از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بفتح خا محاوره ناواقفان ست **خرج** برآمدن شدن ضد دخل بجیم تازیست چه لفظ عربی ست و در عربی جیم فارسی نیامده و از ایرانیان بتحقیق پیوسته که لهجه پارسیان هم بجیم تازیست بجیم فارسی اساتذه عجم با لفظ درج و امثال ان بسیار استعمال کرده اند نظامی در شیرین خسرو گوید چو بتوان راستی را درج کردن ؏ دروغی را چه باید خرج کردن ؏ سعدی شیرازی گوید شنیدم صوفیی را زیون کرد و فرج ؏ دو دینار بر هر دو آن کرد خرج جامی گوید بهر نقدی کز ایشان خرج سازم ؏ ز حکمت تازه گنجی درج سازم ؏ آری خرچ بجیم فارسی از عالم تصرفات هندیانست **خرد** کوچک ضد بزرگ صحیح بی واوست از فرهنگ جهانگیری و بهار عجم **خرسند** شادمان صحیح بی واوست **خرم** شادمان بدون واو نوشتنی ست **خروش** بضمتین بانگ و فریاد از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بهار عجم و بفتح اول درست نیست **خزان** بالفتح نام فصلیست از فصول اربعه از کشف اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بالکسر خطاست **خزانه** بالکسر گنجینه و بالفتح غلط ست کذا فی الصراح و القاموس **خزف** سفال املای آن بزای هوز ست و بذال شخذ چنانکه اکثر بیخبران نویسند غلط ست **خساره** بالفتح زیان از صراح و منتخب و بالکسر درست نیست **خسرو** بفتح رای مهمله نام پادشاهی از پادشاهان کیان پسر سیاوش بن کاوس که او را کیخسرو نامند و نیز نام پرویز بن هرمز عاشق شیرین و هر پادشاه صاحب شوکت را هم گویند از برهان قاطع و غیره فردوسی گوید بدو گفت ای گیو خسرو منم ؏ جهان را یکی مژده نو منم ؏ نظامی گوید ترازوی که مارا داد خسرو ؏ یکی سر دارد و آن نیز بر جو جامی گوید کهن شد قصه شیرین و خسرو ؏ بشیرینی نشانم خسرو نو ؏ خدای شیرازی گوید

تو هم ساقی ز عکس چهر خسرو نگگن در ساغر بجاده په تو **خضر** بالکسر بفتح اول وکسر ثانی نام بزرگی معروف
از صحاح جوهری وغیره وبکسر اول وفتح ثانی از تصرفات همه وانان عجم ست قاآنی گوید **ع** صد مرتبه
گر رود بتر از زهر هلاهل نگاگر زانکه فتد عکس تو در آب خضر **ع** وله مراکه هست خضر ست وچون تو خضر رسد
بکوشم از دل وجان تا بنوشم آب خضر تو هم او در قصیده دیگر گوید **ع** بچشم آب زدش مصطفی ز چشمه نوش
چنانکه سوخت چو آتش ز رشک آب خضر شود مدار قافیه بر فتح ماقبل روی ست چون اثر وشجر ونظر وامثال آن
وشعرای هند هم خضر را با سفر وغیره جابجا آورده اند وانچه بعض اجله عصر بفتح ثانی درست نداشته اعتبار را نشاید
واینکه نگاشته که در کلام شعرای پارس بسکون ثانی ست یا بکسر آن وبفتح که بطریق شذوذ آمده از قبیل
تقفیه غزل با گل ست گویم که اختلاف توجیه از عیوب ست قدما بعض جا ارتکابش کرده اند اما متاخرین
بوجهی جایز ندارند تا به قاآنی که از فصحای متاخرین ست چه رسد بالجمله خضر بفتح ضاد از عالم تصرفات اکابر
است نه از قبیل ارتکاب فحش عیوب **خلوت** بالفتح تنهائی از صراح وتاج اللغات ومنتهی الارب وکشف
اللغات وبهار عجم وبالکسر خطاست **خلعت** بالکسر جامهٔ دوخته که کسی را بپوشانند از قاموس ومنتخب اللغات
وتاج اللغات ومنتهی الارب وبهار عجم وبالفتح درست نیست **خمار** بالفتح وتشدید میم میفروش از منتهی الارب
وغیره وبالضم خطاست **خهی** بفتح اول وکسر ثانی کلمهٔ تحسین از بهار عجم وغیره وبکسر اول چنانکه شهرت دارد
درست نیست **خیمه** بالفتح خانهٔ معروف از منتخب اللغات وتاج اللغات ومنتهی الارب وکشف اللغات
وبهار عجم وبالکسر خطاست **فصل دال مهمله** — **دربار** بعض مولفین نوشته که دربار بمعنی مجلس سلاطین وامرا
مصطلح هندیانست نه فارسیان آری کسی که هندی نژاد باشد وبصحبت اهل زبان هم نه رسیده ونه سیر کلام
اساتذه کرده چگونه روا باشد که در لفظی حکم عدم فارسیت کند وبه دیگران خنده زند سخن کوتاه این لفظ بمعنی
در فارس شایع ست چنانچه لسان الملک میرزا محمد تقی سپهر در ناسخ التواریخ نوشته که این قصه نیز در حضرت
مهد علیا وامرای دربار معروض داشت **درع** بمعنی گز خلاف محاورهٔ فارسیانست بجایش ذراع
استعمال کردنی ست **دُرُود** بضمتین معروف از کشف اللغات ومؤید الفضلا وفرهنگ جهانگیری و
برهان قاطع وبهار عجم وبفتح دال خطاست **دریغ** بکسرتین افسوس وبفتح اول خطاست **دکان** در
مؤید الفضلا نوشته که بواو خطاست ودر بهار عجم آورده که لفظا وکتابت آن بواو بعد الدال غلط فاحش
ست ودر خیابان ست که لفظ دکان بتشدید کاف معروف وبتخفیف استعمال فارسیان ست واینکه اکثر
مردم هندوستان دوکان بواو خوانند ونویسند غلط محض ست **دوات** بر وزن نبات ظرفی که
در آن سیاهی کنند از بهار عجم وغیره ودواوات بزیادت الف بعد دال غلط ست اهلی شیرازی در شعری

سحر بابل گوید ؎ چون نشد از تجربه حاصل دوات ٭ از فره کلک کن و حاصل دوات ٭ جامی گوید
؎ ز سرخی هر کی بوده دواتے ٭ نوشتی از غمش خط نجاتے ٭ ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎
پیچید بسان نامه بر خویش ٭ بنهاد دوات و خامه در پیش ٭ قاسمی در شاهنامه گوید ؎ نے
کلک من در فشان از دوات ٭ نمودار خضر ست و آب حیات ٭ کلیم گوید ؎ ز شوق شاهد معنی همیشه
همچو دوات ٭ براه عالم بالاست چشم حیرت من ٭ غنیمت گوید ؎ قلم نوشت جز بیتابی دل ٭ دوات
بود حلق مرغ بسمل ٭ دوچار ناگاه ملاقات شدن بضم اول و خفای ثانی بر وزن خمار از برهان قاطع
وغیره و باظهار واو خطاست حکیم قاآنی گوید ؎ چنانکه من زرخ ماه خود تابم مهر ٭ بصد بلا اگرم عشق
او دوچار کند ٭ دُهل بضم اول و ثانی سازیست معروف که در هندی ڈهول گویند از کشف اللغات
و فرهنگ رشیدی و بهار عجم و بفتح ثانی خطاست نظامی گوید ؎ صبا بلبلان را دریده دُهل
ز نامحرمان روی پوشیده گل ٭ سعدی گوید ؎ تقلب کند سیر بر بوی گل ٭ فرو ماند آواز چنگ
از دهل ٭ ملا هاتفی در ظفرنامه گوید ؎ دهلزن فراموش کرد از دُهل ٭ بگردن دوالش بگردید غل
حزین گوید ؎ ز افسون چرخ دریده دُهل ٭ چرا ای تهی مغز خندی چو گل **فصل ذال معجمه** ذکا
بالفتح زیرک شدن و تیزی طبع از منتخب اللغات و منتهی الارب و مؤید الفضلا و باین معنی بالضم خطاست
ذو الفقار بفتح فا نام شمشیر امیر المؤمنین علی رضی الله عنه خان آرزو در خیابان نوشته و اینکه بکسر فا
شهرت دارد خطاست انتهی عامه اعتقاد دارند که دو سر داشت و این خلاف واقعست اما لشعرا قول
عامه عمل کنند و دو سر بندند میرزا صائبا گوید ؎ ما را خیال جنگ و سر کارزار نیست ٭ ور نه دل دو نیم
کم از ذوالفقار نیست **فصل رای مهمله** - **رائشی** رشوت دهنده و رشوت ستاننده را مرتشی بباید
و رائشی بمعنی رشوت ستاننده غلط ست **رجا** بالفتح امیدوار شدن از تاج اللغات و منتخب اللغات
و کشف اللغات و بالکسر خطاست **رستم** صاحب مخزن الفوائد نوشته رستم که برای مضموم شهرت دارد
غلط ست صحیح برای مفتوح ست وجه تسمیه اش اینکه مادرش رادکه دختر مهراب کابلی بود درد وایه نام داشت
وقت زادن بنهایت شدت درد زه جان بلب بود چون بار نهاد بی اختیار از زبانش بر آمد که رستم
ای رها شدم همون لقبش گردید انتهی بدانکه چون این وجه تسمیه مبنی بر بعضی این لفظ را بالضم اول
غلط پندارند و ندانند که اشباع آن بواو چنانکه در کلام قدما واقع شده صریح دال ست بر ضمه آن غافلے
گوید ؎ قاتل ضحاک کیست جز پسر آبتین ٭ بچه سیمرغ کیست جز پدر روستم ٭ و فرهنگ نگاران
هم بضم اول نوشته اند و صاحب بهار عجم روستم بواو بعد الرا را مشبع رستم نوشته **رعایا** بالفتح

جمع رعیت و بالکسر خطاست رعیت بفتح اول و کسر ثانی از قاموس و منتهی الارب و غیره بفتح
عین خطاست رفاقت بالفتح همراهی کردن از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست رفعت
بالکسر بلندی قدر و مرتبه از قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب بالفتح خطاست رقابت بالفتح
نگهبانی از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست رمل بفتح اول و سکون ثانی نام علمی ست از
منتخب اللغات و غیره شفیعای اثر شیرازی گوید ؎ توانی در دل من کرد تخمین داغ هجران را
بعلم رمل بشناسی اگر رنگ بیابان را ۞ و بحرکت ثانی درست نیست و آنچه از منتهی الارب بالتحریک
مستفاد میشود زلت قلم جامع ست رنگرز صباغ در سراج اللغات نوشته که رنگریز بزیادت تحتانی
بجای رنگرز غلط ست روغن زرد از اهل زبان بتحقیق پیوست که روغن زرد بجای روغن
گاو و غیره محاورهٔ فارسیان نیست رها بالفتح خلاص و بالکسر درست نباشد رهن بالفتح گرو داشتن
از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست فصل زای معجمه زجر بالفتح باز داشتن و نهی کردن
از صراح و منتخب اللغات و کشف اللغات و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست سعدی گوید ؎
بتشنیع و دشنام و آشوب و زجر ۞ سپید از سیه فرق کردم چو فجر ۞ زردشت بالفتح و ضم دال
نام شخصیکه دعوی نبوت کرده و دین آتش پرستی را رواج داده گاهی دال را بتای فوقانی بدل کرده
زرتشت نامند از برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح دال غلط ست فردوسی طوسی راست ؎
همی خواند آن ژند زردشت را ۞ به یزدان کهی آورد پشت را ۞ نظامی گوید ؎ فریب بت پرستان
بفکن از مشت ۞ فسون خوانی مکن چون ژند زرتشت ۞ هم او گوید ؎ چو بشکست بر هیربد پشت را
بر انداخت آیین زرتشت را ۞ جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ بود با همه سالها هم نشست ۞ تا برافروخت
آتش زردشت زره بکسر جامهٔ باشد که از حلقهای آهنین سازند و روز جنگ پوشند از کشف اللغات
و مؤید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و نفائس اللغات و بفتح
ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ در معرکه که جلوه ده شد ۞ جوشن زنخدنگ او
زره شد زله بالفتح پس خورده از فرهنگ جهانگیری و بهار عجم و بالضم خطاست زیادتی در غیاث
اللغات نوشته که بیای تحتانی زائده محاورهٔ عوام ست گویم که در کلام فصحا جابجا در آخر مصادر عربیه زیادت
تحتانی ست و این هم از آن قبیل ست میرزا صائبا گوید ؎ برجسم آنقدر که فزودیم هیچ شمع ۞
شد مایهٔ زیادتی آتش دو آه ما ۞ وله ؎ بزیر خاک غمی را برم دم در ویش ۞ اگر زیادتی هست حسرتی
چندست فصل سین مهمله سائس بر وزن آتش و شش بر وزن رئیس خادم اسپ کشف اللغات

و غیره مولوی روم گوید ساعیی کردی در آخر آن غلام که کیک سلطان سلاطین بود نام عسل
ه ای ئیس مرکبانت سائس نجم رواق هادی غلام آستانت خسرو زرین مجن او و سائس در کلام
اساتذه یافته نشد بلکه اکثر محققین تخطیه اش هم کرده اند ندانم که عبدالواسع هانسوی از کجا سائیس را اشیع
نموده نوشت **سباق** بالکسر یکدیگر پیشی کردن از منتخب اللغات و غیره و بالفتح درست نیست
سپردن بکسرتین و بضم آن و بفتح مسموع نیست **سبک** بفتح اول و ضم دوم ضد گران از برهان و
سراج و بهار عجم و بضمتین درست نیست **ستور** بضم اول و ثانی جانور چهار پا به خصوص اسپ و شتر و خر
از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بکسر سین و فتح فوقانی خطاست
چنانچه خان آرزو در سراج اللغات نوشته که اینکه بعضی ستور بفتح تا خوانند غلط محض ست **ستوه**
بضم اول و ثانی عاجز شده و تنگ آمده از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و سراج اللغات و
هفت قلزم و بکسر اول و ضم ثانی خطاست **سجاف** بالکسر بر وزن غلاف بدون نون آنچه بر
اطراف جامها دوزند مولوی روم گوید در حیا پنهان شدم همچون سجاف ناگهان بجهم ز زیر
این لحاف و سنجاف بنون لهجهٔ اردو گویانست نه محاورهٔ فارسیان و از ینجاست که اکثر محققین
تغلیط سنجاف مع النون کرده اند **سدره** بالکسر درخت کنار سدرة المنتهی درخت کناریست که بر
آسمان هفتم از قاموس و تاج اللغات و منتخب و منتهی الارب و کشف و بهار عجم و بالفتح غلط ست
سراب بالفتح بر وزن خراب ریگ بیابان که در تاب مهر و ماه بسان آب نماید از کشف اللغات
و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم و بالضم غلط ست **سرکار** لفظی ست معروف تعظیمی شیخ
علی حزین نوشته نثر در اکثر سرکار ملازم شده داخل سپاه گشته و هم او رقمزده نثر برای رئیس قلمان
آن ده نفر خلعتی از سرکار محمد شاه معین شده بود که ارسال گردد و ناخدای شیرازی در مثنوی انیس العاشقین
این نثر نگاشته در مدح سرکار عظمت مدار نواب گردون وقار نواب حسن الله خان بهادر گوید بیت
کسی که باین معنی لفظ هندی انگاشته و شعرای هند که بترکیب فارسی آورده اند از قبیل خطا
پنداشته همانا بر کلام اساتذه و سفرنامها و تذکرهای اهل زبان نظری ندارد و باوصف قلت تتبع دیگران
را از مخطیان پندارد **سروش** بضمتین فرشته که پیغام آرد عموماً و جبرئیل علیه السلام را نامند خصوصاً
از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح اول درست نیست **سفید**
بفتح اول و کسر ثانی و بضم اول خطاست **سلاح** بالکسر آله حرب از صراح و تاج اللغات و منتخب اللغات
و منتهی الارب و بهار عجم و باین معنی بالفتح خطاست **سلک** بعض اجله عصر نوشته که سلک بمعنی

رشته است و بمعنی سدل که بهندی لری نامند درست ندارد گویم که آری معنی حقیقیش رشته باشد فی الصحاح السمط الخیط ما دام فیه الخرز و الا فهو سلک انتهی امّا مجازاً بمعنی سدل هم گرفته اند قاآنی گوید گوهر نظم دل آرای ترا قاآنی بو راستی گرچه بسلک گهر آمیخته اند و له رخت ظفر آنجاست که تخت تو نهند تخت تو سلک گهر آنجاست که کلک تو نهد گام ٭ سمت بالفتح راه راست و روش نیکو و جانب از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و بالکسر خطاست ٭ سموم بفتح اول باد گرم از صراح و تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بهار عجم و بضم آن خطاست ٭ سن بالفتح بجای سنه بمعنی سال با وجود تفحص در کلام فارسیان یافته نشد و نه از ایرانیان وارد هند مسموع شده آری صاحب بهار عجم ازین شعر و الهروی استناد کرده توقف تو درین سن بکام خواهش باشد بود دعای آنکه نفوس پیر ناصواب بر آید لو اما چون نیک بنگرند درینجا سن بالکسر بمعنی عمر باشد و کسانی که سن را مخفف سنه گویند چه درین باب استعمال فصحا ضرور است کوتاهی سخن در صحت ٭ سن بالفتح تال ثبت معروف بیخبران دانند که این لفظ هندی ست قاآنی گوید آفتاب خاوری چون نوعروس سوگوار بر سر از گردون نیلگون معجر گرفت ٭ سه بالکسر و خفای ها عدد معروف از بهار عجم و غیره فردوسی در یوسف زلیخا گوید شنیدم ز گوینده دلفروز که یوسف بچاه اندرون بد سه روز خاقانی گوید بعد از سه نتیجه زاد و الشان بعد از سه کتب سید فرقان نظامی در لیلی مجنون گوید چون یک دو سه روز جستجو کرد وز هر نفری سراغ او کرد و جائی که ها مختفیه در تقطیع محسوب شود با شباع سین باید خواند نه باظهار ها چنانکه درین شعر بدر چاچی دایه مهر را بهر بلوغ سه پسر تو خوابگاه چار زن در زیر این نه شوهر ست و آنانکه از تحقیق بهره ندارند در امثال شعر بدر چاچی سه را باظهار ها خوانند و فرمایند که بحرکه و چه و نه در همه جا ما قبل های مختفی مفتوح باشد چنانکه در رساله ها نوشته پس کلمه ما قبل را بکسر خوانند یا باز های مختفی گفتن یعنی چه نند که مقتضای آن عدم تدبر است و بدیهی ست که شمس قیس خوارزمی در معیار العجم جز چهار کلمه را ازین قاعده استثنا کرده ٭ سهولت بضمتین آسانی از صحاح و غیره و بفتح اول با سهولیت بزیادت تحتانی خطاست ٭ سهی بفتح اول و کسر دوم راست از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بکسرتین خطاست

فصل شین معجمه

٭ شارک بفتح رای مهمله پرنده ایست که مانند طوطی سخن گوید و آنرا در هندوستان مینا نامند و بضم ثالث که شهرت دارد خطاست منیر گوید سخن چون سر کنم از وصف شارک بود بر من سخن سنجی مبارک ٭ شائق فی الصراح الشائق هو المشوق و المشوق هو العاشق و از ینجاست

سال بالفتح و نیز بتازی بمعنی سال [illegible] از فرهنگ [illegible] چنانکه از [illegible] بیاست [illegible] سال [illegible] کرده [illegible]

اکثر ارباب علم در شائق بمعنی شوق دارنده تأمل دارند و بعض اجلهٔ عصر هم نوشته که شائق عاشق المیتوان
گفت چه از کتب لغات و کلام اساتذهٔ پارسی جواز اطلاق شائق بر عاشق مستفاد نمی‌شود گوئیم که در
منتهی الارب ترجمه شائق آرزمند هم نوشته اگر خلاف لغات دیگر باشد گو باش اما در استعمال فارسیان
شکی نیست شیخ علی حزین نوشته **شعر** اگرچه خود نمی‌گفت اما بصحبت آن بغایت شائق قاآنی گوید
شاه پرستم نه مال و جاه پرستم ۱۲ عاشق گنجینه ام نه شائق اژدر **وله** شائق فردوس نیست عاشق یزدان
مائل قبار نیست حامل افسر **وله** مطیع درگه او راز ما نه شائق خدمت ۱۲ گدای حضرت او راستاره عاشق
فرمان **شجاعت** بالفتح دلیری از منتهی الارب وغیره و بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست **شرف**
بفتحتین بزرگی بالمعنی بسکون ثانی چنانکه مشهور شده خطاست حافظ شیراز فرماید طالع اگر مدد کند
دامنش آورم بکف ۱۲ گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف **شست** بالفتح بر وزن دست
قلابی باشد که بدان ماهی گیرند از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع
و سراج اللغات و بهار عجم و نفائس اللغات و هفت قلزم و بالکسر خطاست نظامی در شیرین خسرو گوید
در آب از گیسوان انداخته شست ۱۲ نه ماهی بلکه ماه آورده در دست **شطرنج** بازیست معروف
دانستنی ست که فارسیان این لفظ را بالفتح شین خوانند کما فی مؤید الفضلا و در عربی بالکسر صاحب صراح
و قاموس و تاج اللغات و دیگر اهل لغات عربیه قافله در قافله تخطیه بفتح شین کرده اند اما بعض بالفتح هم
جائز داشته اند **شفا** بالکسر صحت از منتخب اللغات وغیره و بالفتح بالمعنی خطاست **شفقت** بسکون
ثانی مستعمل فارسیانست سعدی گوید **نظم** برآورد فریاد خواند ۱۲ که رحمت برافتاد و شفقت نماند
شکوه در اصل شکوی بر وزن دعوی بود فارسیان الف را بها بدل کردند و آنچه صاحب غیاث اللغات
نوشته که شکوه بها نوشتن خطاست اعتبار را نشاید شریف طهرانی گوید دل عبث لب بشکوه
وا نکند ۱۲ شیشه تا نشکند صدا نکند ۱۲ وصف مشهدی گوید دلم ز داغ تو میسوزد از که شکوه کنم ۱۲ بخانه
آتشم از شمع محفل افتاده است ۱۲ شفائی اصفهانی گوید یک لحظه خبر داشت مرا داوری محشر ۱۲ این شکوه
جانسوز بمحشر دگر افتاد ۱۲ قاسم دیوانه گوید لب خموش و شکوه در دل چاره تا کردنی ست ۱۲ مانده
در منزل کلید و قفل در وا کردنی ست ۱۲ ملک قمی گوید صد ستم دیدی ملک یکبار سر کن شکوهٔ ۱۲
نیستی شرمندهٔ لطف زبانت لال چیست ۱۲ سلیم گوید از یار مصلحت نیست آهنگ شکوه کردن ۱۲
چون وقت بحلقه با دیوار گوش دارد ۱۲ ظهوری گوید نی مکحل کرد چشم و نی معطر شد دماغ ۱۲ شکوه
بیرحمی با دو صبا خواهم نوشت ۱۲ عرفی گوید چون زخم تازه دوخته از خون لبالبم ۱۲ ای وای گر بشکوه

... تقطیع لازم آید و این عیبی است فاحش ۱۲ منه

شود تحتانیم شمشیر بعض اجله عصر نوشته که شمشیر بیای مجهول ست و این شعر عسجدی در سند آورده
؎ چون شاه تکبیر دیکبت اندر شمشیر ٭ از بیم بفگند ز کفها شم شیر ٭ و آنچه شعرای هند تقفیهٔ شمشیر با تیر و زنجیر
کرده اند از قبیل عیوب پنداشته گویم آری در اصل بیای مجهول است چه مرکب ست از شم و شیر چنانکه
فرهنگ نگاران نگاشته اند اما چون در لهجهٔ ایرانیان بیای معروف تغیر یافت جابجا شمشیر با تیر وغیره آمده
جلال اسیر ؎ همتم را ترک عالم کمتر از تسخیر نیست ٭ عشق بی طالع کم از اقبال عالمگیر نیست ٭ کعبه جو گردیده
ام میخواهم از سرطی کنم ٭ راه صحرائی که کمتر از دم شمشیر نیست ٭ قاسم دیوانه ؎ عشق در ویرانی دل تا سر
تعمیر داشت ٭ خانه را عنکبوت از جوهر شمشیر داشت ٭ کلیم ؎ عشقت کمی از چاره و تدبیر ندارد ٭ در
گرمی تب مروحه تاثیر ندارد ٭ ایمن ترم از چشم تو تا رنجه مژگان ٭ من بندهٔ آن ترک که شمشیر ندارد ٭ میرزا
صائب ؎ سهل شمر همت پیران با تدبیر را ٭ کز کمال بال و پر پروانه باشد تیر را ٭ عقل کامل میشود
از کم و بیش روزگار ٭ آب و آتش میکند صاحب برش شمشیر را ٭ حزین ؎ سیه چشمی دلم را انبی
تسخیر مے آید ٭ غزالے در هوای صید این نخچیر مے آید ٭ خضر را چشمهٔ سار زندگانی باد ارزانی ٭ مرا
آب حیات از جوهر شمشیر مے آید ٭ و در ارد و گویان از میر و سودا و ناسخ و آتش تا امیر و تسلیم و داغ
هیچ استاد کسی نیست که شمشیر را با تیر وغیره نه آورده اگر گوئی که ارد و گویان از تقفیهٔ مجهول با معروف
اجتناب دارند استعمالش یعنی چه گویم که چون در لهجه فصحاے هند هم بیای معروف ست در تقفیه آن با
زنجیر وغیره مضائقه ندارند شمه بفتح اول و تشدید میم مفتوحه بوی اندک از منتخب اللغات وغیره و بمعنی اندکے
مجاز ست کمافی بهار عجم و آنچه در عرف عوام بالکسر شهرت دارد خطاست **شنبه** بکسر بای موحده
و اظهار ها نام روز اول هفته از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم وغیره و اخوات
هم بهمین نهج باشد نظامی در هفت پیکر گوید ؎ از دگر روز هفته آن به بود ٭ تا ف هفته گر سه شنبه بود
ظهوری در ساقی نامه گوید ؎ ز عهد جم ایام رندان به است ٭ که سال و مه و هفته پر شنبه است ٭
منیر در مثنوی رمز و ایما گوید ؎ بود کیفیتش عید که دمه ٭ شب جمعه شود ز و صبح شنبه ٭ و فصحاے
محاورهٔ هند یاانست **شنیدن** بفتح اول سخن را گوش کردن و بوئیدن از موید الفضلا و برهان
قاطع و هفت قلزم و بضم شین چنانکه شهرت دارد غلط ست و نیز دانستنی ست آنانکه از معنی ثانی خبر ندارند
اندرین شعر سعدی شیرازی ؎ ز مصرش بوی پیراهن شنیدی ٭ چرا در چاه کنعانش ندیدی
بجای شنیدی شمیدی بمیم خوانند و ندانند که شمیدن بمعنی در هم شدن است و بمعنی بو کردن اکثر درست
ندارند اما درین باب حق آنست آنچه خان آرزو در رساله زوائد الفوائد نوشته که بمعنی بوئیدن

ماخوذ از شمر که لفظ عربی ست از عالم طلبیدن و فهمیدن درست توان شد لکن در کلام فصحا سند ان
دیده نشد **شهاب** بالکسر نام کوکبی که بسان شعله بر فلک سید و د از موید الفضلا وغیره و باین معنی
بالفتح خطاست **فصل صاد مهمله** — **صعوبت** بضمتین دشواری از منتخب اللغات وغیره و بالفتح
درست نیست **صف** بمعنی بوریا هند بیست نه عربی و فارسی کسانیکه صف ما تم بمعنی بوریای ماتم آورده
اند خطا کرده اند ازین ضعف ماتم بمعنی قطار ماتم مضایقه ندارد **صوب** بالفتح طرف و جانب و بالضم خطاست
فصل ضاد معجمه — **ضحاک** بفتح اول و تشدید ثانی نام بادشاهی معروف از قاموس و منتخب اللغات و کشف اللغات
و موید الفضلا و بالضم خطاست **فصل طای مهمله** — **طرفة العین** بالفتح یکبار بر هم زدن چشم و بضم اول چنانکه از نسخه جات
از صحت عاریست چه مرکب ست از طرفه که بالفتح ست بمعنی یکبار چشم بر هم زدن و کلمه عین فی منتهی الارب
طرفه بالفتح یکبار جنبانیدن پلک چشم را یقال هو اسرع من طرفة عین **طمانینت** بالضم و کسر نون اول
و سکون تحتانی و فتح نون ثانی آرام از منتخب اللغات وغیره و بالفتح یا بحذف نون ثانی خطاست و عجب ست
از صاحب غیاث اللغات که معنی عبارت صراح نه فهمیده و از ان کتاب حکم جواز حذف احدی النونین
بر آورده ماده قضیه اینکه صاحب صراح نوشته طمینة تصغیر طمانیة بحذف احدی النونین لاینهار زایده پُر
ظاهر ست که حکم حذف احدی النونین در مصغر ست نه در نفس مکبر **فصل ظای معجمه** — **ظلمات**
بسکون لام از تصرفات اساتذه است رکسے که تخطیه اش کرده از تحقیقات نصیبی ندار حزین گوید ؎
ازین زندان ظلماتے برون آور سرای عاقل را که انوار صفا در محفل روحانیان بینی **فصل عین**
مهمله — **عادی** بمعنی عادت گیرنده خطاست بیخبران دانند که صیغه اسم فاعل ست از عادت و
نفهمند که کجا عادت و کجا عادی آن اجوفست و این ناقص **عاشورا** در آخر الف روز دهم محرم الحرام
و عاشوره بجای الف های مختفی نوشتن غلطست آری عاشور بحذف الف هم آمده و نیز دانستنی ست
که عشره بجای عاشوره اصلی ندارد چه مجموع ده روز را عشره گویند عام ازینکه عشره رمضان باشد
یا محرم وغیره **عبا** بالفتح نام پوششے معروف از منتخب اللغات و کشف اللغات و بهار عجم و بالکسر خطا
است **عجز** بالفتح ناتوانی از منتخب اللغات و کشف اللغات و موید الفضلا و بهار عجم وغیره و باین معنی
بالکسر غلطست و آنچه صاحب غیاث اللغات باین معنی بالفتح و الکسر بهر دو طور نوشته خطا کرده **عدو**
بالفتح دشمن از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بالضم خطاست **عذار**
بالکسر رخساره از بهار عجم و ابطال ضرورت و بالضم خطاست **عرصه** بمعنی میدان شایعست
شیخ شیراز گوید ؎ یکی دیدم از عرصه رودبار که پیش آمدم بر پلنگی سوار و بمعنی مدت گویند که

در کلام فارسیان نیامده اما شیخ علی حزین در ترجمه حکیم شاه معصوم نوشته که گاهے در عرصهٔ ماهی
یک دو بیت از دشت خیالش بصفحهٔ اظهار جلوه میگشت لکن یکین که بجای عرض کاتبان عرصه
تصحیف کرده باشند والله اعلم بالصواب **عروس** بالفتح دختر و پسر نوکتخدا از صراح و منتهی الارب
و بہار عجم و در خیابان نوشته که این لفظ که بضم اوّل شهرت دارد غلط ست انتهی و آنچه عروس را
مختص بدختر دانند اعتبارے ندارد وفے الصحاح العروس لغت یستوی فیه الرجل والمرأة **عروض**
بالفتح نام علمی ست که میزان شعر باشد از منتخب و منتهی الارب و کشف اللغات و بالضم خطاست
عشرت بالکسر خوش زندگانی کردن از منتخب اللغات و منتهی الارب و بہار عجم بالفتح خطاست
عُشر عُشیر بضم عین اوّل صدم حصه و بالفتح غلط محض ست چه این مرکب ست از عشر بمعنی دہ یک
که بضم باشد و کلمه عشیر که حصهٔ دہم را نامند **عصمت** بالکسر نگاه داشتن خود را از گناه از صراح
و قاموس و تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و بالفتح خطاست **عضو** بالضم و الکسر اندام
از قاموس و تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و بہار عجم بالفتح خطاست **عطش**
بفتحتین تشنگی از قاموس و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بہار عجم و بسکون ثانے
خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ عاشق عطشے که شعله کش یافت ✿ معشوق بدل همان عطش یافت
عظمت بعض جا بر عصر بسکون ثانی معتبر ندارد و مرزا جلال اسیر گوید ؎ شبها که در سراسر گلزار
ماهتاب ✿ می افگنی کلاه ز عظمت بر آسمان **عمان** بالضم شهریست بر زمین کناره بحر اعظم از منتهی الارب
وغیره و بمعنی بالفتح درست نیست **عندلیب** بالفتح بلبل از منتخب و تاج اللغات و موید
الفضلا و کسانے که بالکسر خوانند غلط کنند و نیز بیاے فارسی نوشتن فلهذا دزن خطاست چه
این لفظ عربی ست و در عربی یاء عجمی نیامده شعرا هم با لفظ طبیب وغیره تقفیه کرده اند امیر خسرو
در قران السعدین گوید ؎ رهبر جان گشته نگار از طبیب ✿ رهزن عشاق شده عندلیب بلبل
شیراز سراید ؎ روے تو کس ندید و هزارت رقیب هست ✿ در غنچه هنوز و صدت عندلیب
هست ✿ عرفی شیرازی گوید ؎ باغ ترا روح امین عندلیب ✿ باد مسیح از همیت برده
طیب **عنقا** بالفتح نام طائریست معروف الاسم و مجهول الجسم از منتهی الارب و کشف اللغات
و هفت قلزم و در بہار عجم وغیره نوشته که بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست **عوج بن عوق**
نام مردیست طویل القامت فی القاموس عوق کنوح والد عوج الطویل و من
قال عوج ابن عنق فقد اخطأ و در منتخب نوشته که عوج بالضم نام مردیست معروف که در زمان

ملہ بدانکه استعمال لفظ عرض بمعنی روز و ماه و سال در کلام فارسیان جا آمده ۱۲ منه

آدم علیه السّلام بوجود آمد و تا زمان موسی علیه السّلام زنده بود و نام پدر او عوق بضم عین است و آنچه مشهور شده که عوج بن عنق است خطاست صحیح عوج بن عوق است چون اینهمه دانستی گویم که شعرا گاهی بر قول عامه عمل کنند و عوج بن عنق آرند قاآنی در کتاب پریشان گوید مصرع هیچ عوج بن عنق کور الکلیم ٭ گفت عوجا هین بکش پا از گلیم عورت بعض اجلهٔ عصر نوشته که بمعنی زن در کتب لغات نامده گویم فی المصباح المنیر قیل للنساء عورة لقبح النظر الیها عیال بالکسر زن و فرزند و غیره از منتخب اللغات و بالفتح خطاست عیان بالکسر ظاهر و بالفتح خطاست عید اضحی نام روز معروف چون اضحی بمعنی قربانیهاست بدینوجه یوم النحر را عید اضحی نامند کما فی القاموس و غیره و عید الضحی چنانکه شهرت دارد خطاست قاآنی گوید مصرع خجسته تهنیتی گوی عید اضحی را که تا بگوش نیایش نیوشی از احباب ولهٗ امسال عید اضحی با نصرت و ظفر ٭ با موکب امیر نظام آمد از سفر فصل غین معجمه غلبه بعض اجلهٔ عصر نوشته که بسکون ثانی صحیح نیست رافعی گوید نه در مزاج کسی دست یافت پیری ٭ نه در دماغ کسی غلبه کرد قوت خواب غلط بفتحتین خطا کردن از قاموس و غیره و بسکون لام چنانکه بعض حضرات به تکلف خوانند غلط کنند اشرف مازندرانی گوید دیوان سر نوشتم چون نسخهٔ اصلی ٭ هرچند بد نوشت ست اما غلط ندارد فصل فا فلته بجای آن فلیته بتقدیم لام بر تحتانی درست نیست فراز بالکسر گریختن از منتخب اللغات و بالفتح خطاست فربه بکسر با است و بفتح آن خطاست شیخ شیراز گوید مصرع آن شنیدی که لاغر دانا ٭ گفت روزی به ابلهٖ فربه ٭ اسپ تازی اگر ضعیف بود ٭ همچنان از طویله خربه فرستادن عوام بلکه بعض مشتقاتش خطاهای فاحش کنند بجای فرستاد و فرستم فرسید و فرسیم استعمال کنند و مخصوص بهمین دو صیغه نیست بلکه بهمه صیغ مضارع و حال این مصدر همین حال رود و طرفه اینکه اگر کسی صحیح گوید تخطیه اش کنند فریب بکسر بمعنی مکر از رشیدی و برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح فا خطاست فسانه بالفتح سرگذشت و ماجرا از برهان قاطع و غیره و بالکسر خطاست فغان آرزو در چراغ هدایت آورده که فغان مخفف افغان و آن بکسر شهرت دارد و بلهجهٔ عراقیان بضم است و صاحب بهار عجم نوشته که فغان بالضم اما مشهور بکسر ست فکر بکسر فا و فتح کاف بزعم اکثر السنت که خطاست و خنده زنند که این لهجهٔ سوقیان لکهنو ست و ندانند که اساتذه استعمالش کرده اند قاآنی گوید مصرع سرودمش زدو بدیع تر سخنی ٭ که نقش می نپذیرد چنان بلوح فکر ولهٗ ای صدر راستین ای بدر آسمان ٭ که ز وصف ذات تو عاجز بود فکر فلان بمعنی مسخره بضم آدمی از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتخب اللغات

و منتهی الارب و موید الفضلا و برهان قاطع و هفت قلزم و آنچه بالفتح شهرت دارد بعضی از محققین تخطیه
اش کرده اند اما حق آنست که فارسیان بالفتح هم خوانند و گاهی تحتانی زیاده کنند و فلانی گویند
فصل قاف - **قالب** بعض اجلهٔ عصر در تحت لغت خضر نوشته که قالب بمعنی کالبد بکسر لام
در لغت نامده و در این شعر شیخ شیراز ؏ چون یکی زین چهار شد غالب * جان شیرین بر آید از
قالب * اختلاف توجیه روا داشته گویم نه خلاف لغت ست و نه از عالم اختلاف ماقبل روی
مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب وغیره ملاحظه فرمایند دیدنی ست که بکسر هم نوشته اند یا نه و
قاآنی که از شعرای متاخرین ست و هیچگونه در قصائد هم اختلاف توجیه نمی پسندد گوید ؏ گران گشته
بی بادهٔ صاف ساغر * برانسان که بیجان فسرده قالب * هم او در قصیدهٔ دیگر گوید ؏ چو همش
درختان برافسرده چونان * که هنگام سختی ابی روح قالب * مدار قافیه بر کسرهٔ ماقبل روی ست
همچون طالب و غالب وغیره **قسطنطینیه** بتقدیم تحتانی بر نون ثانی نام شهری ست از ملک روم
که باستنبول شهرت دارد بنا کردهٔ شاه قسطنطین از قاموس و منتهی الارب و هفت قلزم و قسطنطنیه
بتقدیم نون ثانی بر تحتانی غلط ست **قطار** بالکسر جمعی از هر چیز از بهار عجم وغیره و بالفتح خطاست
فصل کاف تازی - **کارد** بسکون رای مهمله سکین از بهار عجم وغیره و بحرکت را خطاست
سعدی گوید ؏ شبانگه کارد بر حلقش بمالید * روان گوسپند از وی بنالید * **کسی** وضع این
لفظ برای ذوی العقول ست چون کسی نیست یعنی آدمی نیست و استعمال آن در غیر ذوی العقول
چنانکه گویند کسی چیز مرا خوش نمی آید درست نباشد **کلمه** بعض اجلهٔ عصر نوشته که بسکون ثانی آمده
گویم که مولانا جامی در دیوان بی نقاط فرماید ؏ روا گردد مراد اهل کلمه * بود که در حرم
طاهر محمد و له آلها مراد ولم کلمه آمده * کلام مراد اسمع سامع **کلیسا** بکسر اول و ثانی معبد ترسایان از
موید الفضلا و برهان قاطع و بالفتح اول درست نیست **کناره** بالفتح معروف از فرهنگ جهانگیری و
برهان قاطع و چراغ هدایت و بهار عجم و هفت قلزم و بالکسر خطاست **کندن** صحیح بدون تحتانی
ست و کندیدن بزیادت یا محاورهٔ ناواقفانست **کنشت** بضم کاف و کسر نون از فرهنگ جهانگیری
و برهان قاطع و سراج اللغات و بالفتح اول درست نیست **کنگره** بضم اول و ثالث آنچه بر سر دیوار
حصار وغیره سازند از کشف اللغات و برهان قاطع و هفت قلزم وغیره و بالفتح چنانکه شهرت دارد
درست نیست **کنیت** بضم اول و سکون ثانی و فتح تحتانی نامیکه در اول آن اب یا ام یا ابن یا بنت
و عوام که بکسر نون مشدده خوانند محض غلط ست قاآنی گوید ؏ بگفتم ار بشناسید نام و کنیت من

سنجاک مقدم من برنشید روی نیاز کورنش بضم کاف و واو غیر ملفوظ از بهار عجم وغیره با ظهار
واو خطا ست غنیمت گوید ؎ بگفتا کورنش و تسلیم میکرد ؛ نیاز ناز را تقدیم میکرد ؛ کیاست
بکاف تازی ست چه این لفظ عربی ست آرزو در خیابان نوشته که کیاست بکسر کاف تازی
بمعنی زیرکی و دانائی و آنکه بکاف فارسی شهرت دارد خطا ست کیفیت به تشدید یا را بتخفیف
هم استعمال کرده اند سنجری گوید ؎ مے کو ز دست ساقی مشکین کلاه نیست ؛ در صد سبو نشه
کیفیت یک پیاله نیست **فصل کاف فارسی** ـ گازر جامه شوب بزای هوز ست و
آنکه بعضے بذال نخذ نویسند خان آرزو در سراج اللغات تخطیه اش کرده و حق بجانب وست
محققین همچون پذیرفتن و گزاردن در املای آن اختلاف نکرده اند گرو بکسر اول وفتح ثانے
رهن از بهار عجم وغیره و بضم ثانی چنانکه شهرت دارد خطا ست سعدی گوید ؎ تا بعصیان کسی
در گرو نه که دارد ؛ چنین سید بشیر رده امیر خسرو در مطلع انوار گوید ؎ مرده به آن خرکه ز بهر دو جو
گرد بهر جا بدم عیسے گرو ؛ جامی گوید ؎ تا هم چرخ کهن باشد و کاس مه نو ؛ بهر جامی بود دم خرقه
میخانه گرو ؛ فیضی فیاضی گوید ؎ تا چند دل بعشوه خوبان گرو کنم ؛ این دل بسوزم و دل دیگر
ز نو کنم گروه بضم اول و ثانی جماعت مردم از برهان قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بفتح اول درست
نیست گره بکسر اول و ثانی عقده از موید الفضلا و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و بفتح
ثانی چنانکه در عرف عوام شهرت دارد درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ؎ خنده که
بیوقت کشاید گره ؛ گریه ازان خنده بیوقت به ؛ سعدی شیرازی گوید ؎ بزندان قاضی گرفتار
که در خانه دیدن بابرو گره ؛ امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ از غضب افگند بابرو گره ؛
وز پے کین کرد کمان را زه ؛ مولوی جامی در لیلی مجنون گوید ؎ آهی که بسینه اش گره بود ؛
در خرمن صبر شعله زد ؛ ملا هاتفی در ظفرنامه گوید ؎ کمان کیانی در آمد بزه ؛ ز قبضه میان
دوابرو گره ؛ عرفی شیرازی گوید ؎ سوزن عیسی همه بند دگره ؛ لیک ریش مرهم ناسوده
حزین گوید ؎ کشود آخر ازبسته کارش گره ؛ عطارد قلم راند و مه گفت زه گزاردن ادا
کردن بدانکه نزد بعض محققین املای آن بزای هوز ست و بذال نخذ غلط چراکه در اصل لغات
فرس ذال نخذ نیامده و نزد بعضے درست ست بجهت آنکه نزد پیشیان فارس ذال نخذ هم
وجودی دارد و نزد فقیر مؤلف رساله هم مضائقه ندارد چه در اکثر کتب مطبوعه ایران و نسخ قلمی کتابت
اکابر عجم بذال دیده شده و پذیرفتن که ازین قبیل ست همین حال دارد گزاف بکسر اول

بیهوده و هرزه از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بضم اوّل نیز آمده و بفتح درست
نیست **گسستن** بضم اول و فتح ثانی و سکون ثالث و بکسر ثانی خطاست نظامی در لیلی مجنون
گوید ع آن سلسله را که بند بگسست ٭ چون حلقهٔ کعبه دید در دست ٭ سعدی شیرازی گوید
چو ناخن بمیرند و روزی گسست ٭ به پستان مادر در آویخت دست ٭ امیر خسرو در لیلی مجنون گوید
ع از حلقهٔ دوستان برون جست ٭ زنجیر برید و رشته بگسست ٭ فیضی فیاضی گوید
تار زلف که طره بگسست ٭ وان نامه ببال مرغ در بست **گلخن** بالضم آتشگاه حمام و مانند آن از
برهان قاطع وغیره و بالکسر خطاست چه این لفظ مرکب ست از گل بمعنی اخگر که بضم باشد و خن
مخفف خانه و شعاع بواو نیز دال ست بر ضمهٔ گاف سوزنی گوید ع شکوه دلم چو گلخن تو چشمت
ترا چه زیان ٭ ز گفتگوی دو سه خاکپاش گو لخنی **گلیم** بکسرتین پوششی معروف از بهار عجم و ابطال
ضرورت و بفتح اوّل خطاست **گنجشک** حرف اولش کاف فارسی ست نام طائری معروف
از موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم در مخزن الفوائد نوشته که بکاف
تازی چنانکه شهرت دارد غلط ست **گواه** بالضم شاهد از هفت قلزم وغیره و بالفتح درست نیست
گوسپند بزدیش اگر گوسپند نر باشد یا ماده و تخصیص آن بماده نیز خطاست **کیومرث** بفتح کاف
فارسی و فتح میم و در آخر ثای مثناة فوقانی نام پادشاهی از پادشاهان عجم که نخستین در جهان پادشاهی
کرده بود و در عرف متاخرین که بکاف تازی و ثای مثلثه شهرت دارد درست نیست چرا که نزد پیشینیان
فارس ثای مثلثه وجودی نداشت کیومرث بثای مثلثه اسم آن پادشاه چگونه تواند شد از فرهنگ
جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و چراغ هدایت و هفت قلزم و حق تحقیق آنست انچه
خان آرزو در اصل الاصول نوشته که کیومرث بکاف تازی و ثای مثلثه معرب آنست **فصل**
لام - **لاش** بعض اجلهٔ عصر نوشته که بمعنی تن مرده هندیست و زعم اکثران همین ست انچه صاحب
غیاث اللغات بمعنی لغت ترکی نوشته باور ندارند گویم شهنشاه اسم سخندانی قاآنی گوید ع باش
تا بینی ز لاش شیر مردان خفتن ٭ دیو و ددرا تا قیامت ناخوش مهمان کند و له نهنگ تیغ او را جسم
دیوان طعمهٔ دندان ٭ عقاب تیر او را لاش شیران مسته تر آغر **لالی** بفتح اول جمع لولو و بالضم چنانکه
بعض مردم خوانند محض غلط ست **لعبت** بالضم پیکری که دختران از جامه سازند و بازی چون ترو
و سطرنج از صحاح و قاموس و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و موید الفضلا
و بهار عجم و عوام که بمعنی بفتح لام و ضم با خوانند غلط کنند **لواء** بالکسر علم از منتخب اللغات و منتهی الارب

و کشف اللغات و مؤید الفضلا و بالفتح خطا است **فصل میم** - **مانند** بفتح ثالث کلمه ایست که افاده
معنی تشبیه کند از بهار عجم و غیره و بکسر نون اول که حرف سوم است خطا است مولانا نظامی گوید
؎ تعالی الله یکی بمثل و مانند ٭ که خوانندش خداوندان خداوند ٭ مولوی جامی فرماید ؎ میان شان
که بودی موی مانند ٭ به پشمین ریسمان وا ذنیبه بند ٭ ملا اتفی سراید ؎ باآن پسران ماه مانند ٭
همچل شد دختری چند **مبرهن** بضم میم و فتح با و سکون رای مهمله برهان آورده شده و بسکون با
و فتح را چنانکه شهرت دارد خطا ست چه صیغه اسم مفعول ست از باب رباعی مجرد که بر وزن مبعثر
آید عرفی گوید ؎ یک عذر با کسی بغلط گر بیان کنم ٭ صد لاف در میانه مبرهن در آورم **مترجم** بضم
میم و فتح فوقانی و سکون رای مهمله و فتح جیم ترجمه کرده شده صیغه اسم مفعول ست از ترجمه عوام که
بحرکت را و تشدید جیم خوانند غلط فاحش ست **محبت** بفتح میم دوستی از منتهی الارب و بهار عجم
و بضم چنانکه شهرت دارد غلط محض ست **مدحت** بالکسر ستایش از منتهی الارب و غیره و بالفتح
خطا ست **مرغزار** بالفتح جای سبزه از برهان قاطع و غیره و بالضم یا بالکسر خطا ست چه مرکب
ست از مرغ بالفتح و آن نوعی از سبزه باشد که بهندی دوب نامند و کلمه زار **مروت** بضمتین
و فتح واو مشدد مردمی کردن از منتخب اللغات و غیره و بفتحتین درست نیست **مزخرفات**
بضم اول و فتح ثانی و سکون خای معجمه و فتح رای مهمله دروغها یکه مثل راست آراسته باشد و بسکون
زای معجمه و فتح خا و کسر را چنانکه شهرت دارد محض غلط ست چه این جمع مزخرف ست که صیغه اسم مفعول
باشد از رباعی مجرد بر وزن مفعلل **مزدور** بضم میم شخصی که کار کند و اجرت گیرد از برهان قاطع و غیره
و بالفتح چنانکه شهرت دارد درست نیست چه مرکب ست از کلمه مزد که بالضم باشد و کلمه ور که افاده معنی
صاحب کند و او را ساکن کرده همچون رنجور و گنجور و این لفظ را بر صندوق و زنبور قیاس کردن
روا نباشد چه از اهل عجم بتحقیق پیوست که لهجه فارسیان بضم میم باشد **مژه** بخفای ها است و باظهار
خطا ست معز فطرت ؎ نه تو تنگدستی حیثی نه من از نظاره مفلس ٭ ستم ست بر نگاهم مژه را
نقاب کردن ٭ فصیح هروی ؎ رتبه حسن بلند ست چه حاجت بنقاب ٭ بهر منع نگهی گر مژه کوتا
ترست ٭ صامت اصفهانی ؎ دشنم گران مژه پرهیز میکند ٭ خنجر بسنگ سرمه چرا تیز میکند
و صبحت مشهدی ؎ دران مقام که دل مرغ نامه بر باشد ٭ کشوده مژه مقراض بال و پر باشد
کلیم ؎ مژه باد او زکف چشم تو در آخر حسن ٭ ترک مفلس چو شود تیغ ببازار برد **مساحت**
بالکسر پیمودن زمین از بهار عجم و بالفتح خطا ست **مسرت** بفتح میم خوشی از تاج اللغات و غیره

فـه دانکه بعضی نوشته‌اند که تسوید و مسوده در لغت عربی آمده اعتبار را نشاید
عـه این شعر را علی حزین در تذکره خود بنام فانی آورده ۱۲ منه

و بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست مُسَوَّده بضم میم و فتح سین و تشدید واو مفتوحه سیاه کرده شده
صیغهٔ اسم مفعول ست از تسوید و مُسْوِدَّه بضم اول و سکون دوم و فتح سوم و تشدید دال سیاه صیغهٔ
اسم فاعل ست از اسوداد بالجمله در پارسی بمعنی چیزے که سرسری نویسند تا بار دیگر بصفا آرند بهر دو
طور مستعمل ست اما اول فصیح ست از ثانی جامی گوید ــه ز سواد طره که کرده‌ام مسوده‌ئی علام کرده‌ام
همه عالم سیه را مَسْوَده بالفتح و تخفیف واو چنانکه بر السنهٔ عامه جاریست درست نیست مشاطه بفتح
اول و تشدید شین معجمه زنی که عروس را آرایه و شانه زند و سرمه کشد از منتخب اللغات و کشف اللغات
و خیابان و نفائس اللغات و هفت قلزم و بالضم خطاست مشکور ستوده و پسندیده بمعنی شکرگزار
چنانکه گویند از احسان فلان ممنون و مشکورم درست نباشد چرا که مشکور صفت محسن تواند شد نه صفت
محسن الیه مضائقه بفتح چهارم نه بکسر آن چه این مصدر ست از باب مفاعله که بفتح عین آید مصاف
بالضم عقد کرده شده از منتخب اللغات و غیره و بالفتح خطاست مکرمت بضم رای مهمله بزرگی از صراح
و قاموس و تاج اللغات و مصباح منیر و منتهی الارب و بفتح آن غلط ست مکنت بالضم قدرت و
توانگری از منتخب اللغات و بالفتح خطاست مملکت بالفتح موضع که در ملک آید از منتهی الارب و غیره
و بالضم غلط ست منت بمعنی احسان کردن و نهادن در کلام فارسیان شائع هست اما بمعنی عجز و خوشامد
که اردو گویان بترکیب فارسی استعمال کرده اند در فارسیت آن اکثران را تامل ست چنانچه بعض
اجلهٔ عصر در کتاب خود انکار فارسی بودن آن کرده و باین معنی لفظ هندی انگاشته گویم استادی که
بعد تفحص بلیغ بهم رسید ثبت می افتد امیر خسرو گوید ع خلقے بمنت یکطرف آن شوخ تنها یکطرف
وصال که یکی از نامی شعرای عجم ست در تعریف عمارتے سراید ع در آن رضوان بمنت گشت
خوشامد ۱۲
مزدور ملا محمد قلی فائض مازندرانی گوید ــه آه من لطف کن از خانه برون آی دمی ۱۲ که بجان آدم
خوشامد ۱۲
از منت دربانے چند منصب بعض اجلهٔ عصر تغلیط فتح صاد کرده و صرف کسره روا داشته و حال آنکه
که فارسیان تصرف کرده با لب و تب قافیه کرده اند میرزا صائبا گوید ــه مکن در بند احسان کوتهی
گر منصبے داری ۱۲ که باشد با دستی لنگر آرام منصب را ۱۲ میرزا جلال اسیر گوید ــه عزل و نصب
بد و نیک تمناے دل ست ۱۲ کردئی در عدم این مشق که منصب خواهی مُنکَر بضم میم و فتح کاف
نام فرشته از دو فرشتگان که اندر گور سوال کنند از منتخب اللغات و غیره و باینمعنی بکسر کاف غلط
محض ست قاآنی در قصیده که قوافی آن خنجر و دلبر و غیره آمده گوید ــه وان گرز آتش که زند
بر سر عاصی ۱۲ آن لحظه که در قبر نکیر آید و منکر معمول و بجاے مولد و میلاد از تصرفات فارسیانست

قاآنی گوید ؎ خاصه این ماه رجب کز خرمی جشنی عجب ٭ کرد شاه از بهر مولود شه دین بوتراب ولہ روز مولود شهنشاه ست در روزی چنین ٭ هر که غمگین ست بروی زندگی باد احرام ٭ پس کسانیکه تخطیه کرده اند از تحقیقات بهره ندارند فصل نون ناچار صحیح نون ست و لاچار بلام غلط ندامت بالفتح پشیمانی از منتخب اللغات و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست نژند بالفتح از برهان و هفت قلزم و کسی که بالکسر آورده خطا کرده چه این مخفف نزدیک ست که بالفتح باشد نشتر بالکسر آله فصد کردن از مؤید الفضلا و برهان قاطع و نفائس اللغات و بالفتح خطاست چه این مخفف نیشتر ست که مرکب از نیش بالکسر و کلمه تر باشد نصرت بالضم یاری کردن از منتخب اللغات و مصباح منیر و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست نقاب بالکسر روی بند از صراح و منتخب و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست نقاط بکسر نون جمع نقطه از منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و آنچه بالضم شهرت دارد غلط ست نقاهت بعضی اجلهٔ عصر در صحت نفس این کلمه تامل دارد و گوید که بجز صاحب منتخب اللغات کسی نآورده و دیگران که منتخب را در سند کافی پندارند در صحت این کلمه کلامی ندارند اما بمعنی ناتوانی صحیح نه انگارند و گویند که نقاهت بمعنی برخاستن از بیمار یست نه بمعنی ناتوانی گوییم که اگر نفس این کلمه صحیح ست تا بمعنی ناتوانی از مجاز باشد چه ماده اش نقه است و این را ناتوانی لازم ست فی تاج اللغات نقه بالتحریک از بیماری برخواستن از صحیح نقه من مرضه برخاست از بیماری خود یعنی تندرست گردید اما هنوز ناتوانی باقی ست انتهی بهر کیف نقاهت از مصادر عربیه باشد یا نه اما در محاورهٔ فارسیان نفس کلمه هم صحیح ست و هم بمعنی ناتوانی شیخ علی حزین نوشته نثر تا آنکه بیماری من روی بانحطاط نهاد و از شدت اندوه و نقاهت طرفه حالتی بود و هم او رقمزده نثر ناچار با ضعف و نقاهت تمام از لاهور بصوب سلطانپور حرکت نموده قاآنی گوید ؎ چون مه چارده رخشان ز صباحت قربه ٭ لیک تن شان ز نقاهت چو مه نو لاغر نقص بالفتح کم کردن و کم شدن از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالضم خطاست جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ رقص ناقص ز مردی نقص بود ٭ جنبش کاملان نه رقص بود نکهت صحیح بکاف تازیست چه این لفظ عربیست و در عربی کاف عجمی نآمده و آنچه خان آرزو در اصل الاصول نوشته که گاهی تصرف در جواهر الفاظ نمایند مثل نکهت که بفتح کاف تازیست و ایشان بضم و کاف فارسی آرند شاید که از کسی

شنیده باشد ورنه خودش در خیابان شرح گلستان نوشته که بکاف فارسی خطاست قماش
بهر کیف از فصحای ایران مسموع شد که نگهت بکاف فارسی لهجهٔ افغان ست نه محاورهٔ همه
دانان ایران نما بالفتح بالیدگی از مؤید الفضلا وغیره و بالضم خطاست نیرو بالکسر زور و قوت از
فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و هفت قلزم و بالفتح خطاست
فصل واو - واله بکسر لام و ظهور ها شیفته و سرگشته صیغهٔ اسم فاعل ست از وله و بفتح لام و
خفای ها از تصرفات فارسیانست قاآنی گوید ؎ سحاب عدل را ژاله - ریاض شرع را لاله گو
خرد بر چهر او واله - روان از مهر او شیدا ؛ ناخدای شیرازی گوید ؎ من از حیرت بر آن رفتار
واله ؛ که شیدا از چه شد آن خورد ساله ؛ پس آنچه صاحب غیاث اللغات و دیگران تغلیط کسر
لام و خفای ها کرده اند بیجاست وجاهت بالفتح رو شناخته و با قدر شدن از تاج اللغات
و غیره و بالکسر خطاست وصلت بالضم پیوستگی از منتهی الارب و غیره و بالفتح خطاست
فصل هاى هوز - هاجره بفتح جیم نام مادر اسمعیل علی نبینا و علیه السلام از قاموس و غیره
و هاجره بالحاق ها غلط ست هجر بالفتح جدائی از قاموس و منتهی الارب و بهار عجم خاقانی شروانی
در تحفة العراقین گوید ؎ آواز خروس در شب هجر ؛ دستان تبیره زن گه فجر ؛ حافظ شیرازی
گوید ؎ شب قدر ست و طی شد نامهٔ هجر ؛ سلام هی حتی مطلع الفجر ؛ مسیحا در رد این گوید ؎
چو بلبل آمد بزید قصهٔ هجر ؛ چراغ شام بی نور ست در فجر ؛ و بالکسر چنانکه شهرت دارد بعضی
تخطیه اش کرده اند اما از بعضی اهل ایران مسموع شده که محاورهٔ فصحای پارس هجر بالکسر ست
و اینکه در قافیه فجر و زجر آرند باعتبار اصل لغت کنند هزبر بکسر اول و فتح ثانی شیر درنده از قاموس
و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و مؤید الفضلا و بضم اول چنانکه شهرت دارد غلط
است هلاکو بضم اول نام بادشاهی ست که در ظلم معروف ست و بفتح اول خطاست هلاهل بکسر های
ثانیه زهر قاتل را گویند از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و سراج
اللغات و بفتح های ثانیه چنانکه شهرت دارد خطاست ملا نوعی اصفهانی گوید ؎ ز لب طعم زهر
هلاهل بشوی ؛ پر و بال این مرغ بسمل بشوی ؛ ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ فرمود که شربت
هلاهل ؛ سازند ز بهر مرد غافل ؛ فیضی در نلدمن گوید ؎ انداخته ساقیش بمحفل ؛ در دار وی
بهشتی هلاهل همان بفتح ها کنایه از چیزیکه ملحوظ خاطر باشد و بالضم چنانکه مشهور ست درست نیست
میرزا اسمعیل هم در نهر الفصاحت تخطیه کرده همانا بفتح ها بجای پنداری و گویا و شاید از مؤید الفضلا

۱۵ نفر که در ایران این شهرت ... نظم شده ۱۲۸۵

وبرهان قاطع وسراج اللغات وهفت قلزم وخان آرزو در خیابان شرح گلستان آورده که هما نا مرکب ست از هم که زائد نیز می آید چنانکه همچنان وهمچنین واز لفظ ما نا پس هما نا نیز بمعنی پنداری باشد و بفتح اول بود و بضم خطا باشد هیزم بضم زای معجمه هیمه و بکسر آن خطاست عرفی شیرازی گوید ؎ ای طعن فلک نوشته بر سیم تو وی زلف صبا بریده از دم تو ای در بر توسن فلک تسمه تو زان گونه که پیش شعله هیزم تو و بدین شعر مولانا نظامی ؎ همه سختی از بستگی لازم ست تو چو در بستگی خانه هیزم ست تو ومولوی معنوی ؎ آدمی را آدمیت لازم ست تو عود را گر بو نباشد هیزم ست کسی را استناد بر کسرهٔ آن نمیرسد چه وقت تحریک روی اختلاف ماقبلش مضایقه ندارد چنانچه صاحب بهار عجم هم درین مبحث همزبانست

فصل یای تحتانی

یال بروزن بال موی گردن است از کشف اللغات ومؤید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع وسراج اللغات و بهار عجم قاآنی گوید ؎ یکی بر دوش طبل و آستین برزن تو بشوی یال و دم خنگ وکوه گوهر وایال بزیادت همزه محاورهٔ هندیانست یثرب بکسر رای مهمله مدینهٔ طیبه از منتخب اللغات وغیره و بفتح را خطاست خاقانی در تحفة العراقین گوید ؎ برهاندت آب وخاک یثرب تو از آب سیاه بحر مغرب تو ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ بر درگهت ای رسول یثرب تو موسی بعصای خویش حاجب تو ناخدای شیرازی در مثنوی انیس العارفین گوید ؎ بیرانگه اذن خواهم تا ز یثرب تو به بطحا رخ نهم چون نجم ثاقب یگان بکاف فارسی بمعنی یک از برهان قاطع وهفت قلزم و بکاف تازی خطاست یورش بضم تحتانی و واو غیر ملفوظه وضم رای مهمله حمله کردن و باظهار واو خطاست چه این واویست که در الفاظ ترکیه بعد حرف مضموم جهت دلالت ضمهٔ ماقبل زیادت کنند و بتلفظ نیارند

خاتمه در فوائد منثوره

فائده آغا عصمة الله شیرازی متخلص به نزار که در ای پارسی دانی در علوم عربیه هم دستگاهی تام داشت وقصیدهٔ غرّا در فارسی می نگاشت واز خطهٔ شیراز بسیاحت سرهند کشیده بود ونامه نگار چندی صحبتهای بابرکتش دریافت می فرمود که لفظیکه عربی باشد وتوالی سه حرکات داشته باشد همچون عظمت و حرکت و کلمه و ثمره و درجه وغیره پارسیان دران اسکان حرف ثانی جائز دارند درین باب حاجت سند جزئیات ندارد اما این قدر هست که در بعض الفاظ همچون رمضان وغیره تحریکش مستحسن و فصیح باشد ونیز میگفت که لفظی که چهار حرفیست و توالی سه حرکات داشته باشد چون آخرش بوجه اضافت وغیره متحرک گردد باید که حرف دوم ساکن آرند وتحریکش

نقض ۱۲

نافصیح بود و سترش اینکه درینصورت توالی اربع حرکات لازم آید و این برنش پارسیان گران می افتد
اکنون شوق بجمیز و ایچدان ازان حضرت که تخطیه سکون حرف دوم ترکه و ثمره و شجره و کلمه و
عظمت و حرکت و شفقت کرده اند می پرسد که بدون تحقیق و تتبع کلام اساتذه این خامه فرسائیها
یعنی چه همانا تخطیه کار آسان شمرده اند و در پردهٔ تحقیق و تنقیح اعتراضات بر اساتذهٔ هند کرده اند
و بدینست که دعوای این بزرگواران بود که فلان لفظ هندیست در فارسی نیاید و فلان کلمه
بدین گونه باشد هر کس که چشم بینا دارد و دل دانا درین کتاب ملاحظه کند که چه قدر رد اباطیل ایشان
کرده ام و مردم را براه راست آورده ام با اینهمه ادعای من نیست که آنچه من تحقیق کرده ام همه بایستم مسلم
کردنی ست کتاب آسمانی نیست که دران خللی نباشد آری همچون ایشان بلا تحقیق و تتبع چیزی ننگاشتم
و در مسلک تغلیط بیجا قدم بر نداشته ام اگر گفتار مرا با وزن داری لفظی را اگر خواهی بمیزان نظر سنجی تا
حقیقة الحال هویدا آید **فائده** بسا الفاظ باشد که بمعنی دیگر عربی یا فارسی ست و بمعنی دیگر مهند همچون
سرپرست که بمعنی خادم دارند و در اردو مربی را گویند بالجمله بدین معنی با اینکه لفظ دیگر در پارسی شایع
است ایراد این کلمه بترکیب فارسی چه در اردو و چه در فارسی روا نباشد اما اکثر نا واقفان همچنین
الفاظ را که بلفظ هر فارسی یا عربی می نماید و بمعنی مقصود هندیست استعمالش بترکیب فارسی کنند **فائده**
لفظیکه از قبیل لقب وغیره باشد یا فارسیش در عجم شایع نباشد یا کسی که با تفهیم مطالب مقصود دیده
ندانسته باشد ایراد آن لفظ هندی باشد یا انگریزی مضایقه ندارد سفرنامه شاه ایران دیده باشی
جا بجا همچنین الفاظ استعمال کرده و از ینجاست که در استعمال ترکیب تعویذ بحد احتیاج سند نداریم **فائده**
کلمهٔ مرحوم و مغفور و امثال آن که در صفت موتی باشد اهل زبان بیشتر بر اسم متوفی مقدم آرند مثال
شیخ علی حزین نوشته که سید عالی شان میرزا داؤد خلف مغفور میرزا عبد الله ست و هم او جای دیگر
رقم زده که مرحوم میرزا صائبا با خطاب فائض با و عطا فرموده بالجمله تقدیم مرحوم و مغفور فصیح ست نه
قبیح چنانکه زعم نا واقفانست آری تاخیر هم صورت جواز دارد ملا حیدر ازیلی گوید ع تاریخ وفات
فائضای مرحوم که کردند رقم گشت بر رحمت واصل **فائده** میرزا قتیل در نهر الفصاحت نوشته
که کده با پنج لفظ ملحق شده سوای آن مسموع نیست بتکده و غمکده و آتشکده و میکده و گلشن کده گویم
که این استقرار لوجهی صورت صحت ندارد الحاق کده با بسا الفاظ بنظرم درگذشته آنچه محفوظ حافظه
دارم ثبت می افتد آتشکده حزین ع گرچه در سینه صد آتشکده آتش دارم لله الحمد که با سوزش
دل خوش دارم بتکده حزین ع دلم از بتکدهٔ هند نفور ست نفور که تنگی سینه بلب آورد دم از ناله

له چنانچه اساتذهٔ هند بهمین الفاظ بهمان معنی آورده اند ۱۲
که بهچون راجه و مهاراجه وغیره ۱۲
که بهچون پل که بعض اهل زبان از ابا مه دهقانی نیز گفته اند ۱۲

نفیر جنتکده حزین سے جنت کده شد دیده ز نظاره آن کوی ٭ حیرت زده شد چشم خرد ابنجاها
جنون کده میرزا بیدل سے خاموشیم جنون کده شور محشرست ٭ آغوش حیرت نفسم ناله پرور
است جولان کده بیدل سے در پرده دل غیر خجالت نتوان یافت ٭ جولان کده پر تو ماه
اند کتابنا جهنم کده حزین سے در جهنم کده هند که از تاب هوا ٭ شعله در چون پر پروانه
بود بال ملخ حسرت کده حزین سے ناخن مزن ای غیرت بر سینه پر داغم ٭ حسرت کده ها
دارم هر گوشه دفین اندر حیرت کده حزین سے حیرت کده آیینه آشوب ندارد ٭ جمعیت خاصی
ست پریشان نظری را خمر کده حزین سے تغافل کنم خامه ام تن زده ٭ که بے بانگ خرنیست
این خرکده خمکده نظیری نیشاپوری سے صافی شوم از کون که در دُرد صفا نیست ٭ بر عرش زنم
جوش که در خمکده جا نیست دلکده میرزا جلال اسیر سے اسیر دلکده بے تکلفی از تو ٭ رسوم سادگی
های شیخ و شباب از هم دیرکده حزین سے ابلیس بود عابل و تلبیس رئیس ٭ در دیرکده که خواجه
تا شان ایند ستمکده حزین سے آتش سجان عشق فتد کز جفای اوست ٭ خون گشته دل ستمکده
دل داغدار دل سنبلکده حزین سے بر روی تو حیران پریشانی زلفم ٭ سنبلکده کرده است
گریبان بمن را شیون کده حزین سے شیون کده گردید گلستان هزاران ٭ فریاد که بستان
زن بستان سخن رفت صنمکده حزین سے برهمن کمینه ام سجده بر صنمکده ٭ چین نگشا ز ابروان بنگر
من خدای را ظلمت کده حزین سے ظلمت کده عاشق زان چهره منور کن ٭ تا چند بروز آرم
تاریکی شبها را عبادت کده بیدل سے بیدل بعبادت کده جلوه پرستان ٭ جز نقش کف
پای تو محراب نگیرد عبرت کده حزین نثر چون در عبرت کده روزگار نگریست الخ عشرت کده
ظهوری نثر سر و سرایان عشرت کده قال الخ غمکده حزین سے در دهر حزین از نے کلفت بخوابیم
امروز درین غمکده بارے شده مارا فراغت کده جلال اسیر سے بی سر انجام دماغی چه فراغتکده
ایست ٭ خواب و آرام زبیر واز ملی داستم فلاطون کده حزین سے بتحت فلک دوش یکی
کرد سوال ٭ کای تو استاد فلاطون کده علم و عمل قیامت کده بیدل سے عمر ئیست قیامتکده
گردش حالم ٭ چون آینه بینای پریزاد خیالم ماتمکده حزین سے ماتم کده شد خطه الفاظ و معانی
سلطان سخن شان سخن جان سخن رفت محنت کده فغانی سے چون جا دهت در دل پر درد فغانی
محنت کده را منزل شاهی نتوان کرد مرهم کده اسیر سے شد بستر آسودگیم چشم تغافل ٭ مرهم کده
لطف اگر هست کدام است مهمانکده خاقانی سے روز از سر ره چیل کرده ٭ مهمان کده ها نیل

کرده میکده حافظ شیراز ؎ بیا بمیکده و چهره ارغوانی کن ٭ مرو بصومعه کانجا سیاه کارانند
نشترکده حزین ؎ بخروش حزین کز نفس سینه خراشست ٭ نشترکده گردید جگر مرغ حرم را
وحدت کده حزین ؎ غافل و آگاه گرفتند راه ٭ روی بوحدت کده لاسواه وحشت کده
مغز فطرت ؎ یکنفس بُرد بوحشت کده یادارم ٭ دیای لب بابک خیزی فریاد کجاست ویران
کده حزین ؎ عشق آمد و من همسفر خانه بدوشان ٭ ویران کده در خور سیلاب ارم یونانکده
حزین ؎ شد زخروش لب صهبا زده ٭ زاویه سامعه یونان کده ٭ سخن کوتاه اگر در کلام اساتذه
تتبع کنی هزار در هزار الفاظ ازین قبیل یابی وحق تحقیق آنست که کده در الحاق حاجت سند جزئیات
ندارد فائده میرزا غالب در عود هندی نوشته که سرشار معنی لبریز دارد نه معنی مست وصفت
پیاله آید نه در صفت شارب گویم انکار سرشار بمعنی مست از میرزا بسیار بعید ست میرزا صائب ؎
منوز آنگاه تو سرشار میکند ٭ بدست راعتاب تو هشیار میکند ٭ ناخدای شیرازی گوید ؎ گهی
با ساغرش بودی سر و کار ٭ گهی بے باده بودی مست و سرشار فائده برخی برین شعر مرزا غالب
؎ در احد الف نام ایزد بود ٭ زمیم آشکارا محمد بود ٭ اعتراض کرده اند که ایزد در کتب لغت بکسر
زا نوشته پس در تقفیه اش با محمد اختلاف توجیه لازم آید و ندانند که این لفظ در اصل در لسیت صاحب
دساتیر استعمالش کرده وشارحش در سفرنگ دساتیر بفتح زا ضبط کرده سخن مختصر از اهل زبان تحقیق
پیوست که این لفظ در پارس بفتح ثالث و بکسر آن هردو طور ست نظامی فرماید ؎ نه هر که ایزد
پرست ایزد پرستند ٭ چو خود را قبله سازد خود پرستند فائده حسن طبع میرزا غالب را نازم که
گفتار پارسی همچون اهل عجم گرانمایه دارد و با کلام پارسیان همپایه اما داغم اینکه در عود هندی وغیره
اکثر اکابر هند را بالفاظ ناملائم یاد کرده و تعصبش بجای رسید که شاعر بعدیل میرزا قتیل را علیه اللعن
بنوک قلم آورده هندیان را فخر کرد نیست که از تیره سواد هند همچون امیر خسرو و علی و بیدل و دوا
و آرزو و آزاد و قتیل و غالب وغیرهم برخاستند و از گران تا بگران نوای سخندانی
نواختند پارسیان کلام ایشان دیدند و سنجیدند و پسندیدند اگر جائے خطا سرزده باشد مقتضای
انسانی ست بجز کلام آفریدگار گفتارے نیست که پاک از عیوب باشد نمی بینی که خان آرزو با شیخ
المتاخرین علی حزین در آویخت و بر کلامش انگشتها نهاد و کتابے نگاشت موسوم به تنبیه الغافلین
هر چند اکثر دخل او بادر هوا ست چنانکه از مطالعهٔ قول فیصل مرحوم ومغفور مولانا صهبائی واضح ست
اما درین شکی نیست که بعض جا حق بجانب معترض ست حامیان شیخ سپر انداختند و اعتراف بخطای او

کردند یزدان را سوگند میخورم که از عالم اغلاط آن کسان که کوس لمن الملک نواز ند مثالها دارم اما
گرادماغ که موی دماغ کسی باشد بالجمله اظهار اغلاط بنظر افادت عامه مضایقه ندارد اما انیقدر لعن و
طعن یعنی چه آنچه میرزا غالب از انصار صاحب برهان قاطع وقتیلیان دید وشنید یاداش کردار او
فائده یکی از معاصرین در مثنوی طفل مادر مرده رایتیم نوشته بود بیخبران باو در آویختند که یتیم پدر مرده را
نامند نه مادر مرده را بیچاره چون سند نداشت حک و اصلاحش فرمود وحق آنکه عجمیان جا با لحاظ مصطلح
عربیه ندارند واین از روی قدرت ست نه از راه عجز سحبای شیرازی در صفت قصاب بچه مادر مرده
گوید ؎ صیت یتیمیش جهانگیر شد ٭ عاقبت از خوردن خون شیر شد فائده عامه اعتقاد دارند
که منصور نعرهٔ انا الحق میزد وهمان را بر سر دار کشیدند حالانکه او پسر منصور بود که حسین نام داشت و
شعرا بر قول مشهور عمل کنند و دار وانا را به منصور نسبت دهند و مراد از پسرش دارند حزین ؎
یکچند راز عشق زخامان نهفته بود ٭ باز این ترانه از لب منصور شد بلند ٭ همچنین دیگر جا هم ذکر پدر
کنند ومراد از پسر گیرند کمال خجند ؎ چون به نظاره آمدم روز شکار دلبران ٭ دام دل سبکتگین
زلف ایاز یافتم ٭ پیداست که عاشق ایاز محمود پسر سبکتگین بود نه خود سبکتگین فائده مؤلف ابطال
ضرورت نوشته که عفو بضم دوم نیز استعمال کرده اند شیخ شیراز ؎ عفو کردم از وی عملهای زشت
بفضل خودش آورم در بهشت ٭ میرزا غالب در ملحقات قاطع برهان نوشته که یا رب شیخ را چه
افتاده بود و چه گونه غفلت روی داده بود که بی ضرورت حرکت لفظ را برگرداند و نظر ثانی نیز
نکند تا شعر همچنان ماند ع از و عفو کردم عملهای زشت ٭ ز وی عفو کردم عملهای زشت ٭ مگر در
تقطیع نمی گنجید من از جانب شیخ سوگند می خورم که شیخ نه آنچنان نگاشته است که کاتب پنداشته است
و بهار روا داشته است گویم که چون میرزا با محققین هند تعصبها داشت هر چه دلش خواست نگاشت
نسخ مطبوعه بوستان سعدی یکسو در متعدد ونسخهای قلمی همچنانست که بهار آورده و در سند تصرف نقل
کرده بچشم انصاف دیدنی ست که اعتراض بر کاتب و بهار نیست بلکه بر همان شیخ اقلیم سخن دانیست
که چرا آن نگاشت واین روا نداشت گویی اگر همچنین اصلاح روا دارند چگونه کلام اساتذه در سند آرند
وانچه بعض نوشته که عفو بحرکت فا بجز کلام سعدی دیگر جا نامده اعتبار را نشاید حکیم ناصر خسرو در خاتمهٔ
روشنائی نامه گوید ؎ اگر سهوی بود در وی عفو کن ٭ در دیده بر ده کارم رفو کن فائده خان
آرزو در اصل الاصول و بهار در ابطال ضرورت و دیگران هم نوشته اند که صبر بفتح صاد و کسر با
زا که نام دوائیست تلخ بسکون بالتصرف کرده اند اما حق آنست که بسکون با هم قاعدةً جائز ست

چه آمی که بر وزن فَعِل بفتح فا و کسر عین آید در ان کسر اوّل وسکون ثانی جائز باشد چون کَتِف و کِتْف
فائده بقاعدهٔ عربیه یای آخر کلمهٔ رباعی بحالت الحاق یای نسبت بدل بواو شود و ما قبلش فتحه
یابد چون دهلی و دهلوی و نیمی و نیموی و خارفش هم رواست و یا بیکه خامس کلمه یا زائد از ان است واجب
است اسقاط آن پس در بریلی بریلوی و کاکوری کاکوروی گفتن درست نباشد فسوس که اکثر
ارباب علم خیال این قاعده ندارند و در عبارات عربیه این یا را بواو بدل کنند آری فارسیان لحاظ
این قاعده ندارند نزد ایشان بریلوی و کاکوروی گفتن مضائقه ندارد فائده در لهجهٔ ایرانیان حال
همه واو و یای مجهولتین بواو معروف و یای معروف ست همانا نزد ایشان مجهولتین وجودی ندارد و
ازینجاست که در کلام ایشان هزار جا قافیه گور با نور و دیر با تیر دیده باشی بالجمله همچنین اختلاف ردف
نزد ایشان چیزی نیست تا بعیب چه رسد آری در لهجهٔ متقدمین بعض الفاظ بواو و یای مجهولتین بود
از جهت همچنین اختلاف ردف را از عیوب شمرند مولانا جامی هم اجتماع معروف و مجهول را چنانچه
نوشته عروضیان خنده زنند که مولوی خودش ارتکاب آن کرده او راست ع من نه تنها خواهم
این خوبان شهر آشوب را کیست در شهر آنکه خواهان نیست روی خوب را و بیخبر ازینکه چون در
عصر جامی کلمهٔ آشوب در لهجهٔ خراسانیان از واو مجهول بواو معروف تغیر یافته بود مولوی در تقفیه
آن با خوب مضائقه نه پنداشت کوتاهی سخن هرچند این افاده خلاف اکثر عروضیانست اما کسانیکه
سیر کلام متاخرین کرده اند نیک میدانند که ایشان در اجتماع معروف و مجهول باکی ندارند پس
در نظم فارسی پیروی پارسیان حال کردنی ست نه تقلید عروضیان فائده فقیر و مخلص و بنده مثال
آنرا که بجای من باشد جا بجا اهل زبان بصیغهٔ متکلم استعمال کرده اند شیخ حزین نوشته که فقیر در صغر سن
که در خدمت والد به لاهیجان رسیدم سعادت ملاقات آن عم عالی مقدار دریافتم و هم او رقم زده که
این سخن را فقیر دریافتم و هم او طراز یده که فقیر دو سه نوبت او را در خدمت والد علامی طاب ثراه دیده
ام و آنانکه معرفت زبان ندارند فقیر میگویم را غلط انگارند و این سخن دیگر هست که بصیغهٔ غائب
هم صورت جواز دارد چنانچه حزین خودش نوشته نثر فقیر در کودکی روزی او را دیده که وارد مجلس
والد مرحوم گردید قاآنی راست ع دو سال پنج مه ایدون رود که بنده بفارس بشنوده در عوض مح
قلج نادان را فائده ادخال الف و لام بر کلمات عجمی هرچند در کلام بعض اساتذه واقع شده
همچون ذو الخورشیدین و پلنگ الجبل و نهنگ البحر و النونیدا اما جایی که شائبه مطائبه نباشد فصحا
اجتناب دارند فائده در فارسی همه الفاظ ساکن الآخر باشد مگر مضاف و موصوف که بحالت

عدم تقدیم مضاف الیه بر مضاف و صفت بر موصوف هر دو بکسر آید و نیز مبدل منه و در بعض
مواقع مکسور الآخر آمده جامی در سلسلة الذهب در تعریف خواجه نقشبند علیه الرحمة گوید ؎ خواجه [مبدل منه ۱۲]
نقشبند بند کشای ٭ نقش غیر از دل مرید زدای فائده در بعض رسائل بنظر نامه نگار در گذشت [بدل ۱۲]
که شانزده صحیح بی نون است چه زیادت نون وجهی ندارد گو تم که اگر خلاف قاعده باشد گو باش
اما در لهجه و کتابت اهل زبان مع النون باشد و اکابر فن تاریخ هم حساب نون کرده اند فائده
واو معدوله که عبارت ست از واو یکه بخواندن در نیاید و آنرا واو اشمام نیز خوانند ماقبلش خای
معجمه مفتوحه میشود و به نحیکه بوی از ضمه داشته باشد و آنکه ماقبلش ضمه باشد یا کسره شاذ ست و کمتر و در قوافی
این عبارات مفتوح آید نه مضموم خود نظامی گنجوی در شیرین خسرو گوید ؎ مکن دوزخ بخود بدخوی
پدر را ٭ بهشت دیگران کن خوی خود را ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ وفا با هیچکس کردست گیتی ٭ که
بایه قرار خود بماند ٭ چه میدانی که جاویدان نمانی ٭ ور واداری که رسم بد بماند ٭ امیر خسرو راست ؎
زنیکو نه مده بدبو خود را ٭ بگذار زمام دام و دد را ٭ مولانا جامی در لیلی مجنون فرماید ؎ زان گنج
کرم مراد خود یافت ٭ گر یکه و مراد خواست صد یافت ٭ فیضی گوید ؎ پس گفت برادران خود را
آن شعله رخان شمع قدر را ٭ خورد بدر حاجی گوید ؎ دوش آن زمان که خسرو زرین قبای خورش
در سلک شد خلعت عباسیان ببر ٭ عارفی هروی در مثنوی گوی و چوگان گوید ؎ صد بار بدور
مین مه و خور ٭ واز رشک زند به زمین سر ٭ خورد نظامی گوید ؎ چو پر خون شد آن طشت زنگی چه
کرد بخورد رش چو آبی و آبی نخورد ٭ امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ هر که دران ملک دمی
آب خورد ٭ گشته دل از آب خراسانش سرد ٭ خوش سعدی گوید ؎ غریب آمدم در سواد
حبش ٭ دل از دهر فارغ سر از عیش خوش ٭ امیر خسرو گوید ؎ نه تنگ ست این فلک کاسه
وش ٭ از تنگ او چه کنی کاسه خوش ٭ مولوی جامی گوید ؎ کنیزان زلیخا خرم و خوش ٭ که ست
از دیو هجران آن پری وش ٭ ملا بابافغانی گوید ؎ خاطر که ز هجر شد مشوش ٭ از باغ و بهار کی بود خوش
مولانا وحشی در شیرین فرهاد گوید ؎ بساط دشت چون دشت ارم خوش ٭ گذرهای
خوش و مینای گلکش خوی ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ همیگفت و بر چهره افگنده خوی ٭
که آتش بمن در زد این بار نی فائده در نظم فارسی منادای تخلص با ظهار آی حرف ندا خوب نیست
تخلص منادای عظمای عجم با ظهار ای ندیده شد مگر کمتر و آنکه گویند که در کلام فارسیان تخلص
ابراد ای حرف ندا اصلا نآمده اعتبار را نشاید فصیحی گوید ؎ ای فصیحی خانه بی معشوق زندان

است؛ این سخن را بر در هر خانه میباید نوشت؛ کلیم گوید ؎ امید بوسه‌ات چه نمک داشت‌ای کلیم ؛ از آن لب که
منفعل ز جواب سلام بود ؛ کمال خجند گوید ؎ در لطف طبع سعدی شیرازی ای کمال ؛ باور نمیکنند که گوی
خجندیم فائده انشاء الله و عنقریب و علیحده و مثال آن را در عبارت عرب منفصل نویسند و در پارسی متصل بجهت آنکه عجمیان
این کلمات را بمنزلهٔ یک کلمه انگارند و بلحاظ قواعد عربیه نمانند فائده الف متوسط ابراهیم و اسمعیل و اسحق و امثال آن
بجهت خط عربی واجب الحذف بود اما فارسیان ثابت هم دارند مگر در الله که بوجهی الف ثانی نوشتن صورت جواز ندارد
و در کلمهٔ رحمن مختلف الاقوال اند فائده مورخین که در تواریخ ازدواج اقتران شمس و قمر و مثال آن گویند هر چند
مراد از آن اجتماع دو شخص جلیل القدر دارند لاکن خالی از رکاکت نیست چه در علم نجوم ثابت شده که اقتران مهر و ماه نحس سیاه
فائده همزه نزد بعض محققین حرف وجودی ندارد پس در انشاء الله و غیره عدد همزه گرفتن صورت ندارد لکن حق آنست که همزه
بجای الف است عددش که یک باشد گرفتنی ست فائده در مادهٔ تاریخی که در آن تعمیه داخلی و خارجی نباشد از اگر
کلمهٔ بصد آه و از روی حساب وی بی تردد و امثال آن بچون ؎ بی تردد بهر سال رحلتش
خامه من وای درد و غم نوشت ؎ برای سال تاریخش بصد آه ؛ دلم گفتا
که واویلا و ریغا ؛ شد ز روی حساب تاریخش ؛ دانش آموز شد سوی جنت ؛ جناب
دارند چه از بی تردد تعمیه خارجی و از بصد آه و از روی حساب تعمیه داخلی پیدا میشود فسوس که اکثری خیال
این نکته نکنند و مورد ملام دانایان شوند و از غرائب اینکه بعض اجلهٔ عصر از سر الهام و سر بهجت وغیره که تعمیه
کنند درست ندارد و بر این تاریخ فائق ؎ سال تاریخ تولد گفت عقل ؛ از سر بهجت که برخوردار باد
د غالب ؎ این واقعه را از روی زاری غالب ؛ تاریخ رقم کرد که نواب دریغ ؛ فرماید که بدین نهج تعمیه
ناجائز است گویم که تعریف تعمیه چنانکه ارباب حل کرده اند بر این تواریخ صادق است اعتراض یعنی چه خیلی از موزونین
متقدم همچنین تعمیه آورده اند درگاه قلیخان ترکمانی درگاه تخلص تاریخ تولد خود واقع بسال یکهزار و یکصد و بست و
دو هجری خودش گوید ؎ شد سال ولادتم ز ره الهام ؛ درگاه قلی زخاندان والا ؛ و سرخوش در تذکرهٔ خود
این تاریخ فتح بیجاپور که شاه عالمگیر نموده بنام محمد علی علم آورده ع ز روی فضل بیجاپور شد فتح فائده تا اینکه
الالیش بصورت ها باشد بمحققین آن را از حروف مهمله انگارند و در اخذ اعداد ها پندارند و از اینجاست که صاحب
مقامات حریری در خطبهٔ مقامه بست و هشتم که بصنعت غیر منقوط است جا جا تای مدوره آورده چنانچه از
فقره های اوست الصحة کاملة والسلامة حاصلة و در خزینة الاشعار و مرآة الغیب و قسطاس البلاغة ها پنداشتند
تای فوقانی نگرفتند نه چهار صد اما آنانکه ازین قاعده خبری نداشتند در مغلطه افتادند کسی در
دُرّة التاج عدد غلط و در ثمرة الفواد تای نقط محسوب کرد و کسی در قد قامت الصلوة اعداد
۱۲۰۲ ۱۲۹۲ ۱۰۳۹ ۱۰۳۹

خطامی بمثل سحاب آورد چون حال خواص این ست تا بعوام چه رسد ع چو کفر از کعبه برخیزد
کجا ماند مسلمانی ۱۲۰۲ اللهم احفظنا عن الخطاء و الاغلاط و اهدنا سبیل الصواب و مستقیم الصراط و آخر
دعوینا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین

قصیده آغا عبد الله خاکی متوطن دار المرز رشت ایران ۱۳۰۲

صدف فخرش بود از گوهرش در بحر دریا — خورد از آب نیسان قطره و گوهر شود پیدا
دُرے را در نظر دارم که باشد گوهر مکنون — بوا هر خیزد و گوهر ریزد و گوهر بیزد و گوهر زا
اگر ز اسرار حکمت ماهری و عقلها داری — ز گوشش دل بشنو گویم ترا یک نکتهٔ زیبا
که بود او جوهری در ذات استقلال خود قایم — هیولائیش شده کردند بهرش صورت یکتا
چه صورت صورت انسانی و همشکل روحانی — ازین صورت مرکب از هیولا گشت و شد پیدا
تعالی الله از علم لدنی بود او ماهر — نمود ادراک علم کائنات و سر ما فیها
ز معراجش بحرخ امکان خرق والتیام آمد — مقام عز و جاهش قاب قوسین ست او ادنی
اگر این آسمان را دست قدرتش در تکان آرد — فتد این جمله کوکب سرنگون در قلزم افنا
اگر خواهد بر آرد چرخ را از مرکزش بیرون — دگر خواهد زند سیلی بروی عرش در اعلا
پسش گردیده تابان نور دین از آل و انصارش — که بودند از دل و جان تابع حکم شه او حی
عدالت در مقام خیر و شر از دست شان میزان — لوای شرع پیغمبر بپا کردند در هر جا
ز بعد شان یکے از پیروان حکم ایشان شد — مطیع و تابع و منقاد و حکم جاعل الاشیا
بود بر لوح صدرش نور سے از انوار ربانی — برای عین حکمت سینهٔ صافش بود صدرا
ز قد طاعت ز دل رحمت نیز خیر از زبان حکمت — بسینه گنج علم کنت کنز آنور بر سیما
محیط مرکز اسلام و خط استواے دین — سپهر علم را ماهی سما عقل را بیضا
سخن گوی و سخن دان و سخن سنج و سخن پرور — ظهیر احسن که گویندش ز اقلیم سخن شیوا
بود بر ذات او فخرم و جودش را همی نازم — که در تصحیح و تحقیق لغت دارد ید طولی
کتابے در لغت بنوشت و تصحیح غلط کرده — عبارتش گهر ریزد و بیانش لولوے لالا
چو اقسام جمل دانی بنایب گر که تاریخش — ز فرق نام او و ز تاج تحقیقش بود پیدا
کنون خاکی دعایش میکند در حضرت باری — که تا بر آسمان باشد مه و خورشید نور افزا
فروغ آفتاب فیض او بر عالمی تابد — درخشان نیر اقبال و علم و حکمتش بادا

قطعات تاریخ

جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی

شفیق دلی شوق یکتای عصر | چو تالیف فرمود نادر نکات
پی سال آن فکر اشرف نمود | خرد گفت تحقیق عالی صفات

جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب ارشاد غازیپوری

نونهال بوستان علم شوق | فکر او را دائما توفیق باد
کرد تصنیف این کتاب بے نظیر | دلکش و پر صاحب تحقیق باد
سال آن گل کرد ارشاد از دلم | آب رنگ گلشن تدقیق باد

جناب حافظ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری

حبذا این نامهٔ معجز بیان | مردگان جهل را باد مسیح
لو کریز کلک گوہر سلک شوق | از مضامینش عیان حق صریح
سال تالیفش رقم کردن بقا | مایهٔ فرہنگ گفتار فصیح

جناب اوستادی منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

چون شوق نہال چمنستان افادت | بنوشت کتابی که بود گلشن تنقیح
تسلیم پئے سال رقم طوطی طبعم | شد زمزمه پرداز که آئینهٔ توضیح

جناب منشی میگھ برن سنگھ صاحب جوہر غازیپوری

چون قلم زد این کتاب لاجواب | شوق ماه علم و خورشید بیان
گفت جوہر بہر سال ہجرتش | گفت مهر صبح فیض جاودان

جناب مولانا محمد سعید صاحب حسرت عظیم آبادی

کرد تالیف ظہیر احسن شوق | نو کتابی چو درین کہنه رباط
در بیان ہمه اغلاط عوام | نیست تفریط در و نے افراط
قصد طبع اہل مطابع کردند | از پے نفع خلائق بنشاط
حسرت خسته چو تاریخش جست | گفت دل قطع کل الاغلاط

جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب حلیم قادر آبادی

مرتب کرد چون شوق این رساله | که باشد کوکب برج افادت
سپهر علم را خورشید روشن | مه تابندهٔ اوج افاضت
حلیم از بہر سال اختتامش | نوشتم خندهٔ صبح لیاقت

جناب منشی بہا لکرام صاحب سالک گرداری

تالیف نمود این رساله | چون حضرت شوق منبع فیض
سالک پے سال اختتامش | ہاتف گفتا مربع فیض

جناب اوستادی مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

چون شوق یگانه کرد تالیف | این نامه بوستان تحقیق
گفتم شمشاد سال تاریخ | جان تنقیح و جان تحقیق

جناب مولوی محمد ضمیر الحق صاحب ضمیر آروی

چو این نامه شوق تالیف کرد | ز حسن تحقیق آمد پدید
ضمیر از پے سال تاریخ گفت | کلام خجسته نہال امید

جناب حکیم منشی محمد ظہور احسن صاحب ظہور نیموی

بارک اللہ ظہیر احسن من | گام خود در رہ تحقیق نہاد
کرد تالیف کتاب نایاب | ساخت تصحیح غلط با سداد
نیک بنگر که بروے عالم | باب توضیح و افادت بکشاد
کرد تاریخ رقم کلک ظہور | نسخهٔ شوق ہمایون بنیاد

مولوی محمد فرید احسن فرید برادر مؤلف

جناب شوق چون این نامه بنوشت | زلوح دہر کرده رفع اغلاط
چو کردم فرد فکر سال تالیف | دلم گفتا نمودہ دفع اغلاط

عالیجناب شیخ احمد حسین خانصاحب بہادر مذاق
تعلقه دار پریانوان ضلع پرتاب گڑھ
دام اقبالہ

بارک اللہ این کتاب بے نظیر | کرد چون تالیف شوق نکته دان
سال تاریخش رقم کردم مذاق | جامع تحقیق اسرار نہان

جناب منشی محمد شفیع صاحب موج وکیل غازیپور

کرد چون این نامه تالیف شوق | نکته سنج و صاحب طبع روان
موج بہر سال انجامش سروش | گفت بحر علم فیاض جہان

جناب سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

بنوشت چو شوق نکته پرور | این نامه مخزن افادت
تاریخ ہنر سروش غیبی | فرمود که زبدهٔ افاضت

غلطنامہ اصلاح و ایضاح				غلطنامہ ازاحۃ الاغلاط			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	جنتا ہے	بنتا ہے	۴-حاشیہ	۱۶	او	آن
؍؍	۱۷	وہین	دامن	؍؍	۱۹	بینایان	نابینایان
۳	۲۱	الموافق	الموفق	۵-حاشیہ	۱	جابیکہ	حائیکہ
۵	۲۵	کسطرح	کسطرح ہم [illegible]	۵	۲۰	کثیر	اکثیر
۶	۱۵	کاکا حقہ	کما حقہ	۱۰	۳	بو	بعد
۷	۲۰	ہوجاوین	ہوجائین	؍؍	۱۱	انبار	بنار
؍؍	۲۵	کیجاوے	کیجائے	۱۱	۱۱	ہم	ہم است
۱۲	۸	کرتے	کرتے	؍؍	۲۱	مامر	رامر
؍؍	؍؍	اسکے	اسکے	۱۳	۱۸	وآلہ	وعلے آلہ
۱۵	۲۵	کلام بھی	کلام مین بھی	۶حاشیہ	۲۶	حذف الزار	تحزف بالزار
۱۹	۱۲	ترک	ترک کر	۱۵	۱	سحر بلال	سحر حلال
؍؍	۱۳	الفاظ	الفاظ	۱۹حاشیہ	۸	۶۱	الا
؍؍	۲۱	گر	گراتے	۱۹	۱۸	لشکوہ	لشکوہ
۲۰	۲	نغمہ	تغمہ	؍؍	۲۰	اسفہانی	اصفہانی
؍؍	۱۵	بغیر	بغیر	۲۲-حاشیہ	۳	باروز	باروز
۲۱	۸	بجاے	بجاے	۲۳	۵	وبلکہ	بلکہ
۲۹	۱۷	گراہ	گراہ	۳۴	حاشیہ ۱۳	رجاہا	خودجاہا
۳۰	۹	ہو	ہنو	؍؍	۱۳	تقفیہ	تقفیہ
؍؍	؍؍	لفظ	لفظا	۳۵	۱	اغلاط	اغلاط
۳۱	۱۸	دہوکا	دہوکا ہوا	۳۶	۹حاشیہ	و	وانچہ

آپ کا کتب خانہ کیا اِن کتابون سے خالی ہے!

اگر خالی ہو تو جلدی بہت جلدی منگوایئے۔ مُلک کی تعلیم اور ترقی کا ثبوت بس انھین کتابون سے آپ کو مل سکتا ہے۔ ہمارے مُلک کا سرمایۂ ناز یہی کتابین ہین۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ اِن کتابون کو اگر نہ دیکھا ہو تو ضرور دیکھین اور چھوٹتے ہی منگوالین۔

دلگداز ۹۹ء کی جلد مُلک کی بے انتہا خواہش سے مکرر چھپی ہے۔ اِس جلد مین تاریخی مضامین اور لٹریچر یعنی عاشقانہ رنگ کے مضامین اور جلدون سے ہر حیثیت سے اچھے ہین۔

قیمت فی جلد۔ . . . . . ۱۲؏

لکچر اشاعت اسلام۔ جو نواب محسن الملک نے بمقام حیدرآباد دیا۔ . . . ۴؍

مسلمانون کی گذشتہ تعلیم مسلمانون کی اگلی علمی قسمت کا دلچسپ خواب۔ مصنفۂ مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ بلاجلد۔ ۸؍ مجلّد۔ . . . ۱۲؍

صبح اُمید۔ مولویصاحب کی پُرجوش مثنوی۔ قوم کا مرثیہ۔ . . . ۴؍

مثنوی نغمۂ راز۔ ایک عاشقانہ مثنوی مع شب وصل و شب غم۔ نتیجہ طبع جناب شرر . . ۴؍

صبح خندان۔ منشی امیراللہ صاحب تسلیم کی دلچسپ مثنوی۔ . . . . ۸؍

نظم دردمند۔ یعنی دیوان یاس۔ بالکل تیر اور نشتر۔ قیمت عمدہ کاغذ ۱۲؍ معمولی کاغذ ۸؍

اوثقہ المجید۔ ثبوت تقلید اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ہین۔ یہ کتاب اُردو مین نہایت محققانہ لکھی گئی ہے۔ . . . . . . ۴؍

ترجمہ لکچر ڈاکٹر لیٹنر۔ اسلام کی حقانیت کا جلوہ۔ عیسائیون کے اعتراضون سے انھین کی قوم کی زبان سے معقول اور دندان شکن جوابات۔ قابل دید۔ . . . . ۲؍

خیالات نادرہ۔ تصوف کا آئینہ۔ . . . . . ۲؍

آئینۂ ایمان۔ مسائل ضروریہ مین لاجواب کتاب۔ . . . . ۲؍

درخواستین ویلوپے ایبل آئین۔ یا نقد۔ فوراً تعمیل ہوگی +

اشتہار کتب مؤلف

اوشحۃ الجید

ائمہ اربعہ رحمہ کی تقلید اور امام اعظم رحمہ کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے۔ تہذیب الکمال مزی اور تذہیب التہذیب امام ذہبی اور تہذیب التہذیب حافظ ابن حجر ایسی کتابین جو ہندوستان کیا عرب مین بھی کمیاب ہین اون سے مدد لیگئی ہے۔ جابجا ان نایاب کتابون کی عبارتین مع ترجمہ درج کیگئی ہین۔ قیمت ۵ر

حبل المتین

یہ معرکۃ الآرا رسالہ بحث آمین مین ہے۔ جسمین طرفین کی حدیثین صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی نایاب کتابونکی مع اسناد درج ہین جیسے مصنف ابی شیبہ مستدرک حاکم معجم کبیر طبرانی سنن کبری بیہقی معرفۃ السنن والآثار کتاب الثقات ابن حبان مسند ابن راہویہ مسند امام احمد حنبل۔ جوہر النقی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب نایاب کتابین حیدرآباد و مدراس و پنجاب وغیرہ کے مختلف کتبخانون سے بہم پہونچائی گئین۔ اثبات استحباب آمین بالاخفا کے باب مین یہ رسالہ آپ اپنا ہی نظیر ہے۔ قیمت ۔ ۶ر

مقالۂ کاملہ

یہ رسالہ ایک شخص کے رسالہ کے جواب مین لکھا گیا ہے اسمین علاوہ اور مباحث عقیدہ کے یا رسول اللہ وغیرہ کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ طور پر کیگئی ہے اسکے ساتھ رسالہ تذئیل بھی ملحق ہے جسمین بزرگان دین کی دستبوسی و قدمبوسی کی بحث لکھی گئی ہے۔ قیمت مع محصول۔ ۴ر

نغمۂ راز

یہ پُر درد مثنوی اردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرایے مین نظم ہوئی ہین۔ ملک کی قدردانی سے پھر دوبارہ چھپی ہے نظر ثانی مین بہت کچھ ترمیم کی گئی ہے۔ سونے مین سہاگہ یہ کہ اسکے ساتھ درد جدائی صبح وصال۔ شام فراق۔ یہ لاجواب نظمین بھی شامل کردی گئی ہین۔ قیمت ۔ ۴ر

سرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کی گئی ہے۔ اسکے ساتھ نعمت عظمی وغیرہ بھی شامل ہین۔ قیمت فی جلد ۔ ۵ر

ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق متوطن موضع نیمی تھانہ فتوحہ ضلع عظیم آباد۔ حال مقامی شہر پٹنہ۔ شاہ کی املی